سلف صالحین اور مشاہیر ملت کے

نادر و نایاب رسائل کا بے مثال مجموعہ

رسائل میلاد النبی ﷺ

صلاح الدین سعیدی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ...------... رسائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب ...------... صلاح الدین سعیدی ڈائریکٹر

...------... تاریخِ اسلام فاؤنڈیشن لاہور

پروف ریڈنگ ...------... صلاح الدین سعیدی

اشاعت اوّل ...------... ربیع الاوّل 1429 فروری 2008

کمپوزنگ ...------... عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور

تحریک ...------... چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر ...------... چوہدری عبدالمجید قادری

قیمت ...------... =/200 روپے

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور
Hello.042-7213575--0333-4383766

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہٗ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

فان من جودک الدنیا وضرتہا
ومن علومک علم اللوح والقلم

marfat.com

فہرست

رسائل	مصنفین	صفحہ نمبر
مقدمہ	صلاح الدین سعیدی	
المیلاد الرضویہ	امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	15
میلاد شریف کے فیوض و برکات	امام محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ	37
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	امام احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ	139
جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ سید محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ	201
جشن بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد حفظہ اللہ	225
میلاد نیر	علامہ اللہ بخش نیر (ضلع لیہ) حفظہ اللہ	251
حقیقت میلاد	سیّد وجاہت رسول قادری حفظہ اللہ	289
حلیمہ کی گود کا پالا	علامہ عبدالحق ظفر چشتی حفظہ اللہ	313
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جلوس	صاحبزادہ سعید بدر قادری حفظہ اللہ	341
محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ	مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ	355
متحدہ عرب امارات میں عید میلاد النبی	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی حفظہ اللہ	379
عراق میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی حفظہ اللہ	399
برکات میلاد	مولانا تصدیق حسین حفظہ اللہ	443
میلاد کے ترانے	صلاح الدین سعیدی حفظہ اللہ	489

marfat.com

قطعۂ تاریخ

معروف تاریخ گو شاعر حضرت طارق سلطان پوری

قطعۂ تاریخ سال طباعت کتاب مستطاب ''رسائل میلاد النبی ﷺ''

مرتبہ: شاعر و صحافی صلاح الدین سعیدی زید مجدہ'

سال اشاعت............۲۰۰۸ء............۱۴۲۹ھ

''نغمات میلاد رسولِ کونین''

۸ ۰ ۰ ۲ ء

کام کرتا ہے مفید و نفع بخش
وہ نہیں کرتا کوئی کار فضول

اس کے علمی کارنامے خوب تر
کیا بیاں مجھ سے ہو اس کا عرض و طول

اہتمام ذکر محبوب خدا
ہے یہ اس کی زیست کا اصل اصول

اس کی محنت بار آور یوں ہوئی
اس کے کاموں کو ملا حسن قبول

جن میں ہے خوشبوئے میلاد نبی
اس نے یکجا کر دیے وہ خوب پھول

اہل وجد و حال چاہیں گے اسے
اور سراہیں گے اسے اہل عقول

اس کی ''طوبیٰ'' سے کہی تاریخ چاپ

''بابِ شہرستانِ میلادِ رسول''

۲۷ + ۱۴۰۲ = ۱۴۲۹ھ

طارق سلطان پوری

۲۳ فروری ۲۰۰۸ء

کی آل میں سے جس شخص نے حضور ﷺ کا ظاہری زمانہ پایا تاریخ اس فیروز بخت کو "ابوایوب انصاری" کے نام سے یاد کرتی تھی۔

جب اللہ کے محبوب نے اپنے مقدس قدموں کی برکت سے یثرب کو مدینۃ النبی بنایا اور ابوایوب انصاری کے گھر کو جلوہ گاہ بنایا تو ابوایوب انصاری نے اپنے غلام ابویعلیٰ کو حکم دیا کہ بارگاہ رسالت میں حاضری کا شرف حاصل کرو اور تبع اول حمیری کا وہ خط جو ایک ہزار سال میں ہمارے خاندان کے بزرگوں سے ہمیں پہنچا ہے وہ حاضر خدمت کرو۔ ابویعلیٰ وہ تاریخی خط لے کر بارگاہ نور میں حاضر ہوئے۔ اس سے قبل کہ ابویعلیٰ اپنا تعارف کراتے اور خط کا ذکر کرتے اہل محبت کے دلوں میں بسنے والے محبوب نے دل آویز اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ خود ہی سوال کر ڈالا کہ اے ابویعلیٰ لاؤ ہمارا وہ خط ہمیں دے دو جو تبع اول حمیری نے ہمارے نام لکھا تھا۔ (تاریخ ابن کثیر بحوالہ سچی حکایات از مولانا بشیر احمد کوٹلی لوہاراں رحمۃ اللہ علیہ)

ساتویں صدی ہجری میں "اربل" کے سلطان ملک معظم ابوسعید مظفر الدین نے (جو رشتے میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی تھے) سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کی طرح ڈالی "تاریخ مراۃ الزماں" کی تحقیق کے مطابق اس جشن پر سالانہ تین لاکھ دینار خرچ کیے جاتے تھے اس پر جشن کے چشم دیدہ گواہ "اربل" کے مشہور مورخ ابن خلکان شافعی اربلی (متوفی ۶۸۱) نے اس مبارک جشن کی جو تفصیلات تاریخ کے سپرد کیں وہ یہ ہیں کہ "اس جشن میں دور ونزدیک کے علماء وصلحا واعظین اور شعراء بڑے اہتمام سے شریک ہوا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے ماہ محرم کے آغاز ہی میں قافلے چل پڑتے تھے اور ربیع الاول تک تانتا بندھا رہتا تھا۔ ایک کھلے میدان میں بہت وسیع پیمانے پر لکڑی کے دیدہ زیب خیمے بنوائے جاتے۔ شب میلاد میں بڑی تعداد میں جانور ذبح

marfat.com

پکانے سے پہلے چاول کے ہر دانے پر تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جاتی تھی۔

(حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار)

مصر کے ایک بادشاہ نے ایک عجوبہ روزگار شامیانہ تیار کرایا تھا جو سال میں صرف ایک مرتبہ ۱۲ ربیع الاول کو ہی استعمال ہوتا تھا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی صرف اس ایک ہی شامیانے کے اندر ۱۲ ربیع الاول کی نسبت سے بارہ ہزار افراد آرام سے بیٹھ کر میلاد مصطفےٰ ﷺ کا بیان سنتے تھے۔ اور جلسہ کے اختتام پر یہ شامیانہ اگلے سال تک ۱۲ ربیع الاول کیلئے لپیٹ کر رکھ دیا جاتا۔

تیرہویں صدی ہجری کے بزرگ سیرت نگار اور مورخ مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ کے مدیر الشیخ محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبول عرب و عجم کتاب "محمد رسول اللہ" مطبوعہ تاج کمپنی لاہور میں رقم طراز ہیں "خاص قاہرہ شہر میں ۱۲ ربیع الاول کے دن ظہر کی نماز کے بعد عید میلاد النبی کا جلوس غوریہ' اشرافیہ' کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے ان رستوں پر عاشقان رسول کا ہجوم بڑھتا رہتا ہے جلوس کے آگے آگے پولیس کے گھڑ سوار دستے ہوتے ہیں دائیں بائیں فوج کے اعلیٰ عہدیدار ہوتے ہیں۔ بادشاہ مصر جلسہ گاہ میں حاضر ہوتا ہے فوج سلامی دیتی ہے پھر بادشاہ شامیانے میں داخل ہوتا ہے مختلف سلاسل کے صوفیاء اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لئے تشریف لاتے ہیں اور بادشاہ ان کا استقبال کرتا ہے پھر خود بادشاہ شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر میلاد مصطفےٰ کا بیان سنتا ہے اور محفل کے اختتام پر میلاد کا بیان کرنے والے عالم دین کو شاہی خلعت عطا کرتا ہے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ شربت پلایا جاتا ہے۔ شام کے سائے بڑھتے ہی خیموں پر نصب شدہ تمام قمقموں کو روشن کیا جاتا ہے یہ مبارک دن مصر میں سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے اور اس دن ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے"۔

marfat.com

پہلے ہر چیز دستر خوان پر موجود ہوتی ہے۔ مجلس کے اختتام پر قہوے کا ایک دور چلتا ہے۔ سفید الائچیاں اور خوشبودار لونگ چھوٹی چھوٹی پلیٹوں میں سجائے خادم ساتھ ساتھ چلتے ہیں مجلس کے اختتام پر میزان گرامی الشیخ العادل الفہمی کی گاڑیاں مہمانوں کو حرم نبوی تک پہنچانے کیلئے رواں دواں نظر آتی ہیں۔ (باتوں سے خوشبو آئے' مرتب صلاح الدین سعیدی' باب ''مدنی سفرنامہ'' مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

قارئین کرام! تاریخ اسلام کے چمنستان سے چند گلہائے رنگا رنگ آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ دیدہ و دل کو منور کرنے والے ایسے ہی بیشمار ذوق آفریں واقعات' قرآن و حدیث کے نکات اور بزرگوں کے اقوال وارشادات آپ کو زیر نظر کتاب میں ملیں گے قارئین آپ کے ذوق سے قوی امید ہے کہ ہماری یہ کاوش آپ کو پسند آئے گی اور آپ ہماری قدر دانی اور حوصلہ افزائی فرمائیں۔

قادری رضوی کتب خانہ اس سے قبل بھی راقم کی ایک کتاب ''انتخاب حدائق بخشش (اُردو)'' شائع کر چکا ہے۔ مولائے کرام ان کی دینی' ادبی خدمات کو شرف قبول بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں قارئین کے دینی ذوق اور ادبی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔ آمین

آخر میں مندرجہ ذیل احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں' جنہوں نے زیر نظر کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں میرے ساتھ مخلصانہ تعاون جاری رکھا۔ سینئر صحافی ماہر اقبالیات سعید بدر قادری' میرے محسن و مربی حضرت مفتی غلام رسول فیضی دامت برکاتہم العالیہ آف ڈیرہ غازی خان' میرے برادر عزیز سعید احمد کریمی آف ملتان' ڈاکٹر قاری رحمت اللہ عارف آف ڈیرہ غازی خان' شیخ محمد سرور اویسی حفظہ اللہ تعالیٰ۔

صلاح الدین سعیدی

marfat.com

الحمدلله الذی فضل سیدنا و مولانا محمد علی العالمین جمیعا واقامة یوم القیامة للمذنبین المتلوثین الخطائین الهالکین شفیعا فصلی الله تعالیٰ وسلم وبارك علیه وعلی كل من هو محبوب ومرضی لدیه صلاة تلقی وتدوم بدوام الملك حی القیوم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان سیدنا مولانا محمدا عبده ورسوله بالهدی ودین الحق ارسله صلی الله تعالیٰ علیه وعلی اله واصحبه اجمعین وبارك وسلم۔ قال الله تعالیٰ فی القرآن الحکیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین ایاك نعبد وایاك نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولاالضالین۔ آمین

حضرت عزت جل جلالہ اپنی کتاب کریم و ذکر حکیم میں اپنے بندوں پر اپنی رحمت تامہ گستردہ فرماتا اور ان کو اپنے دربار تک وصول کا طریقہ بتاتا ہے' یہ سورۂ مبارکہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی[1] اور خود ان کی طرف سے ارشاد ہوئی۔ ابتداء اس کی اور ہر سورۂ قرآن عظیم کی بسم الله الرحمن الرحیم سے فرمائی گئی۔

---

1 سورۃ فاتحہ میں حضور ﷺ کی صریح مدح ہے۔ الصراط المستقیم۔ محمد ﷺ ہیں۔ اور ان کے اصحاب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم۔ انعمت علیهم کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں۔ انبیاء کے سردار مصطفیٰ ہیں (ﷺ) شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں بعض اولیاء کی تفسیر بتائی جس پر انہوں نے ہر آیت کو نعت کر دیا ہے۔ اس میں سورہ اخلاص بھی داخل ہے۔ سورۃ فاتحہ رحمت الٰہی ہے' دعا و ثناء ہے کہ رب عزوجل نے اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی۔ کسی خاص واقعہ کیلئے اس کا نزول نہیں۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۲۶۹)

marfat.com

ہوا ایسا نہیں۔ اگر وہ امتوں کے دال ہیں تو حضور ﷺ کے مدلول ہیں۔ دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس (ﷺ) ہی کیلئے ہے۔ تمام مخلوقات الٰہی میں کچھ تو وہ ہیں' جو اللہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے' کچھ وہ جو علاقہ رکھتے ہیں وسائط کے ساتھ' مگر دوسرا ان سے علاقہ نہیں رکھتا' مہدی ہیں ہادی نہیں یعنی ہادی بالذات نہیں' اگرچہ بالواسطہ ہادی ہوں اور حضور اقدس ﷺ علی الاطلاق ہادی و مہدی ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم' فعل' حرف' حرف نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔ فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اسم مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی تو وہ جو بے علاقہ ہیں ذات الٰہی سے وہ حرف ہیں کہ

امنهم من يعبدالله على حرف فان اصابه خير اطمئن به وان اصابته فتن انقلب على وجهه خسرا لدنيا والاخرة ذالك هوالخسران المبين

ترجمہ) کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کو پوجتے ہیں کنارے پر تو اگر بھلائی پہنچ گئی تو مطمئن رہے اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو کنارے پر کھڑے ہی ہیں۔ فوراً ایک قدم میں بدل گئے' پلٹ گئے' ان کو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ ہوا اور یہی کھلا خسارہ ہے۔

تو یہ نہ مسند ہیں نہ مسند الیہ کہ حرف ہیں اور وہ جو خود ذات الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات ان سے دوسرا علاقہ نہیں رکھتا۔ وہ تمام مومنین و ہادین کہ مسند ہیں مگر بالذات مسند الیہ نہیں' وہ فعل ہیں حضور اقدس ﷺ کی ذات کریم بیشک مسند و مسند الیہ بالذات و بے وساطت ہے تو حضور اقدس ﷺ اسم ہیں کہ ان کو اپنے رب سے نسبت ہے اور سب کو ان سے نسبت ہے اور یہی شان ہے اسم کی اور اسم کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر حرف تعریف داخل ہوتا ہے اور تعریف کی حد ہے حمد' اور حمد کی تکثیر ہے تحمید اور اسی سے مشتق ہے محمد ﷺ یعنی بار بار اور بکثرت بیشمار تعریف کئے گئے' حمد کئے گئے تو مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق نہیں مگر حضور

marfat.com

اور بٹے گا۔ ابتدائے خلق سے ابدالاباد تک۔ ظاہر و باطن میں روح و جسم میں ارض و سما میں عرش و فرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے بانٹنے والے حضور ہی ہیں۔ اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملے گا الی ابد الاباد۔ لہٰذا مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق یہ ہی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اسم کا خاصہ ہے ''جر'' اور جر کے معنی ہیں کشش یعنی جذب فرمانا یہ خاصہ ہے حضور اقدس کا۔ کھینچنا دو طرح ہوتا ہے۔ ایک کھینچنا بلا مزاحمت کہ جس کو کھینچا جائے وہ کھنچنا نہیں چاہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

انتم تتحقحمون فی النار کالفراش وانا اخذ بحجز کم هلم الیٰ

ترجمہ) تم پروانوں کی مانند آگ پر گرتے پڑتے ہو اور میں تمہارا کمر بند پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ میری طرف آؤ۔

یہ شان ہے ہے ''جر'' یعنی کشش کی۔ اسم نحوی کا خاصہ ''جر'' من حیث الوقوع ہے اور اسم اللہ کا من حیث الصدور۔ ہاں ''جر'' ان احوال و کیفیات سے ناشی (ظاہر ہونا، پایا جانا، کسی چیز کا خاص ہونا) ہوتا ہے جن پر حرف جارہ دلالت کرتے ہیں۔ وہ یہاں بروجہ اتم ہیں۔ مثلاً ''ب'' کے معنی الصاق یعنی ملانا، یہ خاص کام ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں یا من کہ ابتدائے غایت کیلئے ہے، یہ بھی خاص ہے حضور ہی کیلئے۔

یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ

اے جابر! تمام جہان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا ہر فضل اور ہر کمال حتیٰ کہ وجود میں بھی ابتداء انہیں سے ہے۔ ''الیٰ'' آتا ہے انتہائے غایت کیلئے۔ انتہائے کمال انہیں پر۔ بلکہ ہر فرد کمال انہیں پر منتہی ہوتا ہے، اول الانبیاء بھی وہی ہیں اور خاتم النبیین بھی وہی (صلی اللہ علیہ وسلم) تلمسانی عبداللہ بن عباس

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یا ابابکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی"

ترجمہ) اے ابوبکر! جیسا میں ہوں سوا میرے رب کے اور کسی نے نہ پہچانا۔

باطن ایسے کہ خدا کے سوا کسی نے ان کو پہچانا ہی نہیں۔ اور ظاہر بھی ایسے کہ ہر پتہ، ہر ذرہ شجر و حجر، وحوش و طیور حضور کو جانتے ہیں، یہ کمال ظہور ہے۔ صدیق اپنے مرتبہ کے لائق حضور کو جانتے ہیں، جبریل امین اپنے مرتبہ کے لائق پہچانتے ہیں، انبیاء و مرسلین اپنے اپنے مراتب کے لائق۔

باقی رہا حقیقتاً ان کو پہچاننا تو ان کا جاننے والا ان کا رب ہے تبارک وتعالیٰ ان کا بنانے والا۔ ان کا نوازنے والا۔ ان کی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصہ ہی نہیں رکھا۔

بلاتشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اس کے ساتھ ہے وہ دوسرے کے ساتھ ہو۔ اللہ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

انه لغیور وانا اغیر منه والله اغیرمنی

ترجمہ) وہ غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔

وہ کیوں کر روا رکھے گا کہ دوسرا میرے حبیب کی اس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے، اسی واسطے فرمایا جاتا ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا ہم تو "قوم نیام تسلوا عنه بالحلم" ہی ہیں۔ سوتے ہیں خواب ہی میں زیارت پر راضی ہیں۔

انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حقیقت اقدس کے

marfat.com

اقدس ﷺ آئینہ خدا ساز ہیں۔ ابو جہل لعین حاضر ہو کر عرض کرتا ہے ''زشت نقشے کز بنی ہاشم شگفت'' حضور فرماتے ہیں ''صدقت'' تو سچ کہتا ہے۔ ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں حضور سے زیادہ کوئی خوبصورت نہ پیدا ہوا۔ حضور بے مثل ہیں۔ حضور آفتاب ہیں' نہ شرقی نہ غربی ارشاد فرمایا ''صدقت'' تم سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کی۔ حضور نے دو متضاد قولوں کی تصدیق فرمائی۔ ارشاد فرمایا:

میں تو اپنے چاہنے والے رب تبارک وتعالیٰ کا اجالا ہوا آئینہ ہوں۔ ابو جہل کہ ظلمت کفر میں آلودہ ہے اس کو اپنے کفر کی تاریکی نظر آئی۔ اور ابوبکر سب سے بہتر ہیں۔ انہوں نے اپنا نور ایمان دیکھا لہٰذا ذات کریم جامع کمال ظہور و کمال بطون ہے۔

ظہور کسی شے کا جب ایک ترقی محدود تک ہوتا ہے' وہ شے نظر آتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نظر نہیں آتی۔ آفتاب جب افق سے نکلتا ہے سرخی مائل کچھ بخارات و غبارات میں ہوتا ہے۔ ہر شخص کی نگاہ اس پر جمتی ہے جب ٹھیک نصف النہار پر پہنچتا ہے غایت ظہور سے باطن ہو جاتا ہے۔ اب نگاہیں اس پر نہیں ٹھہر سکتیں۔ خیرہ ہو کر واپس آتی ہیں۔ غایت ظہور پر پہنچا جس کی وجہ سے غایت بطون میں ہو گیا آفتاب کہ نام ہے ان کی گلی کے ایک ذرہ کا' وہ آفتاب حقیقت کہ رب العزۃ نے اپنی ذات کیلئے اس کو آئینہ کاملہ بنایا ہے اور اس میں مع ذات وصفات کے تجلی فرمائی ہے۔ حقیقت اس ذات کی کون پہچان سکتا ہے۔ وہ غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے (ﷺ)۔ اسی سبب سے نام اقدس میں دونوں رعایتیں رکھی ہیں۔

محمد ﷺ بکثرت اور بار بار غیر متناہی تعریف کئے گئے۔ اطلاق نے تمام تعریفوں کو جمع فرما لیا ہے یہ تو شان ہے غایت ظہور کی اور نام اقدس پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا یعنی ایسے ظاہر ہیں کہ مستغنی عن التعریف ہیں۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔ یا ایسے بطون میں ہیں کہ تعریف ہو نہیں سکتی۔ تعریف عہد یا استغراق

marfat.com

رب تبارک وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' پھر فرمایا گیا الرحیم یعنی مطلق رحمت ہی اس کے ساتھ خاص ہے رب العزۃ کی بے انتہا صفات ہیں یہ کیا ہے جن سے تمام صفات الٰہیہ کو رحمت کے پردے میں دکھایا۔ القھار المنتقم نہیں فرمایا جاتا الرحمن الرحیم خالص رحمت دکھائی جاتی ہے یہ وہی آئینہ ذات الٰہی ہے۔ جس میں صفات قہریہ بھی آ کر خالص رحمت سے متلبس ہو جاتی ہیں۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)

آپ ﷺ اولین کیلئے رحمت' آخرین کیلئے رحمت' ملائکہ کیلئے رحمت' تمام مومنین کیلئے رحمت' یہاں تک کہ دنیا میں وہ کافرین مشرکین منافقین مرتدین کیلئے بھی رحمت ہیں۔ یہ لوگ بھی آج ان کی رحمت سے دنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں۔

''ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم'' (سورۃ الانفال ۳۳)

ترجمہ) اللہ اس لئے نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے رحمت عالم تم ان میں ہو۔

اسی لئے حضرت ادریس علیہ السلام کی طرح ورفعنه مكاناً عليا اختیار نہ فرمایا گیا۔ حالانکہ ان کے غلام واہل محبت کی نعش تک آسمان پر اٹھالی گئی ہے۔ سیدی عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ نے جنگل میں ایک جنازہ دیکھا اکابر اولیاء جمع ہیں مگر نماز نہیں ہوتی انہوں نے تاخیر کا سبب پوچھا۔ کہا امام کا انتظار ہے۔ ایک صاحب کو نہایت جلدی کرتے ہوئے پہاڑ سے اترتے دیکھا۔ جب قریب آئے معلوم ہو کہ یہ وہ صاحب ہیں جن سے شہر میں لڑکے ہنستے اور چپتیں لگاتے ہیں وہ امام ہوئے سب نے ان کی اقتدا کی۔ نماز ہی میں بکثرت سبز پرندوں کا نعش کے گرد مجمع ہو گیا۔ جب نماز ختم ہوئی۔ نعش کو اپنی منقاروں میں لے کر آسمان پر اڑتے ہوئے چلے گئے' انہوں نے پوچھا' جواب ملا' یہ اہل محبت ہیں ان کی میت بھی زمین پر نہیں رہنے پاتی مگر حضور

marfat.com

حضور تمام جہان کیلئے رحمت ہیں۔ رحمت الٰہی کے معنی ہیں بندوں کو ایصال خیر فرمانے کا ارادہ تو رحمت کیلئے دو چیزیں درکار ہیں۔ ایک مخلوق جس کو خیر پہنچائی جائے' دوسری خیر اور دونوں متفرع ہیں وجود نبی ﷺ پر

اگر حضور نہ ہوتے نہ کوئی خیر ہوتی نہ کوئی خیر کا پانے والا تو رحمت الٰہی کا ظہور نہ ہو۔ مگر صورت وجود نبی (ﷺ)

میں تمام نعمتیں' تمام کمالات' تمام فضائل متفرع ہیں وجود پر اور تمام عالم کا وجود متفرع ہے حضور کے وجود پر تو سب پر حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی۔ فرشتہ ہو خواہ نبی یا رسول جس کو جو نعمت ملی حضور ہی کے دست عطا سے ملی۔ حضور نعمۃ اللہ ہیں۔ قرآن عظیم نے ان کا نام نعمۃ اللہ رکھا۔ ان الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نعمۃ اللہ محمد ﷺ ہیں۔

ولہٰذا ان کی تشریف آوری کا تذکرہ امتثال (بمطابق) امر الٰہی ہے۔

قال تعالیٰ ''واما بنعمۃ ربک فحدث'' اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے' یہی تشریف آوری ہے جس کے طفیل دنیا' قبر' حشر' برزخ' آخرت' غرض ہر وقت ہر جگہ' ہر آن نعمت ظاہر و باطن سے ہمارا ایک ایک رونگٹا متمتع اور بہرہ مند ہے اور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے رب کے حکم سے

اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا مجلس میلاد میں ہوتا ہے مجلس میلاد آخر وہی شے ہے جس کا حکم رب العزۃ دے رہا ہے ''واما بنعمۃ ربک فحدث'' مجلس مبارک کی حقیقت مجمع المسلمین کو حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری و فضائل جلیلہ و کمالات جمیلہ کا ذکر سنانا ہے۔ بند یا رقعہ بانٹنا یا طعام و شیرینی کی تقسیم اس کا جزء حقیقت نہیں'

marfat.com

جس کا نام پاک تو نے اپنے نام اقدس کے ساتھ لکھا ہے۔ ارشاد ہوا اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے پچھلا پیغمبر ہے۔

"لولا محمد ما خلقتك ولا ارضا ولاسماء"

اسی کے طفیل میں نے تجھے پیدا کیا۔ اگر وہ نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان بناتا تو کنیت اپنی ابو محمد کر

آنکھ کھلتے ہی نام پاک بتایا گیا۔ پھر ہر وقت ملائکہ کی زبان سے ذکر اقدس سنایا گیا۔ وہ مبارک سبق عمر بھر یاد رکھا۔ ہمیشہ ذکر اور چرچا کرتے رہے' جب زمانہ وصال شریف کا وصال آیا شیث علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اے فرزند! میرے بعد تو خلیفہ ہوگا عماد تقویٰ وعروہ وثقیٰ کو نہ چھوڑنا العروۃ الوثقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ضرور کرنا۔

فانی رایت الملائکہ تذکرہ فی کل ساعاتھا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر گھڑی ان کی یاد میں مشغول ہیں۔

اسی طور پر چرچا ان کا ہوتا رہا' پہلی انجمن روز میثاق جمائی گئی۔ اس میں حضور کا ذکر تشریف آوری ہوا۔

واذ اخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنه قال اء قررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا قررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشهدین فمن تولی بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون (سورۃ آل عمران ۸۱)

ترجمہ) جب عہد لیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے کہ بیشک میں تمہیں کتاب وحکمت عطا فرماؤں' پھر تشریف لائیں تمہارے پاس وہ رسول تصدیق فرمائیں ان باتوں کی جو تمہارے ساتھ ہیں' تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا قبل اس کے انبیاء کچھ عرض کرنے پائیں فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا

marfat.com

سماوات میں عرش وفرش پر دھوم ہے۔

ذرا انصاف کرو تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جس کا مدت سے انتظار ہو اب وقت آیا ہے کیا کچھ خوشی کا سامان نہ کرے گا۔ وہ عظیم مقتدر جو چھ ہزار برس پیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمے تیار فرما رہا ہے اب وقت آیا ہے کہ وہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں۔ یہ قادر علی کل شیء کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نہ فرمائے گا' شیاطین کو اس وقت جلن ہوئی تھی اور اب بھی جو شیطان ہیں جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے' غلام تو خوش ہو رہے ہیں ان کے ہاتھ تو ایسا دامن آیا کہ یہ گر رہے تھے' اس نے بچالیا۔ ایسا سنبھالنے والا ملا کہ کہ اس کی نظیر نہیں۔

ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے' دو کو بچا سکتا ہے' کوئی قوی ہوگا زیادہ سے زیادہ بیس کو بچالے گا۔ یہاں کروڑوں اربوں پھسلنے والے اور بچانے والے وہی ایک:

"انا اخذ بحجز کم عن النار هلم الی" "میں تمہارا بند کمر پکڑے کھینچ رہا ہوں۔

ارے میری طرف آؤ" یہ فرمان صرف صحابہ سے خاص نہیں۔ قسم اس کی جس نے انہیں رحمۃ للعالمین بنایا آج وہ ایک ایک مسلمان کا بند کر پکڑ اپنی طرف کھینچ رہے ہیں کہ دوزخ سے بچائیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

الحمد اللہ کیا کافی پایا۔ اربوں مراتب زائد گرنے والوں کو ایک اشارہ کفایت کر رہا ہے تو ایسے کے پیدا ہونے کا ابلیس اور اس کی ذریت کو جتنا غم ہو تھوڑا ہے' پہاڑوں میں ابلیس اور تمام مردہ (بگڑے ہوئے) سرکش قید کر دیئے گئے تھے' اسی کے پیرو اب بھی غم کرتے ہیں' خوشی کے نام سے مرتے ہیں' ملائکہ سبع سماوات دھوم مچارہے تھے۔ عرش عظیم ذوق وشوق میں ہلتا تھا۔ ایک علم مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ ان کا دارالسلطنت مشرق سے مغرب

marfat.com

درود وسلام حضور پر اے تمام مخلوق الٰہی سے بہتر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سراج افق اللہ

درود وسلام حضور پر اے منتہائے آسمان الٰہی کے آفتاب

الصلوٰۃ والسلام علیک یا قاسم رزق اللہ

درود وسلام حضور پر اے رزق الٰہی کے تقسیم فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مبعوث بتیسیر اللہ ورفق اللہ

درود وسلام حضور پر اے وہ کہ اللہ کی آسانی اور نرمی کے ساتھ بھیجے گئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا زینۃ عرش اللہ

درود وسلام حضور پر اے عرش الٰہی کی رونق

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

درود وسلام حضور پر اے تمام رسولوں کے سردار

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

درود وسلام حضور پر اے انبیاء کے خاتم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

درود وسلام حضور پر اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکرام الاولین والاخرین

درود وسلام حضور پر اے تمام اگلے پچھلوں سے زیادہ کرم والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی الانبیاء

درود وسلام حضور پر اے سب نبیوں کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عظیم الرجاء

درود وسلام حضور پر اے وہ جن سے بہت بڑی امید ہے

marfat.com

درود و سلام حضور پر اے حسن و حسین کے جد کریم

الصلوٰۃ والسلام علیک یامن نزہ اللہ من کل شین

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کو ہر عیب سے پاک فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سر اللہ المخزون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے محفوظ راز

الصلوٰۃ والسلام علیک یا در اللہ المکنون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پوشیدہ موتی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نور الافئدۃ والعیون

درود و سلام حضور پر اے دلوں اور آنکھوں کی روشنی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سرور القلب المحزون

درود و سلام حضور پر اے دل غمگین کی خوشی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عالم ماکان وما یکون

درود و سلام حضور پر اے تمام گزشتہ وآئندہ کے جاننے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلی الک واصحابک

درود و سلام حضور پر اور حضور کے آل واصحاب پر

وابنک وحزبک واولیاء امتک وسائر اھل کلمتک اجمعین دائما ابد الابدین وسرمدا دھر الدھرین امین والحمدللہ رب العالمین ○

اور بیٹوں پر اور گروہ اور امت کے اولیاء اور دین کے علماء اور حضور کے سب نام لیوواں پر ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک اور بے نہایت جاودانیوں کی جاودانی تک' الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

تمت بالخیر

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی علم بالقلم وعلم الانسان مالم یعلم
وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فصل اوّل

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما٥
عطر اللھم مجالسنا بطیب ذکر حبیب اللہ الاعظم وثناہ' ومن علینا بسلوک سبیلہ وھداہ' وصل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ صلاۃ وسلاما تتخلص بھما من محن الوقت واھوالہ٥

اے اللہ! ہماری محافل کو اپنے حبیب اعظم کے ذکر و نعت کی خوشبو سے معطر فرما! اور ان کے نقش قدم کی پیروی کے شرف سے ہمیں مشرف فرما اور حضور اکرم ﷺ اور آپ کی آل اطہار پر درود و سلام اور برکات نازل فرما اور ہمیں صلوٰۃ و سلام کی برکت سے گردش زمانہ کی دستبرد سے نجات عطا فرما آمین۔

تمام تعریفیں اس اللہ جل شانہ' کیلئے ہیں جس نے کائنات کو معزز پیغمبر کے باعزت میلاد سے عزت بخشی۔ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ مقدس نبی اور صاحب مقام محمود ہیں جو صاحب شفاعت کبریٰ اور مالک حوض کوثر ہیں' جو تمام ممکنہ' خوبیوں کا مجموعہ ہیں۔ بزرگ والدین اور اجداد والے ہیں' خلاصۂ کائنات اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ وہ جن کا نور روشن جبینوں میں منتقل ہوتا رہا اور ان کے میلاد و ظہور قدسی سے سارا عالم منور ہو گیا اور ان کی صبح نوری کے پھوٹنے سے تمام جہانوں پر ہدایت و

marfat.com

ہر چیز سے پہلے آپ ہی نے اس کی تسبیح و تعظیم کی' آپ ہی نے اس کی تکبیر و تہلیل اور تقدیم کی کما حقہ تعریف و ثناء کا نذرانہ پیش کیا اور اس کے شایان شان اس کی صفات پر بہترین اظہار فرمایا۔

اتنا عرصہ کہ اس کی مدت و غایت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی اس کی مقدار کا اندازہ (سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ نے اس انعام وقرب سے نوازا ہے) کسی اور کو ہو سکتا ہے۔

اور حق تعالیٰ شانہ نے اس عرصہ میں اپنے انوار سے اس کی تائید فرمائی اور اسے اپنے فیوضات و اسرار سے بہرہ ور فرمایا اور اس پر وہ احسانات فرمائے جن کا علم سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور اس کی خوشبو اس کے علاوہ انتہا درجے کی کوشش و کاوش کے باوجود بھی کوئی اور نہ سونگھ پایا۔

یہی سبب ہے کہ اس مقام پر اپنے رب کے اولین عارف و عابد حضور علیہ السلام ہی تھے۔ اور اللہ کے شایان شان اس کے پہلے ثناء گستر آپ ہی ہیں۔ اور آپ ہی سب سے پہلے دائرہ ربوبیت و نورانیت کی تائید و حمایت سے نوازے گئے۔ آپ ہی ہیں جن کیلئے پہلے پہل حق تعالیٰ نے اپنے اسرار کے ساتھ جلوہ گری فرمائی اور اپنی عنایات و التفات اور تجلیات سے مستفیض فرمایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کی تخلیق کا آغاز فرمایا اور آپ کو ایسے سانچے میں ڈھالا جس کی نظیر پہلے موجود نہ تھی تو اسی دوران ہر حسن و خوبی جو مشیت کو منظور تھی اس پیکر میں ودیعت فرما دی۔

ازل سے ابدالآباد تک ابتداء و انتہاء کا مآخذ اسی کو ٹھہرایا۔ الغرض ہر تمنا اور آرزو کا نتیجہ اس کے پیکر سے ظاہر ہوا۔ یہی سبب ہے کہ عالم آب و خاک کا فروغ آپ ہی کے ظہور سے مربوط ہے مخلوقات اور عوام کی نشوونما آپ ہی سے ہے۔

marfat.com

فصل دوم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ وَثَنَاهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهٖ وَهُدَاهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ○

ہر موجودہ چیز قدیم ہو یا جدید خواہ اس کا تعلق کسی بھی زمانے اور عالم سے ہو یہاں تک کہ عناصر زمان و مکان بھی، عالم امکان میں ظہور پذیری کیلئے صاحب لولاک ﷺ کے محتاج ہیں۔ آپ کی برکت سے قائم اور نسبت عالی سے ممتاز ہیں اور ان کا سبب تخلیق بھی آپ ﷺ ہیں۔

ہر بزرگی، شرف، بخشش وعطا، نعمت وفضیلت اور عنایت ورحمت آپ ہی کے طفیل اتمام وتکمیل کو پہنچی ہے۔ سارے عوالم بالائی ونشیبی، کثیر وقلیل، نحیف وضخیم، عروج والے نزول والے، عیاں ہوں کہ نہاں آپ ہی کے باعث تھے، وجود وظہور آپ ﷺ ہی کے سبب نوازے گئے۔ نبی اکرم ﷺ کی طلعت ریزیوں سے ان کو اظہار نصیب ہوا اور آپ ہی سے ان کو سب کچھ ملا۔

آپ ﷺ ہر چیز کا وسیلہ ہیں اور آپ ہی کے واسطے سب کچھ تخلیق ہوا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بغیر کسی واسطے کے امداد طلب کرتے ہیں اور دوسری ہر چیز آپ کے وسیلے وواسطے سے فیض یاب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ زمین اور افلاک والوں کے مددگار ہیں۔ آپ ﷺ ستر پردوں والے (ملائکہ) اہل عالم بالا، اور آج تک زمین پر نازل ہونے والے اور پھر اوپر چڑھنے والے اور بلندی والے فرشتوں کے بھی ممد ومعین ہیں۔

marfat.com

آپ ہی ہماری تکالیف و رنج سے خلاصی کا ذریعہ ہیں' اور انشاء اللہ اللہ کے فضل و کرم' جود و بخشش اور قدرت و عنایت سے جنت میں بھی ہمارے دائمی قیام کا وسیلہ آپ ہی ہوں گے اور ہمیں اس مہربان رب کا دیدار نصیب ہوگا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے نبی امین کے طفیل ہمیں اس (سعادت) سے محروم نہ رکھے۔ آمین

آپ ﷺ وہ فاتح ہیں جن کی برکت سے اللہ نے ہدایت کا بند دروازہ کھول دیا اور آپ ﷺ (کے وجود) سے کفر و گمراہی کے طبقات کو مٹا ڈالا اور آپ ﷺ (کی برکت) سے نفع بخش علوم اور نیک و مقبول اعمال کے راستے کشادہ فرما دیئے۔ دنیا و آخرت کی بھلائیاں آپ کے صدقے عام ہو گئیں۔ بڑے بڑے ہوشیار اور چالاک قلوب مائل بحق ہو گئے۔

آپ کی آمد سے آنکھوں اور کانوں کے پردے اٹھ گئے اور غیروں کی طرف متوجہ نگاہیں' مشاہدۂ حق میں مشغول ہو گئیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی ابتداء بھی آپ سے ہوئی کیونکہ آپ ﷺ ہی کا نور سب سے پہلے تخلیق ہوا اور آپ ہی پر رسالت کا سلسلہ ختم ہوا۔ کیونکہ آپ کی بعثت اور تشریف آوری ان سب سے آخر میں ہوئی۔

حضور اکرم ﷺ وہ رسول ہیں' جن کی رسالت تمام عالمین کیلئے ہے۔ تمام انبیاء و مرسلین' گذشتہ ساری امتیں اور ان کے علاوہ ساری مخلوقات آپ پر ایمان لانے کی پابند ہے۔ اور آپ وہ حبیب کردگار (ﷺ) ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ...... ارض و سماء نہ ہوتے' طول و عرض نہ ہوتے' دوزخ و جنت' عرش و کرسی نہ ہوتے' جنات ملائکہ اور انسان بھی نہ ہوتے' جیسا کہ احادیث و روایات صحیحہ اور صلحاء و عرفاء کے درست مکاشفات اس پر دلالت کرتے ہیں۔

marfat.com

سے متمتع نہ ہوا جائے۔ یہ وصیت مستقل طور پر نسل در نسل نافذ اور مستقل ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ مولا کریم نے اس نور کو حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی طرف اور ان سے مخدومہ کونین عظمت و بزرگی والی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف پھیر دیا۔ رب تعالیٰ نے آپ کے نسب شریف کو والد اور والدہ دونوں کی طرف سے جاہلیت کی بدکاری اور آلودگی سے پاک رکھا' اور زمانہ جاہلیت کی نجاست اور میل کچیل سے نور محمدی (علیٰ صاحبہ السلام) کی برکت سے انہیں بچایا۔ اسی نور نے اپنی موافقت کرنے والے ہر شخص کو ہدایت بخشی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق و مولا اور رزاق کے ہاں ایسی قدر و منزلت والے ہیں کہ اس نے آپ کو سوائے اہل کمال کے اور اہل سیادت کے کسی اور کی طرف منتقل نہیں کیا اور انہیں اس کرامت سے نوازا کہ ان کے قریب دعائیں قبول ہوتی تھیں اور ان کی برکت سے بارشیں برسا کرتی تھیں۔ آپ کے آباء اور امہات میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوا جو اللہ اور اس کے انبیاء و رسل پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور صاحب فضیلت نہ ہو یا اپنے تمام معاصرین سے افضل نہ ہو' یا سردار نہ ہو اور وقت کے اہل شرف و سیادت میں سے نہ ہو۔

مزید برآں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی ذات گرامی پر انعام واحسان فرمایا اور آپ کی فضیلت و بزرگی میں اس طور اضافہ کیا کہ آپ کے والدین کریمین کو آپ کیلئے زندہ کیا اور وہ دونوں آپ پر ایمان لائے' تاکہ ان کا شمار آپ کے گروہ اور اُمت خاصہ میں ہو جائے۔ یہ ان دونوں (شخصیات) کی خصوصیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرف بخشا' عزت دی اور رفعت و منزلت سے نوازا۔ یہ امر نہ صرف لازم ہے بلکہ اعتقادیات میں شامل ہے کیونکہ اکثر ائمہ وعلماء نے اس

marfat.com

علماء کرام نے فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ حقیقتاً اپنے نسب اور کنبے و قبیلے کے لحاظ سے تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب فضیلت اور کمال کے اس مرتبہ پر فائز ہے کہ کوئی اور سلسلہ نسب خواہ کتنا ہی عالی مرتبہ ہو اس کی برابری نہیں کرسکتا۔ ایسے ہی آپ کی برادری، افضل الاقوام ہے اور آپ کا قبیلہ بہترین قبائل سے ہے اور آپ ہی کا خانوادہ فضیلت و بڑائی والا ہے۔ آل و اولاد بھی آپ ہی کی پاکیزہ و نفیس ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کی محبت پر کرے اور ہمارا حشر حضور اور آپ کی آل کے پرچم تلے کرے اور ان ہی کے غلاموں کے زُمرہ میں ہمیں شامل فرمائے۔ آمین

marfat.com

ماند پڑ گئی اس صبح کو دنیا کا ہر بادشاہ گونگا ہو گیا اور پورا دن گفتگو نہ کر سکا البتہ اپنا مدعا اشاروں سے ظاہر کرتا تھا۔ قریش مکہ کا ہر مویشی اس رات بول اٹھا اور ہر ایک نے کہا' رب کعبہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ اور کل عالم کے امام' شکم مادر میں تشریف لے آئے۔ جبکہ ایک روایت میں ہے۔ عالم کے چارہ گر اور اہل عالم کے مہر منیر اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔

ایسے ہی اس رات کوئی گھر ایسا نہ تھا جو چمک نہ گیا ہو اور کوئی خطۂ زمین نہ تھا جس میں روشنی اور فرحت سرایت نہ کر گئی ہو۔

مشرق کے حیوانات مغرب کے چوپایوں کی طرف بشارتیں دیتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔

اسی طرح سمندری مخلوقات ایک دوسرے کو بہترین خلائق اور دونوں عالم کے دولہا کے ظہور کی خوش خبریاں سنا رہے تھے فرش خاکی کا طول و عرض سرسبز ہو گیا۔ درختوں کی شاخیں قسم قسم کے ثمرات اور میوہ جات سے لد گئیں۔

اس سے پہلے اہل مکہ سخت تنگی اور طویل معاشی بدحالی میں مبتلا تھے۔ حضور علیہ السلام کی صورت میں انہیں ''خیر کثیر'' مل گئی اور عطیات و عنایات کے خزانے ان پر لٹا دیئے گئے۔ لہٰذا اس سال کا نام ''سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِهَاجِ'' یعنی ''کشائش و خوشحالی والا سال'' رکھ دیا گیا۔ کیونکہ اس سال پرچم حمد اور تاج کرامت والے (نبی علیہ السلام) رحم مادر میں متمکن ہوئے۔

سیدتنا بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا خواب اور بیداری کے درمیانی عالم میں تھیں کہ انہیں بشارت دی گئی اور ان سے کہا گیا۔

بیشک آپ سرور کونین ﷺ کے حمل سے ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے محسوس تک نہیں ہوا کہ میں حاملہ ہوں اور نہ ہی میں نے کسی قسم کی گرانی اور دقت

marfat.com

لڑکوں کو جنم دیں۔ یہ سب آپ کی عظمت کے اظہار کیلئے تھا تاکہ قیامت تک اس کا شہرہ کتب سیر و تاریخ میں ہوتا رہے۔

صحیح و واضح ترین روایات کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ نو ماہ تک آپ کے حمل سے رہیں اور نویں ماہ آپ کی ولادت تائید و حمایت ایزدی اور الطاف بے پایاں کے ساتھ ہوئی۔ مستند عالم حافظ مغلطای نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

بعض نے کہا مدت حمل دس ماہ تھی۔ ''الابریز'' میں عارف باللہ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسا ہی لکھا ہے۔

اس اعتبار سے آغاز حمل ماہ جمادی الآخر کے بابرکت۔ باسعادت اور خیر و فلاح والے مہینے سے ہونا قرار پاتا ہے۔

---

[1] حافظ مغلطائی بن قلیج الکبریٰ المصری الحکری الحنفی ترکی النسل تھے۔ کنیت ابوعبداللہ اور لقب علاء الدین تھا۔ ایک سو سے زائد کتب کے مصنف اور حافظ حدیث تھے۔

marfat.com

الولادة' قال الله الملائكة: افتحوا أبواب السماء كلها وأبواب الجنان والبست الشمس يومئذ نوراً عظيما

(ترجمہ) عمرو بن قتیبہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا' جو بہت بڑے عالم تھے' انہوں نے بیان کیا: جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: سارے آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اور اس دن سورج کو نور کا عظیم لبادہ اوڑھایا گیا۔

اور ابونعیم ہی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نقل کی ہے۔

قالت يعني آمنة: ثم أخذني ما يأخذ النساء تعني من الطلق الذي هو وجع الولادة' ولم يعلم بي ذكر ولا انثى' واني لوحيدة في المنزل' وعبدالمطلب في طوافه' فسمعت وجبةً عظيمةً وأمراً عظيما هالني' ثم رأيت كأنّ جناح طائرٍ أبيض قد مسح على فوادي' فذهب عني الروع وكل وجع أجده' ثم التفت: فاذا أنا بشربة بيضاء ظننتها لبناً وكنت عطشى فشربتها؟ فاذا هي أحلىٰ من العسل' واصابني' نورٌ عالي' ثم رأيت نسوةً كالنخل طوالاً كأنهن من بنات عبد منافٍ يحدقن بي' فبينما أنا أتعجب وأقول: واغوثاه! من أين علمن بي؟

قال في غير هٰذه الرواية: فقلن لي نحن آسية امرأة فرعون' ومريم بنت عمران وهٰؤلاء من الحور العين' واشتد بي الأمر' وأنا اسمع الوجبة في كل ساعة اعظم وأهول ممّا تقدّم' فبينما أنا كذٰلك اذا بديباج أبيض قد مدّمن السماء الى الارض' واذا بقائلٍ يقول: خذاه' يعني اذا ولدعن اعين النّاس' قالت: ورأيت رجالاً قد وقفوا في الهواء بأيديهم أباريق من فضةٍ' ثم نظرت فاذا أنا لقطعةٍ من الطّير قد أقبلت حتّى غطّت حجرتي' مناقيرها من

marfat.com

زمین کی طرف لٹکتا نظر آیا' اور ایک کہنے والے نے کہا: اسے ڈھانپ لو! یعنی جب (بچہ پیدا ہو تو) اسے لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل رکھو۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

میں نے کچھ اشخاص دیکھے جو چاندی کے کٹورے ہاتھوں میں لئے ہوا میں معلق تھے۔ پھر میں نے کافی سفید پرندے دیکھے جو چلے آ رہے تھے' یہاں تک کہ میرا حجرہ بھر گیا' ان کی چونچیں زمرد اور پر یاقوت سے بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے میری آنکھوں سے حجابات اٹھا دیئے اور میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا۔ پھر میں نے تین جھنڈے نصب شدہ دیکھے' ایک جھنڈا مشرق میں ایک مغرب میں اور تیسرا جھنڈا کعبہ کی چھت پر لگا دیکھا۔

پھر مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا۔ الحدیث۔

السّلام علیك ایّها الرسول المحمد صلی الله علیك وسلم۔

السّلام علیك یا سیّدنا ومولانا محمد' صلی الله علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك یا ابن سیدنا عبدالله ابن سیدنا عبدالمطلب بن سیدنا هاشم' صلی الله علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك یامن الله یعطی منّا وفضلا وهولو ساطته العظمی القاسم' صلی الله علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك یا ابن آمنة الطّاهرة' صلی اللّه علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك یامن اضحت امّته بوجوده امنة ظاهرة' صلی اللّه

marfat.com

السلام علیك من مولاك الكریم ' صلے اللہ علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك ممّن انار بك الوجود و كرّمك ای تكریم ' صلے اللہ علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك حبیب اللّٰہ وخلیل اللّٰہ ونجی اللّٰہ' صلے اللّٰہ علیك وعلی آلك وسلم۔

السلام علیك بكل سلام اوجدہ اللہ' صلے اللہ علیك وعلی آلك وسلم۔

ترجمہ) اے عالی مرتبت رسول! آپ پر سلام

اے ہمارے آقا و مولا محمد! آپ پر سلام

اے حضرت سیدنا عبداللہ ابن حضرت حضرت عبدالمطلب ابن حضرت سیدنا ہاشم کے لال! آپ پر سلام

اے وہ ذات کہ جسے اللہ نے اپنا فضل و احسان عطا فرما کر اپنے خزانوں کا قاسم بنا دیا' آپ پر سلام

اے پاکیزہ خصال سیدہ آمنہ کے پیارے بیٹے! آپ پر سلام

اے وہ نوری پیکر! جن کے وجود کی برکت سے ان کی امت چمک کر حفظ و امان میں آ گئی' آپ پر سلام

اے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے آپ پر سلام

اے اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے روشن آفتاب! آپ پر سلام

اے سچے اور امانت دار آپ پر سلام

اے وہ جنہیں اللہ نے سارے جہانوں کیلئے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن بنا کر بھیجا

marfat.com

فصل ششم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ وَثَنَاهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهٖ وَهُدَاهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ ○

یہ بات ظاہر ہے کہ ولادت باسعادت اور معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی دونوں راتیں دنیا کی دیگر تمام راتوں سے بلاحیل و حجت افضل ہیں۔ جیسا کہ واضح اور روشن ہے کہ جو کچھ ان دو راتوں میں پیش آیا اور وقوع پذیر ہوا ہے وہ ان دو کے علاوہ میں ناپید ہے۔

اسی طرح وہ دن جو ان راتوں کے اختتام پر طلوع ہوا' باقی تمام ایام سے افضل ہے اور اس بات کا اظہار اسی موقع پر مناسب لگتا ہے اور یہ سب کچھ اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو یہ دو راتیں اسی قابل ہیں کہ ان کی مثل (ہر سال) آنے والی رات کو شب عید کی طرح منایا جائے اور نیکی و بھلائی کے موسم کے طور پر اسے اپنایا جائے۔ اور اس کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے اس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس بکثرت پڑھی جائے۔ اس کی نصف شب میں وہ امور بجالائے جائیں جو فرحت' مسرت اور اس کی فضیلت پر دلالت کرتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر شکر ادا کیا جائے جو اس نے خاص میلاد کی رات (شب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو عنایت فرمائی۔

اس کیلئے ایسا طریقہ اپنایا جائے جو خلاف شرع نہ ہو اور نہ ہی میلاد منانے والے کو ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت کی جائے۔

سیرت نبویہ اور شمائل محمدیہ کے مؤلف علامہ شامی نے ذکر کیا ہے اور ان سے

marfat.com

جنازوں میں شامل ہوں گے اور جو ہمارے حقوق کا تحفظ کرے گا ہم اس کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ الحدیث۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اطاعت گزار کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انعامات اس کی کارکردگی سے کئی درجہ بہتر، افضل، کثیر اور شاندار ہوں گے کیونکہ عطا سخی کے شایان شان ہوتی ہے اور تحفہ دینے والے کی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے۔

دنیوی بادشاہوں اور سرداروں کی عادت ہوتی ہے کہ تھوڑی خدمت کے بدلے بہت زیادہ اور بیش قیمت نوازشات فرماتے ہیں تو دنیا و آخرت کے بادشاہوں کے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عطا کیا ہوگی۔ وہ کہ اللہ کے تمام خزانوں کی کنجیاں جن کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ان میں سے جہاں چاہیں، جیسے چاہیں ابتدا تا انتہاء خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔

محافل میلاد کے بارے میں لوگ بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر اس میں چراغاں کرنے کا رجحان ہے جو سماعتوں اور بصارتوں کیلئے باعث فرحت ہوتا ہے۔ صدقات و خیرات کے علاوہ مبنی بر عقیدت اعمال کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نعتیہ قصائد پڑھے جاتے ہیں، بلند آواز سے خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجا جاتا ہے اور اس کے علاوہ وہ امور جن کی شریعت میں ممانعت نہیں اور عرف و عادت میں بھی جن کا بجالانا معیوب نہ ہو۔ ائمہ محققین اور اکابر علوم ظاہر و باطن کے ارشادات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ ایسے اعمال بجالانے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسے اعمال اگر اچھی نیت سے ہوں تو کرنے والے کیلئے بہترین اجر کی امید اور توقع ہے۔

والاعمال بالنیات[1] اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی

---

[1] (ا) الجامع الصحیح للبخاری، ج:۱، ص:۲۔ مطبوعہ کراچی

(ب) الصحیح المسلم الجلد الثانی ص:۱۴۰، عن عمر بن خطاب، مطبوعہ کراچی۔

marfat.com

اسرائیل گواہ ہے کہ اس نے سو سال تیری نافرمانی کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' ہاں وہ ایسا ہی تھا۔ مگر اس نے ایک بار تورات کھولی اور اس کی نظر اسم "محمد" ﷺ پر پڑ گئی تھی تو اس نے اس پاک نام کو چوم لیا تھا اور آنکھوں سے لگا کر اس پر درود پڑھا تھا۔ لہٰذا میں نے اس کو اجر دیا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور ستر حوریں اس کے نکاح میں دے دیں۔

اس حکایت کو امام سیوطی نے "خصائص الکبریٰ" میں' امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول البدیع" میں' امام حلبی نے "سیرت النبی" میں اور سیدی ابن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے "رسائل الکبریٰ" میں اور دیگر علماء نے بھی نقل کیا ہے۔

دیکھو اس عظیم الشان کرم نوازی کا ربط اس گنہگار شخص کی ذات سے کس طرح بے اختیار قائم ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے گناہوں کا نام و نشان مٹ گیا اور اس کا ٹھکانہ شقاوت سے سعادت کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس وجہ سے کہ اس نے امام الانبیاء ﷺ کے اسم عظیم کی تعظیم کی اور اپنی محبت و عقیدت بھری آنکھوں سے مَس کیا اور کمال اشتیاق و مروت سے اس پر درود پڑھا۔

تو اس کا کیا عالم ہو گا جو آپ ﷺ کی محبت میں اپنا کثیر مال و زر صرف کرے اور اپنی تمام عمر ان کی اطاعت و پیروی میں بسر کرے اور کثرت سے آپ کی ذات پر صلوٰۃ و سلام پڑھے اور آپ کے اہل بیت و قرابت سے عقیدت رکھے اور آپ کی ذات سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھنے والی ہر چیز کو محترم سمجھے۔

درج ذیل ائمہ امت نے محفل میلاد کو بدعت حسنہ اور اعمال صالحہ میں شمار کیا ہے۔

(۱) الحافظ ابو شامۃ الدمشقی الشافعی (۲) شیخ الاسلام امام ابوزکریا النووی (۳) الحافظ شمس الدین ابوالخیر ابن الجزری میلاد کے موضوع پر آپ نے رسالہ "عرف التعریف بمالولد الشریف" تالیف کیا۔ (۴) الحافظ ابوالخطاب ابن دحیۃ

marfat.com

فصل ہفتم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَثَنَاهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهٖ وَهُدَاهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ ○

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد پڑھتے ہوئے عین ذکر وولادت کے وقت نعتیہ قصائد اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے قیام کرنے کا معمول بھی چلا آ رہا ہے۔ یہ مروجہ قیام اسلاف کے ہاں رائج نہیں تھا بلکہ ان کے بعد والے بزرگوں نے اسے اختیار کیا' درحقیقت ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں موجودگی (بذلتہٖ) کے تصور میں نہیں ہوتا جیسا کہ ایک مخصوص گروہ کا خیال ہے' جو اس پر بے جا اعتراض اور تشدد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عمل کا انکار کرتے ہیں[1]۔

حالانکہ یہ قیام تو محض خوشی اور مسرت کے اظہار کیلئے ہے اور ذوق فرحت و سرور اور جشن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عالم وجود میں جلوہ فرمائی کا اور اس دن میں عالم کی ہر شے پر ان کے انوار کی کرم فرمائی کا۔

اور یہ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں ہدیۂ تشکر ہے جو اس نعمت کبریٰ اور عطیہ عظیم کے عطا فرمانے پر تشکر کا بجا طور پر حق دار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر وہ لاثانی

---

1. حضرت مصنف نے عقاید صحیحہ کی درست ترجمانی فرمائی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ' فرماتے ہیں: ''تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے اور قیام تعظیمی ذکر قدوم (ولادت) شریف کیلئے ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب اور جس نے اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کی تو یہی دلوں کا تقویٰ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد ششم (قدیم) ص: ۱۴۷)

marfat.com

ان امور سے متعلقہ احادیث صحیحین کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں مرقوم ہیں، اور علم حدیث کے ہر امام کی نظر میں لائق اعتبار اور قابل استدلال ہیں۔[1]

مسند احمد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے۔

انه علیه السلام کان یقلس له ای یضرب بین یدیه بالدف والغناء یوم الفطر، ذکره فی الجامع الصغیر۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر کے دن دف بجا کر اشعار پڑھے گئے۔ امام سیوطی نے اسے جامع الصغیر میں نقل کیا ہے۔

یہ سب کچھ دراصل بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت پالینے اور آپ کے دیدار پرانوار کی خوشی میں تھا اور خصوصاً اس برکتوں والی عید کے موقع پر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کے درمیان موجودگی کی برکت سے لائق صد رشک اور اشتیاق انگیز بن چکی تھی۔

اور حبشیوں کا یہ مظاہرہ (رقص) محض رسم و عادت کے طور پر نہ تھا، جیسا کہ بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کیونکہ مسجد ان معاملات کیلئے نہیں ہے اور نہ ہی یہ امور بالعموم مساجد میں سرانجام پاتے ہیں۔

اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو بنو نجار کی بچیاں راستوں میں نکل کر دف بجاتی ہوئی بلند آواز سے یوں کہہ رہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

1۔ صحیح البخاری: جلد اول ص: ۶۵عن عائشہ رضی اللہ عنہا مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

2۔ الجامع الصغیر الجزء الثانی، ص: ۱۱۹، مطبوعہ بیروت لبنان۔

ایضاً۔ سنن ابن ماجہ: جلد اول رقم الحدیث۔ ۱۳۰۳ اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات۔

marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے پڑوس میں تشریف لے آئے ہیں۔

یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اے بچیو! اللہ جانتا ہے کہ میں بھی تم سے محبت رکھتا ہوں۔

اسی طرح وہ روایات بھی دیکھو! جن میں بعض صحابیات کا ذکر آیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی اکرم ﷺ سفر یا جہاد سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے تو میں آپ کی صحیح سلامت اور بحفاظت واپسی کی خوشی میں، آپ کے روبرو دف بجائیں گی۔

لہٰذا حضور علیہ السلام نے ان سب کو اپنی نذر پوری کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

اسی حوالے سے کئی روایات ایک سے زیادہ اسناد کے ساتھ مروی ہیں۔

سنن ابی داؤد، جامع الترمذی اور ان دو کے علاوہ بھی کتب حدیث میں ایسی احادیث مرقوم ہیں۔

جامع الترمذی کی روایت باب مناقب عمر میں ان الفاظ سے مروی ہے۔

عن بریدۃ: قال خرج رسول اللہ ﷺ فی بعض مغازیہ، فلمّا انصرف جاءت جاریۃٌ سوداءُ فقالت یارسول اللہ انّی کُنتُ نَذَرْتُ ان ردّک اللہ صالحًا أن أضْرِبُ بینَ یدَیْکَ بالدُّفِّ وأتغنی، فقال لھا رسول اللہ ﷺ: انْ کُنتِ نَذَرْتِ فاضْرِبِی وَالافلا، فجَعَلَتْ تضْرِبُ الحدیث قال الترمذی حدیث حسن صحیح غریب من حدیث بریدۃ رضی اللہ عنہما[1]۔

حضرت سیدہ بریدۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کیلئے تشریف لے گئے، جب لوٹ کر واپس آئے تو ایک سیاہ فام کنیز نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی تھی، کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر و عافیت

---

[1] جامع الترمذی: الجلد الثانی، ص: ۲۱۰، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی۔ کراچی

marfat.com

نظر چہرۂ انور پر پڑی تو انہوں نے حجل کیا۔ امام سفیان ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں۔ احتراماً اپنے ایک پاؤں پر چلنے لگے، تو حضور علیہ السلام نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

''مسند احمد'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی روایت ہے جو حسن سے کم درجہ کی نہیں۔

حجل زید بن حارثة وجعفر وعلی بین یدیه صلی اللہ علیہ وسلم لما قال: للاول انت مولای، وللثانی انت اشبهت خلقی وخلقی، وللثالث انت منی وانا منك۔ (۱)

ترجمہ) حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رقص کیا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کو فرمایا: تو میرا پیارا غلام ہے، دوسرے کو فرمایا: تو سیرت وصورت میں میرے مشابہہ ہے، اور تیسرے کو فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اور طبقات ابن سعد میں ایک مرسل روایت یوں ہے جس کی سند امام ابن سعد کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے۔

فقال جعفر فحجل حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار علیه۔

یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، اٹھے اور حضور علیہ السلام کے اردگرد حلقے کی صورت میں رقص کیا۔

والحجل: قال فی النایة: ان یرفع رجلا ویقفز علی الاخریٰ من الفرح۔ النهایة (لغت الحدیث) میں ہے۔ حجل کے معنی ہیں، فرط مسرت سے ایک پاؤں پر اٹھا کر دوسرے پاؤں پر اچھلنا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هو رقص بهیئة مخصوصة۔

---

۱ صحیح بخاری، ج:۲، ص:۶۱۰، ایضاً، ج:۱، ص:۳۷۲، مسند احمد جلد:۵، ص:۲۰۴

marfat.com

صحیحین (بخاری و مسلم) کی روایات سے رحمت عالمیان ﷺ کا انصار کی خواتین اوران کے چھوٹے بچوں کیلئے قیام فرمانا ثابت ہے۔اسی طرح احادیث میں آپ ﷺ کا سیدتنا بی بی فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا اور حضرت علی و سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کیلئے قیام فرمانا اوران کے علاوہ بھی بعض (محترم) لوگوں کیلئے کھڑا ہونا مذکور ہے۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح منہاج'' میں مضبوط اور مستند دلائل سے واضح کیا ہے کہ حضور ﷺ کا دوسروں کیلئے قیام فرمانا ہمیشہ کا معمول تھا۔ ملائکہ کرام جو فوت ہو جانے والے کے جنازہ میں شامل ہوتے ہیں' ان کے اکرام کیلئے بھی آپ ﷺ نے قیام فرمایا' خواہ وہ جنازہ کسی غیر محترم یہودی کا ہی کیوں نہ ہوتا۔

اسی طرح یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ نے سرداران قوم اور معززین کیلئے احتراماً کھڑے ہونے کا حکم فرمایا' جب بھی کبھی کوئی صاحب سیادت انصاری یا بزرگ صحابی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ فرمایا کرتے:

قوموا الی سیّدکم او قال خیرکم۔ الحدیث (۱)

اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا! اپنے سے بہتر کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ گمان کرنا کہ آپ ﷺ نے یہ حکم صرف ان صحابی کو سواری سے اتارنے کیلئے ارشاد فرمایا تھا' بالکل غلط ہے۔ علماء محققین اور ائمہ کرام نے اس زعم کی تغلیط کے بیشتر اسباب اپنی تصنیفات میں بیان کئے ہیں۔

رہا آپ ﷺ کا اپنی حیات ظاہری میں' اپنے لئے تعظیماً کھڑے ہونے سے منع فرمانا تو اکثر و بیشتر علماء کے نزدیک یہ ممانعت وہ ہے جو بطور انکساری اور اپنے

۱؎ سنن ابی داؤد' ج:۴' ص: ۳۵۵ رقم حدیث' 5215

marfat.com

فصل ہشتم

عَطِّرِ اللّٰھُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِیْبِ ذِکْرِ حَبِیْبِ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ وَثَنَاہُ وَمُنَّ عَلَیْنَا بِسُلُوْکِ سَبِیْلِہٖ وَھُدَاہُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِھِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَھْوَالِہٖ○

صحیح حدیث (مسلم) کے مطابق بلا شک وشبہ آپ کی ولادت باسعادت دو شنبہ (پیر) کے دن ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ رات کا آخری پہر تھا ''الابریز''[1] میں حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

کچھ لوگوں نے لکھا کہ دن کا وقت تھا جبکہ بعض اہل علم فرماتے ہیں۔

حدیث شریف کے بیان کی روشنی میں صبح صادق کے آثار ظاہر ہو چکے تھے' یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن تمام ائمہ محدثین کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاتا ہے۔ اس دوسرے قول پر اکثر علماء کا اتفاق ہے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی ہے جبکہ مذکورہ بالا حدیث مسلم سے بھی اس احتمال کی تائید ہوگئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا تھا۔

اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولادت مبارکہ مکہ معظمہ میں رات کے آخری پہر صبح صادق کے وقت ایک بلند پہاڑی کے قریب اس مشہور مقام پر ہوئی جو آج کل ''مسجد میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے مشہور ہے۔ جبکہ قبل ازیں یہ ایک رہائش گاہ

---

[1] تصوف کی شہرہ آفاق کتاب جو حضرت غوث زماں سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ شیخ احمد بن مبارک سلجماسی (مفتی مصر) نے ان ملفوظات کو جمع کر کے تحریر کیا۔ اس کا جامع اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے بعنوان ''خزینۂ معارف'' شائع ہو چکا ہے۔

marfat.com

پہلے اور اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کے وجود اقدس کی بدولت ہی تو ہاتھیوں کو مکہ سے دور دھکیل دیا تھا۔

آپ ﷺ کی پیدائش بغیر کسی ناپاکی اور کدورت کے نہایت پاکیزگی کی حالت میں ہوئی' آپ اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے' جو کہ قبلۂ دعا بھی ہے اور عزت و تفکر والا مقام بھی ہے۔ آپ کی بقیہ انگلیاں بند تھیں۔ نہایت خشوع و خضوع' عاجزی و انکساری اور تڑپ کے ساتھ لوازمات بندگی و علامات عبدیت لئے صرف اور صرف اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو کر غیر سے مکمل انقطاع کی کیفیت میں مسرور و مختون (ختنہ شدہ) دست قدرت الٰہیہ سے آراستہ و پیراستہ معطر و معنبر ہو کر' عنایت ازلی کا سرمہ آنکھوں میں لگا کر جلوہ فرما ہوئے۔

بعض سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ آپ کے دادا جناب عبدالمطلب نے آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کے ختنے کئے اور آپ کا اسم گرامی (محمد) رکھا۔

اس خوشی میں کھانے اور دعوت عقیقہ کا اہتمام کر کے حضور ﷺ کا اعزاز و اکرام فرمایا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ آپ کے ختنے فرشتوں نے شق صدر کے موقع پر اس وقت کئے جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تربیت و پرورش پا رہے تھے۔

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے ظہور قدسی کے وقت ایک ایسا نور دیکھا' جس کی تابانیوں میں انہیں شام کے محلات دکھائی دینے لگے' اور ولادت باسعادت کے وقت ساری زمین جگمگا اٹھی' ستارے خوشی اور عقیدت و احترام کے مارے آپ کی طرف جھکنے لگے' یہاں تک کہ آپ کے قرب و وصال کے حصول کیلئے عین ممکن تھا کہ وہ ارض خاکی پر گر جاتے۔

جب ولادت باسعادت کی مبارک رات تھی تو سارے عالم میں عجیب و غریب

marfat.com

کچھ زائد بنتی ہے۔ اس میں چلنے والی کشتیاں مسافروں کو قریبی خشک علاقوں تک پہنچانے کا کام دیتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات یہ دریا ایسا خشک ہوگیا، گویا کہ اس میں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔

آج کل شہر "ساوہ" اسی مقام پر آباد ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا درود وسلام ہو۔ ہر لمحہ ولحظہ اس کے پیارے نبی وحبیب (ﷺ) پر۔

ان عجیب علامات میں سے ایک وادی "سماوہ" کا سیراب ہونا بھی ہے، جو کوفہ کے قریب ایک بے آب وگیاہ بستی تھی اور اس سے قبل اس میں پانی کا ہونا سننے اور دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ لیکن شب ولادت شریفہ کی صبح یہاں سے موجیں مارتا، لہراتا اور بل کھاتا ہوا ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ بہہ نکلا۔

ایک علامت یہ ظاہر ہوئی کہ شہاب ثاقب سے آسمان کی حفاظت کا اہتمام کردیا گیا۔ شہاب ثاقب آتشی شعلے (میزائل نما آگ) کی طرح کا ہوتا ہے جو دور سے مدہم اور مختصر دکھائی دینے والے ستارے کی مانند ہوتا ہے۔

باقی اس طرح شیاطین وجنات کو آسمانی راز چرانے سے روک دیا گیا کیونکہ کچھ باتیں ایسی باقی رہ جاتی تھیں جن سے آگاہی اور واقفیت کا حصول ان (جنات) کیلئے آسان تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ، کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ (الجن:۹)

ترجمہ) اور یہ کہ پہلے ہم آسمان میں سننے کیلئے کچھ ٹھکانوں پر بیٹھا کرتے تھے۔ پس اب جو سننے کی کوشش کرے گا تو اپنی تاک میں آگ کا شعلہ (آسمانی میزائل) پائے گا۔

marfat.com

سعادتیں، برکتیں اور مرادیں حاصل ہوئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ بنو سعد کی ایک اور خاتون نے آپ کو دودھ پلا کر دارین کی سعادتیں حاصل کر لیں۔

ایک خاتون ''اُمّ فروہ'' نامی نے بھی شرف رضاعت حاصل کیا اور تمام نعمتیں سمیٹ لیں۔

مشہور قبیلہ بنی سلیم کی تین کنواری خواتین نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔ ان میں سے ہر ایک کا نام عاتکہ تھا۔

ان تینوں خواتین نے گزرتے ہوئے آپ کو کسی کی آغوش میں دیکھ کر (فرط عقیدت سے) اپنا اپنا پستان پیش کیا اور آپ کے دہن اقدس سے لگایا، ان میں دودھ اتر آیا اور آپ نے نوش فرمایا۔

بعض علماء کا کہنا ہے، درج ذیل مشہور حدیث میں کمال مہربانی سے آپ نے ان ہی تین خواتین کو یاد فرمایا ہے۔

أنا ابنُ العَوَاتِكِ مِنْ سُلَيْم [1] میں بنو سلیم کی عفت مآب خواتین کا بیٹا ہوں۔

امام ابن العربی المعافری [2] علیہ الرحمۃ نے ''سراج المریدین'' میں لکھا ہے۔

---

[1] الجامع الصغیر، ج:۱ص:۱۰۷، بیروت

[2] ابن العربی المعافری: ابوبکر محمد بن عبداللہ (بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن العربی) جمعرات ۲۲ شعبان المعظم ۴۶۸ھ کو اشبیلیہ میں پیدا ہوئے۔ اندلس کے اکابر محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اشبیلیہ میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر بھی فائز رہے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ ان کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ۵۴۳ھ میں فارس میں فوت ہوئے۔

''احکام القرآن''، ''عارضۃ الأحوذی فی شرح الترمذی'' اور ''العواصم من القواصم'' ان کی مطبوعہ تصنیفات میں سے ہیں۔ محب الدین الخطیب (العواصم کے مرتب و محقق) نے ان کی ۳۵ تصنیفات کی فہرست مقدسہ کتاب میں دی ہے۔ جن میں سے چھبیسویں نمبر پر ''سراج المریدین'' کا تذکرہ موجود ہے۔ (مترجم)

marfat.com

انه علیه السلام تکلّم فی اوائل ماولدو عند ابن عائذ اوّل ماتکلّم به حین خرج من بطن امّه الله اکبر کبیراً والحمدلله کثیراً و سبحان الله بکرة واصیلاO

حضور اکرم ﷺ نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا' اور ابن عائذ کے نزدیک آپ ﷺ نے شکم مادر سے ظہور فرماتے ہی یہ الفاظ کہے۔

اَللّٰہُ اکبر کَبِیْراً وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کثیراً وسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًاO

اللہ سب سے بڑا اور عظمت والا ہے اور تمام تعریفیں بکثرت اسی کی ہیں' اور اللہ کی پاکی ہے صبح بھی اور شام بھی۔

اور ''شواہد النبوۃ'' میں ہے۔

روی ان رسول اللّٰہ ﷺ لما وضع علی الارض رفع رأسه' وقال بلسان فصیح لا اله الا اللّٰہ وانّی رسول اللّٰہ۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب زمین پر لٹایا گیا تو آپ نے اپنے سر مبارک کو اٹھا کر واضح الفاظ میں فرمایا:

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاِنّـِی رَسُوْلُ اللّٰـہِ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

امام السہیلی کی کتاب ''الروض الانف'' میں واقدی کے حوالے سے ہے۔

آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی یوں فرمایا: جَلَالُ رَبِّی الرَّفِیْعُ[1]

---

[1] امام ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں: عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ کان آخر ماتکلم به: جلال ربی الرفیع فقد بلغت ثم قضی ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کلمات فرمائے وہ یہ ہیں: جلال ربی الرفیع اتنا کہنا تھا کہ وصال ہوگیا۔

مستدرک حاکم: جزاء الثالث' ص:۵۹' بیروت' لبنان۔

marfat.com

فصل نہم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَثَنَاهُ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهِ وَهُدَاهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ ○

رحمت عالم ﷺ کی نشوونما کا انداز عام لڑکوں کے پلنے بڑھنے سے بالکل مختلف تھا' آپ ﷺ کی افزائش ایک دن میں اتنی تھی جتنی عام بچوں کی ایک مہینے کی مدت میں ہوتی ہے۔

''شواہد النبوۃ'' میں ہے۔

آپ ﷺ جب دو ماہ کے ہو گئے تو گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل بچوں کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر جانے لگے' اور تین ماہ کے ہوئے تو اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ چار ماہ گزرے تو دیوار کو پکڑ کر چلنے لگے۔ پانچویں ماہ از خود چلنے لگے۔ چھ ماہ ہوئے تو تیز رفتاری سے چلنے لگے۔ جب آپ ﷺ سات ماہ کے ہوئے تو دوڑ کر ہر طرف آنے جانے لگے اور جب آٹھ ماہ کے ہو گئے تو بولنا شروع کر دیا اور فصیح کلام فرمانے لگے۔ دس ماہ پورے ہوئے تو آپ ﷺ لڑکوں کے ساتھ تیز اندازی کرنے لگے۔

جب آپ کی رضاعت کی مدت پورے دو سال ہو چکی تو سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو ساتھ لے کر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئیں اور ان کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ ﷺ کی مدت رضاعت کو بڑھا کر کچھ عرصہ مزید اس رحمت تمام کو میرے پاس رہنے دیں' تا کہ ان کی تربیت و پرورش اور زبان و بیان میں مکمل

marfat.com

"ابواء شریف" مکہ اور مدینہ کے مابین، مدینہ سے زیادہ نزدیک ایک قصبہ ہے جو تقریباً ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی تدفین مشہور، صحیح اور مختار قول کے مطابق "ابواء شریف" ہی میں ہوئی۔

ایک (ضعیف) قول کے مطابق انہیں مکہ معظمہ میں کوہِ صفا کے قریب دفن کیا گیا۔ اللہ اس کے شرف میں اور اضافہ کرے۔

جبکہ اہل مکہ میں سے بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی قبر "شعب أبی ذیب" میں مقام حجون میں ہے۔ یہ بلند چوٹیوں والا ایک پہاڑ ہے۔

اور ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ وہ "مَعْلاۃ" پہاڑی ڈھلوان ہی میں دفن ہیں مگر "دار رائعۃ" میں ہیں۔ "شعب ابی ذیب" میں نہیں۔ صاحب "قاموس" نے اسی پر اکتفاء کیا ہے لیکن صاحب "تاج العروس" نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے۔

جبکہ بعض علماء نے کہا ہے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو ابتداء میں "ابواء شریف" ہی میں دفن کیا گیا اور ان کی قبر وہاں حفاظت واحترام سے موجود رہی لیکن بعد میں قبر کشائی کر کے مکہ معظمہ کے مقام "حجون" میں انہیں منتقل کر دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب نے کمال شفقت و محبت سے آپ کی سرپرستی و کفالت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالمطلب کی دوسری تمام اولاد کے برعکس ان کی خلوت اور آرام کے وقت بھی ان کے ہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ یعنی دادا کے نہایت چہیتے تھے۔

آپ کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو آپ کے معزز دادا عبدالمطلب بھی وفات پا گئے اور آپ کی کفالت کا ذمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ کے سگے بھائی ابو طالب نے لے لیا۔

marfat.com

پندرہ سال کے ہوئے یا ابن اسحاق کے مطابق بیس سال کے ہوئے تو ''حرب فجار'' (بروزن نجار) چھڑ گئی[1]۔

یہ جنگ زمانہ جاہلیت میں قریش کے قبائل اور بنو قیس کے مابین ہوئی۔ حضور ﷺ نے بھی اس کے بعض ایام میں جنگ میں شرکت کی' آپ کے بعض چچاؤں نے آپ کو اپنے ہمراہ لے لیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

فکنت أنبلُ علی عُمُوْمَتِیْ: یعنی میں اپنے چچاؤں کو تیر اٹھا کر دیتا تھا۔ اس جنگ کو ''فجار'' اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حرمت والے مہینے میں لڑی گئی' یعنی جن مہینوں میں قتل و غارت ہمیشہ کیلئے ممنوع و حرام تھی۔ لیکن ان سب قبائل نے ان مہینوں کی عظمت و حرمت کو اجتماعی طور پر پامال کرتے ہوئے ان کے تقدس کو مجروح کیا اور گناہ کے مرتکب ہوئے۔ مسعودی کا کہنا ہے کہ ایسی چار جنگیں (فجار) عربوں میں لڑی گئیں۔

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو آپ ﷺ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سامان تجارت لے کر ان کے غلام مَیْسَرَہ کی ہمراہی میں دوسری بار ملک شام تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے سے پہلے کا ہے۔

آپ ﷺ نے بُصْریٰ کے بازار میں سطور راہب کی خانقاہ کے قریب ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا:

راہب آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے سر اقدس اور پائے مبارک

---

[1] فجار کی لڑائیاں دو ہوئی ہیں۔ پہلی لڑائی اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر کم و بیش دس سال تھی' دوسری جنگ اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر چودہ یا بیس سال بیان کی جاتی ہے۔

marfat.com

ہوئی تو آپ قریش مکہ کے ساتھ کعبہ کی تعمیر میں شامل ہوئے اور ان کے ساتھ بھاری پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کی ضرورت آتشزدگی یا سیلاب کے اثرات کی بناء پر پیش آئی تھی۔

دورانِ تعمیر، جب حجر اسود کی تنصیب اس کے مقررہ مقام پر کرنے کا وقت آیا تو باہم اختلاف پیدا ہوگیا اور فیصلہ ہوا کہ اگلے دن حرم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے کو "ثالث" مان لیا جائے۔

اگلے دن سب کی نگاہوں نے دیکھا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ سب سے پہلے جلوہ فرما ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ ایک طویل و عریض کپڑے میں حجر اسود کو رکھ کر ہر قبیلے کا سردار کپڑے کا کونہ پکڑ کر اٹھائے۔ جب حجر اسود کا مقام قریب آیا تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے حجر اسود کو پکڑ کر مقررہ جگہ نصب کر دیا۔ آپ کے اس عمل سے سردارانِ قریش کا باہمی اختلاف اسی وقت ختم ہوگیا۔

جب رسالت مآب ﷺ کی عمر مبارک پورے چالیس سال ہوئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو تمام خلق کی طرف بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمادیا، آپ کی نبوت و رسالت کی بنیاد بلاشک وشبہ حق و صداقت پر قائم تھی۔

لہٰذا آپ نے فیضِ رسالت مخلوق تک پہنچایا اور کفر و ضلالت اور جہالت کو مٹایا۔ امت کو دعوت و نصیحت کے ذریعے ہر مصیبت اور آفت سے نجات دلوائی۔ یہاں تک کہ لوگ جوق در جوق اللہ رب العزت کے دین کو اختیار کرنے لگے اور راہ حق سے منحرف کر دینے والے طریقے سے منہ پھیرنے لگے۔

آپ ﷺ اعلانِ نبوت کے ابتدائی ایام میں اپنے رب کی عطا کردہ فضیلت کے باعث جہاں سے بھی گزرتے تھے، راستے کے درخت اور پتھر یوں کہتے تھے۔

marfat.com

فصل دہم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبِ اللهِ الْأَعْظَمِ وَثَنَاهُ، وَمُنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهٖ وَهُدَاهُ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ ○

علماء کرام اور ائمہ محققین کے ارشادات کے مطابق اللہ کی مخلوق خصوصاً نسل انسانی کو اپنی تمام ضروریات زندگی سے زیادہ جس چیز کی احتیاج ہے، وہ معرفت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔[1]

یعنی آپ کے احوال و کیفیات اور صورت و سیرت سے آگاہی اور ان دینی و دنیوی محاسن و خصائص عالیہ سے واقفیت جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی ذات گرامی میں جمع فرمائے ہیں۔

چہرۂ انور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری صفات میں سے یہ بھی روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور ایسے دمکتا تھا جیسے چودھویں کی درخشاں رات میں بدر کامل چمکتا ہے۔

اللہ کی توفیق یافتہ کوئی بھی نگاہ جب پورے ذوق سے آپ کی طرف اٹھتی ہے، تو آپ کا چہرۂ اقدس اسے سورج اور چاند کی طرح لگتا تھا، بلکہ رخ انور ان دونوں سے کہیں بڑھ کر روشن اور تاب دار تھا۔

---

[1] حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ قدس سرہ فرماتے ہیں: جب تک سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہ ہو اس وقت تک اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی، اور مرشد کی معرفت کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ (خزینۂ معارف ص:۹۹)

marfat.com

معطر بدن

حضور اکرم ﷺ بہترین، موزوں اور حسین و جمیل جسم کے مالک تھے اور ایسا توازن واعتدال آپ ہی کی شان عالی کے شایان تھے۔

آپ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو کستوری، مشک اور عنبر تو کیا دنیا کی ہر خوشبو سے زیادہ معطر و معنبر تھی، بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے پسینہ اطہر کو اپنی خوشبویات میں ملایا کرتے تھے تا کہ مہک میں مزید اضافہ ہو جائے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے جسم اطہر وانور کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ اور یہ اس لئے کہ آپ ﷺ نور ہیں، اور نور سے ظلمت چھٹ جاتی ہے اور اس ظلمت سے پیدا ہونے والی قباحتیں مٹ جاتی ہیں۔

آپ ﷺ جب بھی سورج یا چاند کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے نور سے سورج اور چاند یا چراغ کی روشنی دھندلا جاتی تھی۔

حضور اکرم ﷺ خالصتاً نور تھے یعنی آپ کے نورانی اعضاء مقدسہ لباس مبارک سے جدا لباس کی اوٹ میں اپنے ہونے کا احساس دلاتے تھے۔ گویا کوئی درخشندہ آفتاب ہے جو لوگوں کے درمیان رہ کر اپنی چمک والی رنگت کے ساتھ حسن و جمال کی انتہائی حدوں کو چھو رہا ہے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سراپا مبارک

آپ ﷺ کمال اعتدال کے ساتھ بھرے ہوئے جسم والے تھے، جس کی خوبی

marfat.com

دوسری سے ملی ہوئی نہ تھیں یہ پیشانی کی کشادگی کو ظاہر کرتا ہے یعنی جس صورت میں دونوں ابروؤں کے بالوں کے مابین فاصلہ ہوتا ہے۔ اہل عرب بھنوؤں کی اس فاصلے والی صورت کو ترجیحاً پسند کرتے ہیں اور اس کی طرف مائل بھی ہوتے ہیں۔ جبکہ عجمی لوگ بھنوؤں کے ملاپ کو بہتر سمجھتے ہیں اور اس کو اختیار کرتے ہیں۔ عربوں کی نگاہ تیز اور طبیعت نازک ہوتی ہے۔

چشمان مبارک

حضور اکرم ﷺ کی (چشمان مبارک) آنکھوں کی پتلیاں گہری سیاہ اور پھیلی ہوئی تھیں جبکہ سفید حصہ دونوں آنکھوں کا بہت زیادہ سفید تھا۔ جبکہ آنکھوں کے سفید حصے کے ساتھ سرخ ڈورے ملے ہوئے تھے۔ گویا قدرتی سرمہ لگا ہوا تھا اور یہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی دلیل اور علامت کے طور پر تھا۔

آپ علیہ السلام کی پلکیں جدا جدا اور واضح تھیں یعنی پلکوں کے بال نمایاں نظر آتے تھے۔

آپ ﷺ جب سو جاتے تو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح آپ کی آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن قلب اطہر نہیں سوتا تھا۔

رخسار مبارک

حضور اکرم ﷺ کے دونوں رخسار مبارک ابھرے ہوئے نہ تھے یعنی دونوں رخساروں کا گوشت ابھرا ہوا ناہموار نہیں تھا[1]۔

بینی مبارک

آپ ﷺ کی ناک مبارک لمبی، پتلی اور درمیان سے قدرے بلند تھی ''قنی''

[1] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ واضح الخدین آپ کے رخسار نہایت ہی چمکدار تھے۔ (سبل الہدیٰ: ۲:۴۱، بحوالہ شہکار ربوبیت)

marfat.com

لہجہ شیریں

حضور انور ﷺ کی زبان و بیان میں انتہائی فصاحت پائی جاتی تھی۔ آپ ﷺ کا لہجہ بے حد شیریں تھا اور آواز میں ایک طرح کا رعب تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو میں لچر پن اور گلہ شکوہ نہیں ہوتا تھا۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
(حدائق بخشش)

الغرض خالق لم یزل نے آپ ﷺ کے تمام اعضاء و اجزاء اور حواس کو ایسا غیر معمولی بنا دیا کہ اس کی مثل و مثال کسی دوسرے انسان میں ملنا ممکن نہیں[1]۔

سرورِ کونین ﷺ اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتے تھے، جیسا کہ آگے اور سامنے دیکھتے تھے۔ ایسے ہی آپ ﷺ رات کے وقت اور شدید اندھیرے میں بھی چیزوں کو ایسے ہی ملاحظہ فرماتے تھے۔ جیسا کہ دن کے وقت اور بہت زیادہ روشنی میں ملاحظہ فرماتے تھے[2]۔

آپ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو دوسروں کو دکھائی نہیں دیتا تھا اور وہ جانتے تھے جسے دوسرے نہیں جانتے تھے[1]۔ آپ وہ سب سنتے تھے جو دوسروں کو سنائی نہیں دیتا

---

[1] حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ   وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ   كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: آپ جیسا حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ ﷺ جیسا صاحب جمال کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔ آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا، گویا آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق تخلیق کیا گیا۔

[2] الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۶۱، مطبوعہ بیروت، لبنان

marfat.com

ریش مبارک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی' لمبائی اور چوڑائی میں نہایت موزوں اور حسن تناسب کا نمونہ تھی' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام معاملات اعتدال اور توازن پر مبنی تھے۔

ریش خوش معتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

موئے مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک اور سر اقدس میں سفید بال بیس سے زیادہ نہیں تھے۔ بلکہ محتاط اعداد وشمار کے مطابق انیس موئے مبارک سفید تھے۔

گردن مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کسی بے عیب' تراشیدہ پیکر کی مانند تھی۔ اور رنگ اس شفاف چاندی کی طرح نکھرا ہوا تھا جس میں تغیر اور ٹیڑھاپن نہ ہو۔

سینہ مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چوڑا تھا اور کندھوں سے ملا ہوا تھا۔ یعنی نمایاں تھا بازو لمبے اور ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں اور ہتھیلیاں فراخ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لطیف الحس تھے یعنی ظاہری و باطنی طور پر سونگھنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت غیر معمولی تھی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ان نوازشات سے بہرہ ور تھے' جن کے حصول سے شاہان عالم اور دیگر خلائق عاجز ہیں۔

marfat.com

زانوئے مقدس

وَاِنَّہٗ کَانَ ضَخَم الکرادیس وھی رؤوس العظام[1]

آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کے جوڑ بڑے بڑے تھے یعنی مبارک ہڈیوں کی جڑیں وسیع مضبوط تھیں، اور یہ اس بات پر دلالت کرتی تھیں کہ آپ کے اندرونی اعضاء بھی کامل طور پر قوی اور مستحکم ہیں۔

شکم و سینہ مبارک

آپ ﷺ کا شکم مبارک ہموار اور سینہ اقدس فراخ تھا۔ حلق مبارک کے نیچے سے بالوں کی ایک لکیر پتلی نازک شاخ کی طرح ناف سے ملی ہوئی تھی[2]۔

آپ ﷺ کی پشت اور شکم (پیٹ) اقدس پر اس کے علاوہ بال نہ تھے۔ البتہ آپ ﷺ کے بازوؤں۔ شانوں اور سینے کے بالائی حصے پر بال مبارک تھے۔

(بقیہ) بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد جب میرے کفن اور میت کو خوشبو لگاؤ تو میرے آقا کے مبارک پسینہ کو اس میں ضرور شامل کر لینا۔ (البخاری، باب من زار قوما فقال عندھم)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی پسینہ مبارک کی خوشبو سے اندازہ لگایا کرتے تھے کہ معطر و معنبر وجود والے آقا و مولیٰ ﷺ اس راستے سے گزر کر تشریف لے گئے ہیں۔

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگذر کی ہے

(حدائق بخشش)

[1] حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ کے (جسم مبارک) کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ (دلائل النبوۃ، للبیہقی ۱:۱۸۲)

[2] بعض روایات کے مطابق یہ تازہ مشک کی طرح خوشبودار تھی اور آپ کے شکم اقدس اور سینہ پر اس کے علاوہ بال نہ تھے۔

marfat.com

اور مونچھیں مبارک پست فرماتے تھے اور خوشبو بھی لگاتے تھے۔

قدمین شریفین

آپ ﷺ کے مبارک تلوے درمیان سے گہرائی والے تھے۔ یعنی پاؤں کا درمیانی حصہ کچھ اٹھا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام کے دونوں پاؤں نہایت ہموار اور نرم تھے یعنی ملائم، گداز اور چکنے تھے جن میں کوئی شکستگی اور گڑھا نہیں تھا۔ اور نہ ہی متوازن جلد میں کسی قسم کا کٹاؤ تھا۔

مبارک ایڑھیاں

آنحضرت ﷺ کی مبارک ایڑھیاں کم گوشت والی تھیں یعنی زیادہ بھری ہوئی نہیں تھیں اور ہر حسین ایڑھی پر اپنے حسن کے لحاظ سے فائق تھیں۔

آپ ﷺ قدم اقدس کو زمین سے بزور اور نپے تلے انداز سے اٹھاتے تھے اور جب زمین پر رکھتے تو نہایت نرمی، عاجزی اور احتیاط سے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ وقار سے قدم بھر کر چلتے تھے۔ نہایت میانہ روی سے چلتے یعنی نہ اتنا تیز کہ باقیوں سے آگے نکل جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ پیچھے رہ جائیں۔

ایسا تھا گویا زمین خوبصورتی سے ان کیلئے لپیٹ دی گئی ہے، ساتھ چلنے والے تیز چل کر جب پاس پہنچتے تو آپ کو معمول کے مطابق بلا تکلف رواں دواں پاتے تھے۔ آپ ﷺ چلنے میں آگے کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے اور کشتی کی طرح سامنے کی طرف مائل رہتے تھے۔

کہنے والوں نے کہا ہے کہ آپ کمال متانت اور وقار کے ساتھ دائیں بائیں جھکے جاتے تھے۔

marfat.com

کسی نبی کو ایسا معجزہ نہیں دیا گیا۔ جس کی مثل یا اس سے افضل و بہتر اور باکمال معجزہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کو عطا نہ کیا گیا ہو[1]۔ واللہ اعلم۔

---

[1] ایک دفعہ قریش اکٹھے ہو کر اپنے معروف نجومی کے پاس گئے اور کہا کہ ہم میں سے ہر ایک کا پاؤں دیکھ کر بتاؤ' کس کا پاؤں قدم ابراہیم کے مشابہ ہے۔" اس نے جب حضور ﷺ کے مبارک قدموں کے نشانات دیکھے تو پکار اٹھا یہ پاؤں اس کے مشابہ ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین: ۶۸۶)

بیت اللہ کے پاس ایک پتھر آج بھی موجود ہے' جس کا نام مقام ابراہیم ہے۔ اس پتھر پر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے مبارک قدم کا نشان ہے۔

امام زرقانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کی مدح کرنے والے متقدمین و متاخرین میں یہ مشہور ہے کہ آپ جب کبھی پتھر پر قدم رکھتے تو وہ نرم ہو جاتا اور اس میں قدم مبارک کا نشان ظاہر ہو جاتا تھا۔ (شرح مواہب: ۴: ۲۲۸)

امام خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیت المقدس اور مصر میں ایسے پتھر موجود ہیں جن پر آپ کے مبارک قدم کا نشان ہے۔ لوگ ان سے برکت حاصل کرتے ہیں اور ان کی زیارت و تعظیم کرتے ہیں۔ (بحوالہ' شاہکار ربوبیت' ص: ۴۰۱)

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
(غالب دہلوی)

وہ نقش پائے شہ خوش خصال کیا کہنا فلاح کل کی ضمانت ہے پیروی جس کی
(شہزاد مجددی)

marfat.com

کر کرم فرمانے والے تھے۔آپ کے جسم اقدس اور مقدس سانسوں کی مہک ہر شخص سے بہتر اور بڑھ کر تھی۔آپ ظاہری و باطنی طور پر تمام انسانوں سے زیادہ کامل و اکمل تھے۔آپ سب سے بڑھ کر رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔اور ہر اک سے زیادہ حسین سیرت و اخلاق کے مالک تھے۔سب سے زیادہ اللہ کی معرفت اور شدید خشیت رکھنے والے تھے۔آپ ناراض کم ہوتے اور راضی بہت جلد ہو جاتے تھے۔وضع داری کا پیکر اور فصیح اللسان تھے۔شیریں بیان اور رعب و ہیبت والے تھے۔سب سے زیادہ معزز اور پختہ و درست رائے کے مالک تھے۔

بلا ضرورت گفتگو کا آغاز نہیں فرماتے تھے۔غصہ ہو یا رضا ہمیشہ حق بات قبول فرماتے تھے۔لایعنی گفتگو کرنے والے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور کسی کی غلط روش کو برقرار نہیں رکھتے تھے۔کبھی کبھی کھیل تماشے ملاحظہ فرماتے اور اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔بعض دیہاتی گروہ آپ کی خدمت میں بلند آواز سے بولتے لیکن آپ تحمل کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

آپ کی محفل، علم و فضل، حیاء و متانت اور انکسار و صبر پر مبنی ہوتی تھی۔اور اس میں ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب نہیں ہوتا تھا۔آپ کی خدمت میں آپ کے اصحاب کی آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں۔

آپ معززین کا اکرام فرماتے اور سرداران قوم اور بزرگی والوں کے ساتھ خوش دلی سے پیش آتے تھے۔کسی سے اگر کوتاہی سرزد ہوتی تو اس کا جواب جفا سے نہیں دیتے تھے جو شخص آپ کی خدمت میں عذر پیش کرتا' اس کی معذرت قبول فرماتے تھے۔

آپ مزاح بھی فرماتے لیکن سوائے حق بات کے کچھ نہیں کہتے تھے۔آپ اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی، تعلیم و تبلیغ اور حق کی تلقین میں مشغول رہتے تھے۔

marfat.com

کھانے میں کوئی نقص نکالتے تھے۔ بلکہ بھوک کی صورت میں کھا لیتے بصورت دیگر ایک طرف کر دیتے تھے' یا ہاتھ کھینچ لیتے تھے۔ ایسے ہی بچھونے میں بھی عیب نہیں نکالتے تھے بلکہ اگر بچھا دیا جاتا تو آرام فرما لیتے تھے ورنہ زمین پر ہی لیٹ کر نیند پوری کر لیتے تھے۔

آپ تحفہ قبول فرماتے تھے خواہ وہ خرگوش کی ران یا پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہوتا تھا۔ اور اس کے جواب میں فقر و فاقہ کا خدشہ رکھے بغیر کوئی بہتر چیز عنایت فرماتے تھے۔

ملاقات کیلئے آنے والے کا اکرام فرماتے اور کبھی اپنی چادر مبارک اس کیلئے بچھا دیتے تھے اور اس کو چادر پر بٹھاتے تھے۔ اپنا تکیہ مبارک اعزازی طور پر اسے عطا فرماتے تھے۔ آپ ممکن حد تک کم کھاتے تھے اور اپنے دستر خوان سے اصحاب صفہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر مساکین کیلئے اٹھا رکھتے تھے۔

کبھی کبھار بھوک کے باعث اور دنیا سے بے رغبتی اور گریز کے اظہار کیلئے شکم اطہر پر پتھر بھی باندھ لیتے تھے اور اس کے ذریعے ترک دنیا کی ترغیب اور انکساری کا اظہار فرماتے تھے۔

آپ ﷺ خدائی خزانوں اور ان کی ساری کنجیوں سے نوازے گئے تھے۔ بلند پہاڑوں کی آرزو تھی کہ آپ کیلئے زر و جواہر یا اجناس یا جو آپ چاہیں ویسے بن جائیں اور جہاں آپ جائیں آپ کے ساتھ ساتھ چلیں لیکن آپ نے اجتناب اور گریز کیا۔ آپ سے تعلق رکھنے والا ہر شخص یہی گمان کرتا تھا کہ وہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و محترم ہے۔

آپ عطر اور اچھی خوشبو والی ہر چیز پسند فرماتے تھے اور بدبودار ہوا اور تعفن کو ناپسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ جب اپنے اصحاب کرام میں سے کسی کے ساتھ ملتے

marfat.com

کے حق میں آسان، ہلکا اور بہتر اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ کا، قطع رحمی کا یا بدگمانی پر اصرار کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔

مجموعی طور پر بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل آپ پر فرمادی اور اس حسن اخلاق کو اس درجہ کمال تک پہنچا دیا کہ کسی اور کیلئے اس کا حصول شدید ترین مشقت کے بغیر محال ہے۔ اور آپ ﷺ کی ذات میں ایسے اوصاف حمیدہ اور شمائل جمیلہ جمع فرمادیئے جو تمام مخلوق میں سے کسی اور فرد میں جمع نہیں کئے گئے اور آپ کو حق تعالیٰ نے بہترین عادات اور حسین ترین اور کامل شمائل وخصائل سے بہرہ ور فرمایا اور آپ کو اولین وآخرین، ظاہر وباطن کا علم دیا جو آپ کے سوا تمام مخلوقات اور جہانیاں میں کسی اور کو نہیں دیا گیا، الغرض کائنات میں کوئی کمال ایسا نہیں جو ان کے کمال سے ماخوذ نہ ہو۔ ایسے ہی کائنات میں جہاں بھی کوئی حسن موجود ہے وہ آپ ہی کے جمال لازوال سے مستفیض ہے۔

کوئی صاحب عقل وشعور اس بات میں شک نہیں کرے گا کہ آنحضرت ﷺ کی صفات شریفہ کو آپ کے علاوہ کسی اور مخلوق یا انسان کی صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ آپ کے اخلاق کریمہ کو آپ کے علاوہ کسی بھی عہد کے خوش خلق لوگوں کے خلق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

مثال کے طور پر آپ کی صفت حیاء کو کسی اور حیاء پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اگر چہ وہ کتنا ہی کامل حیاء والا ہو۔ بلکہ کسی بھی مومن، ولی اللہ اور پیغمبر میں پائی جانے والی حیاء وشرم آپ ﷺ کا پَرتو ہے اور آپ کے بحر بیکراں کا ایک چھینٹا ہے۔ آپ ﷺ تو وہ ہیں، جنہوں نے صفت حیاء کا بکمال اتمام احاطہ فرمایا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے ہر وصف وخوبی، تعریف وتوصیف اور کمال وفضیلت کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ اسی لئے تو آپ ﷺ کے رب کریم عزوجل نے آپ

marfat.com

فصل دوازدہم

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِيْبِ ذِكْرِ حَبِيْبَ اللهِ الْأَعْظَمِ وَثَنَاهُ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِسُلُوْكِ سَبِيْلِهِ وَهُدَاهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِهِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَهْوَالِهٖ○

رسالت مآب ﷺ کی فضیلت وفوقیت نہ صرف دیگر تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر بلکہ تمام مخلوقات وعالمین حتیٰ کہ ملائکہ مقربین ومعززین پر احادیث صحیحہ متواترہ ومشہورہ سے ثابت ہے۔

اور یہ وہ امر ہے جس کا علم امت مسلمہ کیلئے ''ضروریات دین'' کی حیثیت رکھتا ہے اور اپنی اہمیت کے پیش نظر قرآن وحدیث کی کسی ظاہری دلیل وشہادت کا بھی محتاج نہیں ہے۔

یہ وہ عقیدہ ہے جس پر اعتقاد رکھنا اس کی قطعی دلیل اور پختہ ثبوت کے پیش نظر ہر مسلمان پر واجب ولازم ہے اور جو کچھ اس عقیدہ اہلسنت وجماعت کے علاوہ زمخشری اور دوسرے معتزلی وظاہری بیان کرتے ہیں ادب سے دور ہونے کے باعث اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر اس موقف پر کوئی ظاہری دلیل پائی جائے تو اس کی تاویل کرنا لازم ہے۔

اخرج الشیخان من حدیث ابی ہریرۃ قال:

اُتِیَ رسول الله ﷺ بلحمٍ فَرُفِعَ الیہِ الذِّراعُ و کانت تُعْجِبُہٗ فنہس منہا نہْسَۃً فقال: انا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیامَۃِ، وَھَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاکَ ثُمَّ ذکر حدیث الشفاعۃ۔

marfat.com

گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا اور پہلے میری ہی شفاعت مقبول ہوگی۔

۲) امام احمد اور ترمذی نے بسند حسن صحیح نقل کیا اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

أنا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ ○[1]

ترجمہ) میں روز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں، اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس پر کوئی فخر نہیں، آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ کوئی نبی ایسا نہیں ہوگا جو میرے پرچم تلے نہ ہو اور سب سے پہلے میری ہی قبر کھلے گی اور اس پر کوئی فخر نہیں، اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور میری ہی شفاعت مقبول ہوگی، اور اس پر مجھے کچھ فخر نہیں۔

۳) امام محمد بن عیسیٰ ترمذی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي ○[2]

ترجمہ) سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، اور مجھے جنتی حلوں میں سے ایک حلہ پہنایا جائے گا اور پھر میں عرش الٰہی کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، ساری مخلوق میں سے میرے علاوہ کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہو پائے گا۔

۴) صاحب ''سنن دارمی'' نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا

---

[1] الترمذی: ۲۰۲، ۲ طبع کراچی (ب) سنن ابن ماجہ: ثانی: رقم ۴۳۰۸ (ج) (احمد: مسند ابی سعید: رقم: ۱۰۵۶۴

[2] ترمذی: ص ۲۰۲، ج: ۲، کراچی

marfat.com

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ کُنْتُ اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبُهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ ○[1]

ترجمہ) قیامت کے دن میں انبیاء کا امام اور خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں۔

۸) امام دارمی اور امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مختصراً روایت کیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا شَفِیْعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَیِسُوْا اَلْکَرَامَةُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ، وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیْ، یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ، کَاَنَّهُمْ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ ○[2]

ترجمہ) میں سب سے پہلے باہر آؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب وہ اللہ کے حضور چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور جب وہ روک دیے جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا' اور جب وہ ناامید ہوں گے تو میں انہیں بشارت سناؤں گا اور عزت اور خزائن کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لِواءُ الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا' اور میں تمام انسانوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے ارد گرد ہزار خادم موجود ہوں گے۔ گویا کہ وہ محفوظ سفید انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی۔

۹) امام دیلمی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کی ہے۔

---

1 مسند احمد: رقم: ۱۰۵۶۴۔ ترمذی: ۲۰۲' ۲ ابن ماجہ: جزء ثانی' رقم: ۴۳۱۴

2 سنن الدارمی: ج ۱ ص: ۲۴' رقم: ۴۸۔ ترمذی کتاب المناقب: ج ۲' ص: ۲۰۲

marfat.com

لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى ابراهيم عليه السلام ○[1]

ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر گرامی ﷺ سے قبولیت دعا کے بارے میں فرمایا کہ قرأت قرآن کے ایک انداز پر (الگ) قبولیت ہے، دو پر بھی اور ساتوں لہجوں پر بھی جو مختلف اوقات میں اختیار کئے جائیں اور آپ ﷺ کیلئے قرآن کی قرأت کے ہر لہجے پر ایک یقینی مقبولیت ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے دعا کی: اے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے، جبکہ تیسری دعا کو میں نے اس دن کیلئے چھوڑ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔

۱۳) امام ابوالحسن قطان ''المطولات'' میں اور امام ابن عساکر بسند حسن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

وَلَدُ آدَمَ كُلُّهُمْ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ لَهٗ بَابُ الْجَنَّةِ ○[2]

ترجمہ) روز قیامت تمام اولاد آدم میرے پرچم کے نیچے ہوگی اور سب سے پہلے میرے لئے جنت کا دروازہ کھلے گا۔

۱۴) امام طبرانی ''معجم کبیر'' میں اور ابن النجار اپنی تاریخ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا أُمَّتِيْ ○[3]

---

[1] صحیح مسلم: ۱، ۲۷۳ طبع کراچی، النسائی: الافتتاح، رقم: ۹۳۱، ابوداؤد: الصلوٰۃ، رقم: ۱۲۶۲، مسند احمد، رقم: ۲۰۱۷۸

[2] الجامع الصغیر: ۱۹۶، الجزء الثانی، طبع بیروت۔ کنز العمال: جزء ثانی عشر، ص: ۴۲۶، رقم: ۱۶۸

[3] کنز العمال: الجزء الثانی عشر، ص: ۵۰، ص: ۶۶ رقم: ۲۸۹ رقم: ۱۹۳

marfat.com

اس ارشاد کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے رب العزت کی ذات مبارکہ کا جلوہ عالم ملکوت میں دیکھا' لہٰذا آپ مملکت باری تعالٰی کے دولہا ہیں۔ یعنی کائنات کے سردار اور قطب ہیں اور آپ کائنات کے وہ سلطان ہیں جو حاصل کونین بھی ہیں اور چارہ ساز عالمیان بھی ہیں۔

marfat.com

رکھتا ہے اتنا ہی وہ ایمان و عرفان اور یقین میں مضبوط کامل اور پختہ ہوتا ہے۔

۱) امام بخاری و مسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ○[1]

ترجمہ) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے والدین اور اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

۲) امام بخاری، حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ○[2]

ترجمہ) تم میں سے کوئی ہرگز مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔

۳) امام مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

لَا یُؤْمِنُ الرَّجُلُ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ○[3]

ترجمہ) آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۴) امام طبرانی ''معجم کبیر'' اور امام بیہقی ''شعب الایمان'' میں اور ان کے

۱؎ صحیح البخاری: ۱:۷۔ صحیح مسلم: ۱:۴۹ (مطبع کراتشی)

۲؎ بخاری: ص ۹۸۱ ج: ۲۔ حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں۔ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَّفْسِكَ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہاں تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ اس روایت کو مختلف الفاظ سے دیگر محدثین کے علاوہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بھی روایت کیا ہے۔ (مسند احمد: ا مسند الکوفیین: رقم ۱۸۱۹۳)

۳؎ صحیح مسلم: ۱:۴۹

marfat.com

میری محبت جس شخص کے دل میں سما گئی اور پھر اس نے مجھے محبوب جانا' تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' آپ لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیسی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ وَاللّٰهِ أَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ ○

ترجمہ) اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے مال اسباب' اباء و اجداد اور ہماری ماؤں اور سخت پیاس میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

۶) صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ انہوں نے کہا:

مَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ علیہ السلام وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ' وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ' اِجْلَالًا لَهُ' وَلَوْ قِيْلَ لِيْ صِفْهُ' مَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَصِفَهُ' ○[1]

ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کوئی عزیز نہ تھا اور نہ ہی میری نگاہوں میں ان سے بڑھ کر کوئی معزز تھا۔ آپ کے کمال احترام کے پیش نظر میں نے کبھی آپ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا تھا۔ اب اگر مجھ سے کہا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرو تو میں آپ کا سراپا بیان نہیں کر سکوں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کچھ علامات اور نشانیاں ہیں اور کچھ اس کے شواہد و دلائل ہیں۔

ان میں سے سرفہرست یہ ہے کہ آپ کی سنت مبارکہ کی پیروی کی جائے اور

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الایمان، رقم:۱۷۳
(ب) مسند احمد: مسند الشامیین، رقم:۱۷۱۱۶: ۱۷۱۴۵

marfat.com

اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' ہمارا حق پہچانے بغیر بندے کا عمل اسے کوئی نفع نہیں دے گا۔

۹) ابو شیخ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّنِیْ وَلَا یُحِبُّنِیْ حَتّٰی یُحِبَّ ذُرِّیَّتِیْ ○[1]

ترجمہ) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک مجھ سے محبت نہ کرے اور میرا محب نہیں بن سکتا جب تک میری اولاد سے محبت نہ رکھے۔

۱۰) قاضی عیاض اپنی کتاب "شفاء" میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کرتے ہیں۔

مَعْرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ' وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ' وَالْوِلَایَۃُ لِآلِ مُحَمَّدٍ أَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ○[2]

ترجمہ) آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معرفت جہنم سے نجات ہے اور آل رسول کی محبت پل صراط سے گزرنے کی سند ہے اور آل رسول علیہ السلام سے عقیدت عذاب سے پناہ دینے والی ہے۔

۱۱) امام طبرانی اور رافعی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت نقل کرتے ہیں۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّحْیٰی حَیَاتِیْ وَیَمُوْتَ مَمَاتِیْ یَسْکُنْ جَنَّۃَ عَدْنٍ غَرَسَھَا رَبِّیْ فَلْیُوَالِ عَلِیًّا مِّنْ بَعْدِیْ' وَلْیُوَالِ وَلِیَّہٗ' وَلْیَقْتَدِ بِاَھْلِ بَیْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ

---

[1] حوالہ نہیں مل سکا۔

[2] الحاوی للفتاوی' ص: ۲۰۰ جلد ثانی طبع فیصل آباد۔

marfat.com

فِی الْجَنَّۃِ○[1]

ترجمہ) مجھ پر کثرت سے درود بھیجو! بیشک یہ قبر، پل صراط اور جنت کا نور ہے۔

۱۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقٍ○[2]

ترجمہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے کہ ٹھنڈا پانی بھی آگ کو اتنی تیزی سے نہیں بجھاتا۔ اور آپ پر درود پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

حضرت امام عزفی، شیخ بزرگ ابوالصبر ایوب عبداللہ الفھری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند سے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تُنَضِّرُ الْقَلْبَ وَتُنَوِّرُہٗ وَتُطَھِّرُہٗ مِنَ النِّفَاقِ کَمَا یُطَھِّرُ الشَّیْءُ بِالْمَاءِ وَاِنَّ من قال: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَۃِ وَاِنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَحَبَّہُ اللّٰہُ تعالٰی○[3]

ترجمہ) بیشک درود شریف دل کو تروتازہ رکھتا ہے اور دل کو منافقت سے اس طرح پاک اور روشن کر دیتا ہے جیسے کوئی چیز پانی سے دھل کر صاف ہو جاتی ہے۔ بیشک جس شخص نے "اللھم صَلِّ علٰی مُحمّد" کہا، اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے

---

[1] القول البدیع: ص ۱۲۶

[2] الشفاء: ج ۲، ص: ۶۱

[3] القول البدیع: ص ۱۲۷

(ب) الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر للمجد الفیروز آبادی: ص: ۱۱۶، ۱۱۷

marfat.com

اختتامی دُعا

عَطِّرِ اَللّٰھُمَّ مَجَالِسَنَا بِطِیْبِ ذِکْرِ حَبِیْبِ اللہِ الْاَعْظَمِ وَثَنَاہُ وَمُنَّ عَلَیْنَا بِسُلُوْکِ سَبِیْلِہٖ وَھُدَاہُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً وَّسَلَامًا نَتَخَلَّصُ بِھِمَا مِنْ مِحَنِ الْوَقْتِ وَاَھْوَالِہٖ○

میرے بھائیو! خالق ارض وسماء کی بارگاہ میں اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھاؤ! اور اس کی بارگاہ عالی میں اس شان والے نبی ﷺ کو وسیلہ بناؤ۔ کیونکہ بلاشبہ اس پیارے کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہے۔

اور یوں کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَمُصْطَفَاکَ وَحَبِیْبِکَ وَمُجْتَبَاکَ وَاَمِیْنِکَ وَمُنْتَقَاکَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَذَاکَ○

ترجمہ) اے اللہ درود بھیج اپنے نبی پر، اور اپنے انتخاب پر اور اپنے حبیب پر اور اپنے چنے ہوئے پر اور اپنے امین پر اور اپنے لاڈلے پر اور ایسے ہی ان پر خوب سلام بھیج۔

اے اللہ! ہمیں ان میں سے بنا جنھوں نے تیری توفیق سے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی اور تیری عنایت سے ان کی پیروی کی اور ان کی خدمت کا جیسا حق تھا اس کی ادائیگی کیلئے کوشاں رہے۔

اور ان کے نقش قدم اور سنت پر چلنے کی برکت سے اپنے ہر مدعا کو پالیا۔

اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے طریقے پر موت دینا اور اپنی رحمت سے آپ ہی کے غلاموں میں ہمارا حشر فرمانا! آمین۔

اے اللہ! تو وہ اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو وہ آخر ہے کہ تیرے

marfat.com

اے اللہ! ہمارے لئے حصول معاش کے ذرائع کافی فرمادے اور ہمیں بے حساب رزق عنایت فرما! آمین۔

اے اللہ! ہمیں اپنی ذاتی وصفاتی محبت سے معمور کردے اور ہمیں اپنے انوار معرفت سے چمکادے۔

اور ہمیں اپنی توحید کے سمندروں میں غوطہ زن کردے اور ہم پر اپنے جلوؤں کے ذریعے احسان فرما!

اور ہمارے دلوں کو اپنی بارگاہ سے وابستہ کردے۔ یہاں تک کہ ہمیں تیرے سوا کچھ دکھائی نہ دے اور تیرے سوا کسی سے ہمارا واسطہ نہ رہے۔ آمین۔

اے اللہ! ہم نفرت کے اسباب سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ صاحب وقت قطب عصر کے دل کو ہم پر مہربان کردے اور اس کے ساتھیوں کو بھی۔ یا جو اقطاب و اولیاء اور افراد و اصفیاء متقدمین و متاخرین میں سے ہیں خصوصاً ہماری طرف مسرتوں بھری توجہات فرمانے والے وہ جو اس خطۂ مغرب میں ہم پر اللہ کے عظیم ترین احسانات میں سے ایک احسان ہیں۔ نوازشات و عنایات والے اور لطافت مآب حضرت سیدنا و مولانا محمد ادریس، اللہ تعالیٰ ہمیں تادیر ان کے سایۂ عاطفت میں رکھے اور ہمیں ان کے جود و کرم اور مہربانی سے مستفیض فرمائے۔ آمین

اور اللہ ان کے درجات و انوار اور قرب میں اضافہ فرمائے اور اپنے احسانات و عنایات کو ہم پر اور ان کی ذات پر جاری و ساری رکھے۔

اور آپ کے گروہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص پر اور ہمارے نبی ﷺ کے اہل بیت پر اور ہمارے سب علماء پر اور ہمارے محسنوں اور مہربانوں پر اور ہر اس شخص پر جسے ہم اپنا ہم مشرب سمجھتے ہیں۔

marfat.com

جسے تو درست نہ فرمادے۔

اور دین و دنیا کی کوئی ایسی نعمت جس میں تیری رضا ہو اور ہماری بہتری ہو ایسی نہ رہے کہ تو ہمیں اس سے نہ نواز دے۔

ہماری محفل کا اختتام ہر بھلائی اور خیر کے ساتھ فرمادے۔

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَإِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

ل تکمیل و ترجمہ: بحمد اللہ تعالیٰ و بعونہ ۲۹ ذیقعد ۱۴۲۲ یوم الاربعاء بعد نماز عصر

marfat.com

صبح طیبہ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ماہ ربیع الاول شریف وہ نورانی مہینہ ہے۔ جس کی آغوش میں نور مبین کے جلوے قیامت تک چمکتے رہیں گے۔ بموجب فرمان خداوندی ذکرھم بایام اللہ آج ہمیں اس مبارک دن کی یاد تازہ کرنی ہے۔ جو سید ایام اللہ یعنی یوم ولادت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔

یہ وہ مبارک دن ہے جس میں خدا کے سب سے پہلے اور آخری نبی جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد ﷺ اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ اس مضمون میں ہمیں سب سے پہلے حضور ﷺ کی خلقت ولادت اور بعثت پر روشنی ڈالنی ہے۔

تشریح عالم اجسام میں جلوہ گر ہونے سے پہلے ذات پاک حضرت محمد ﷺ کا عدم سے وجود میں جلوہ گر ہونا خلقت محمدی ہے' اور اس داد دنیا میں حضور ﷺ کا پیدا ہونا ولادت محمدی ہے اور چالیس سال کی عمر شریف میں حضور ﷺ کا وحی نبوت سے مشرف ہوکر لوگوں کو دین حق کی طرف بلانے پر مامور ہونا بعثت محمدی ہے۔ اور اس اجمالی گفتگو کے بعد تفصیل کی طرف آیئے اور سب سے پہلے خلقت محمدی کا بیان قرآن وحدیث کی روشنی میں سنیے۔

خلقت محمدی ﷺ

اجسام سے قبل عالم امر میں ذوات انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا نص قرآن سے ثابت ہے۔ جس کا مقتضا یہ ہے کہ ذات محمدی ﷺ بطریق اولیٰ عالم ارواح میں

marfat.com

وعیسی بن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظاo

اور جب لیا ہم نے نبیوں سے ان کا اقرار اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ وعیسیٰ سے جو بیٹا ہے مریم کا اور لیا ہم نے ان سے پکا اقرار"

اس آیت کریمہ میں جس عہد اور اقرار کا بیان ہے وہ تبلیغ رسالت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں دیگر انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ رسالت پر عہد لیا۔ وہاں حضور ﷺ سے بھی یہ عہد واقرار کرایا۔ یہ واقعہ بھی عالم میثاق کا ہے' ظاہر ہے کہ اگر حضور ﷺ کی خلقت اس وقت نہ ہوگئی ہوتی تو اس عہد واقرار کا ہونا کس طرح متصور ہوتا۔

رہا یہ امر کہ خلقت محمدی تمام کائنات اور خصوصاً جمیع انبیاء کرام علیہم السلام کی خلقت سے پہلے ہے۔ تو اس مضمون کی طرف قرآن کریم کی بعض آیات میں واضح اشارات پائے جاتے ہیں۔ اور احادیث صحیحہ میں تو صراحتاً وارد ہے کہ حضور ﷺ اول خلق ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام سے پہلے حضور ﷺ کی ذات مقدسہ مخلوق ہوئی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍo

یہ سب رسول ہیں۔ فضیلت دی ہم نے ان کے بعض کو بعض پر' بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جن سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے بلند کئے"

جنکے درجے بلند کئے۔ وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ حضور کے درجوں کی بلندی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ درجات خلقت میں حضور ﷺ کا درجہ سب سے بلند ہے اور آپ سب سے پہلے مخلوق ہو کر سب کی اصل ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo

marfat.com

کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ مگر رحمت ہر ایک کے حق میں مختلف اور متفاوت ہے کہ ان کا مبتلائے عذاب ہونا اس لئے ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر حضور ﷺ کی رحمت سے منہ پھیرا اور نہ حضور کی رحمت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے مگر اس کے باوجود بھی کفار مبتلائے عذاب ہوں گے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کے رحمٰن و رحیم ہونے میں کچھ فرق آئے گا؟ یا کُلَّ شَیْءٍ کے عموم سے انہیں خارج سمجھا جائے گا؟

معاذ اللہ' ثم معاذ اللہ نہیں اور ہرگز نہیں' بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو ہر شے پر وسیع ہے۔ مگر بعض افراد اپنی عدم اہلیت کی وجہ سے اس قابل ہی نہیں کہ رحمت خداوندی سے فائدہ اٹھائیں۔ معلوم ہوا کہ کسی کا رحمت سے فائدہ نہ اٹھانا رحمت کے عموم کے منافی نہیں ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور ﷺ بلا استثناء تمام عالمین کیلئے رحمت ہیں اور عالم ماسوا اللہ کو کہتے ہیں تو یہ بات بخوبی روشن ہوگئی کہ حضور ﷺ ہر فرد عالم کیلئے رحمت ہیں اور حضور کے رحمت ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مرتبۂ ایجاد میں تمام عالم کا موجود ہونا بواسطہ وجود سید الموجودات ﷺ کے ہے اور حضور ﷺ اصل ایجاد ہیں۔ حضور کے بغیر کوئی فرد ممکن موجود نہیں ہوسکتا۔ وجود نعمت ہے اور عدم اس کی ضد۔ کل موجودات نعمت وجود میں حضور کے دامن رحمت سے وابستہ ہیں' ظاہر ہے کہ جو ذات کسی کے وجود کا سبب اور واسطہ ہو' وہ یقیناً اس کیلئے رحمت ہے۔ رحمت کی حاجت ہوتی ہے اور جس چیز کی حاجت ہو۔ وہ محتاج سے پہلے ہوتی ہے چوں کہ تمام عالمین اپنے وجود میں حضور ﷺ کے محتاج ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے حضور کا وجود ضروری ہوگا۔ نیز یہ کہ جب حضور ﷺ عالمین کے وجود کا سبب اور ان کے موجود ہونے میں

marfat.com

بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ مجھے خبر دیں کہ وہ پہلی چیز کون سی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا فرمایا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ پھر یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے موافق جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ جنت تھی نہ دوزخ تھی نہ فرشتہ تھا نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا۔ دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسری سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے سے آسمان بنائے دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت اور دوزخ پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے سے مومنین کی آنکھوں کا نور بنایا اور دوسرے سے ان کے دلوں کا نور پیدا کیا جو معرفت الٰہی ہے اور تیسرے سے ان کا نور انس پیدا کیا اور وہ توحید ہے (جس کا خلاصہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الخ

(مواہب ج ۱ ص ۹ سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۳۰' زرقانی ج ۱ ص ۴۶)

یہ حدیث مصنف عبدالرزاق سے جلیل القدر محدثین جیسے امام قسطلانی شارح بخاری و امام زرقانی اور امام حجر مکی اور علامہ فارسی اور علامہ دیار بکری نے اپنی تصانیف جلیلہ افضل القرے' مواہب مطالع المسرات خمیس اور زرقانی علی المواہب میں نقل فرما کر اس پر اعتماد اور اس سے مسائل کا استنباط کیا۔

امام عبدالرزاق صاحب مصنف جو اس حدیث کے مخرج ہیں' امام احمد بن

marfat.com

اعتبار کر کے اس سے مسائل استنباط کرنا۔ اس کے صحیح ہونے کی روشن دلیل ہے۔ خصوصاً سیدنا عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ کا حدیقہ ندیہ کے مبحث کے فوع ستین من آفات اللسان فی مسئلہ ذم الطعام میں اس حدیث کے متعلق الحدیث الصحیح فرمانا صحت حدیث کو زیادہ واضح کر دیتا ہے۔ ان مختصر جملوں سے ان حضرات کو مطمئن کرنا مقصود ہے۔ جو اس حدیث کی صحت میں متردد رہتے ہیں۔

اس حدیث میں نورہ کی اضافت بیانیہ ہے اور نور سے مراد ذات ہے۔ زرقانی ج ۱ ص ۴۶ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی ذات حضور ﷺ کی ذات کا مادہ ہے۔ نعوذ باللہ حضور کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے۔ تعالیٰ اللّٰہ عن ذلك علوا کبیرا اگر کسی ناواقف شخص کا یہ اعتقاد ہے تو اسے توبہ کرنا فرض ہے۔ اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

بلکہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی تجلی فرمائی۔ جو حسن الوہیت کا ظہور اول تھی۔ بغیر اس کے ذات خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جزو قرار پائے۔ یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔ البتہ نکتے اور لطیفے کے طور پر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح شیشہ آفتاب کے نور سے روشن ہو جاتا ہے۔ لیکن آفتاب کی ذات یا اس کی نورانیت اور روشنی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی اور ہمارا یہ کہنا بھی صحیح ہوتا ہے کہ شیشے کا نور آفتاب کے نور سے ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ کی ذات سے پیدا ہوا اور آئینہ ذات احدی سے اس طرح منور ہوا کہ نور محمدی کو نور خداوندی سے قرار دینا صحیح ہوا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات

marfat.com

ہے۔ظاہر ہے کہ ان برائیوں کا کوئی اثر سورج یا اس کی شعاعوں پر نہیں پڑسکتا۔اسی طرح عالم اجسام میں کثیف اور نجس چیزوں کا کوئی اثر حضور ﷺ کی ذات پاک پر نہیں پڑسکتا۔

اس کے بعد یہ بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ سورج کی شعاعیں ناپاک گندی چیزوں پر پڑنے سے ناپاک نہیں ہوسکتیں تو انوار محمدی کی شعاعیں عالم موجودات کی برائیوں اور نجاستوں سے معاذ اللہ کیوں کر متاثر ہوسکتی ہیں۔نیز یہ کہ حضور ﷺ کے نور میں حقائق اشیاء پائے جاتے ہیں اور حقیقت کسی چیز کو نجس اور ناپاک نہیں ہوتی۔ نجاستیں مٹی میں دب کر مٹی ہو جانے کے بعد پاک ہو جاتی ہیں۔نجاستوں کی جو کھاد کھیتوں میں ڈالی جاتی ہے۔اسی کے نجس اجزاء پودوں کی غذا بن کر غلہ اناج' پھول اور پھل سبزیوں اور ترکاریوں کی صورت میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔اور وہی اجزائے غلیظ غلہ اور پھل بن کر ہماری غذا بن جاتے ہیں۔جنہیں پاک سمجھ کر ہم کھاتے پیتے اور کسی قسم کا تردد دل میں نہیں لاتے۔ثابت ہوا کہ ناپاکی کے اثرات ضور وتعینات آتے ہیں جو محض امور اعتباریہ ہیں۔حقیقتیں ناپاک نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے کل مخلوقات کا نور محمدی سے موجود ہونا کسی اعتراض کا موجب نہیں۔

تقسیم نور

حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں جو بار بار تقسیم نور کا ذکر آیا ہے۔اس کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ نور محمدی تقسیم ہوا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے جب نور محمدی کو پیدا فرمایا تو اس میں شعاع در شعاع بڑھتا گیا اور وہی مزید شعاعیں تقسیم ہوتی رہیں۔اس مضمون کی طرف علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اشارہ فرمایا۔دیکھئے زرقانی علی المواہب جلد ا ص ۴۶

رہا یہ شبہ کہ نور محمدی سے روح محمدی مراد ہے۔لہٰذا حضور ﷺ کا نور ہونا

marfat.com

ایسے ہی لطیف اجزائے بدنیہ موجود ہوتے ہیں جو اس سے منتقل ہو کر اس کی نسل کہلاتی ہے۔ اولاد کے ان ہی اجزائے جسمیہ کا آباء کے اصلاب میں پایا جانا باپ بیٹے کے درمیان ولدیت اور ابنیت کے رشتہ کا سنگ بنیاد اور سبب اصلی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت میں قیامت تک پیدا ہونے والی اولاد کے اجزائے اصلیہ رکھ دیئے۔ یہ اجزاء روح کے اجزاء نہیں۔ نہ روح کا کل ہیں۔ کیونکہ ایک بدن میں ایک ہی روح سما سکتی ہے۔ ایک سے زیادہ ایک بدن میں روح کا پایا جانا بداہۃً باطل ہے۔ لہٰذا آدم علیہ السلام کی پشت میں حضور ﷺ کی روح مبارک نہیں رکھی تھی بلکہ جسم اقدس کے جوہر لطیف کی نورانی شعاعیں رکھی گئی تھیں جو نور ذات محمدی کی شعاعیں تھیں۔

ارواح بنی آدم کا ان کے آباء کے اصلاب میں نہ رکھا جانا صحیحین کی اس حدیث سے ثابت ہے کہ استقرار حمل سے چار مہینے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چار باتیں لکھنے کیلئے بھیجتا ہے۔ اس کا عمل، عمر، رزق، اور دوزخی یا جنتی ہونا پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰)

معلوم ہوا کہ اولاد کی روحیں باپ کے صلب میں نہیں رکھی جاتیں، بلکہ شکم مادر میں پھونکی جاتی ہیں۔

ایک شبہ کا ضروری ازالہ

شاید کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ان کی قیامت تک ہونے والی تمام اولاد کو باہر نکل کر ان سے اپنی ربوبیت کا عہد کر لیا تھا۔ معلوم ہوا کہ تمام بنی آدم کی ارواح آدم علیہ السلام کی پشت میں تھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پشت آدم سے ان کی اولاد کی ارواح نہیں نکالی گئی تھیں۔ بلکہ وہ ان کے اشخاص مثالیہ تھے جو مثالی صورتوں میں

marfat.com

۶ پر تفصیل سے لکھا ہے۔

۲) حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

امام احمد، امام بیہقی و حاکم نے حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر میں تھے۔ یعنی ان کا ابھی پتلہ بھی نہ بنا تھا۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث بروایت شرح السنہ مذکور ہے۔ (مواہب جلد ا ص ۶)

ایک شبہ کا ازالہ

اگر یہ شبہ کیا جائے کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں، تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا نبی، یہ معنی دنیا میں متحقق ہو سکتے ہیں۔ عالم ارواح میں ان کا معنی ثابت ہونا ممکن نہیں۔ لہٰذا اس حدیث کے معنی یہ ہوں گے کہ حضور کا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا۔ یا یہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی قطعاً آخری نبی ہیں اور حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا کیونکہ علم الٰہی میں تو ہر چیز مقدر تھی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ آخر النبیین ہونے کا ثبوت اور ظہور دو الگ مرتبے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں ختم نبوت کے منصب پر اپنے حبیب ﷺ کو فائز فرما دیا۔ بایں معنی کہ سب نبیوں کے بعد ان کا سردار بن کر جانے والا نبی یہی محبوب ہے۔ اگرچہ جانے کا موقع ابھی نہ آیا ہو۔ یہ بالکل ایسا ہے کہ بادشاہ کسی کو امیر جہاد مقرر کر دے تو اس امارت کا ظہور جہاد پر جانے کے بعد ہی ہوگا۔ اس کا منصب جلیل پہلے ہی سے ثابت ہو گیا۔ اسی طرح یہاں سمجھ لیں کہ منصب خاتم النبیین کا ثبوت حضور ﷺ کیلئے پہلے سے ثابت تھا۔ لیکن اس کا ظہور دنیا میں تشریف

marfat.com

پاک کا ذکر ہے۔ حالانکہ بعض روایتوں میں اس سے بہت زیادہ سالوں کا ذکر بھی وارد ہے۔ یہ تعارض کیسے رفع ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں چودہ ہزار کا ذکر ہے۔ اس سے زیادہ کی نفی نہیں۔ لہٰذا کسی دوسری روایت میں چودہ ہزار سے زیادہ سالوں کا وارد ہونا تعارض کا موجب نہیں۔

۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔ آپ کی عمر کتنے سال ہے۔ عرض کیا حضور! اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب عظمت میں ہر ستر ہزار برس کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا۔ جسے میں نے اپنی عمر میں ستر ہزار مرتبہ دیکھا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے جبرائیل'' میرے رب کی عزت و جلال کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔
(انسان العیون ج ۱ ص ۲۹ روح البیان ج ۳ ص ۵۴۳)

آیات واحادیث کی روشنی میں اور بعض علماء مفسرین کا تصریحات کے ضمن میں رسول ﷺ کی خلقت مبارکہ کا نہایت مختصر بیان ناظرین کرام کے سامنے آ گیا اور اس اثناء میں بعض فوائد بھی مذکور ہو چکے۔ اس کے بعد ولادت محمدی ﷺ کا بیان ملاحظہ فرمایئے۔

ولادت محمدی ﷺ

بیان سابق میں یہ بات آ چکی ہے کہ حضور ﷺ کا نور پاک آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا۔ جو ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔ وہی نور مبین اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ جیسا کہ ابونعیم کی روایت میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے تمام آباؤ اجداد

marfat.com

نہایت حیران ہوئے کہ نہیں معلوم یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنوں کے پاس لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے قیلہ سے نکاح کیا۔ پھر ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے ساتھ حاملہ ہو گئیں۔ یعنی حضور کے والد ماجد جناب عبداللہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں جلوہ گر ہو گئے۔ جناب عبدالمطلب کے جسم سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک ان کی پیشانی میں چمکتا رہا۔ جب مکہ میں قحط ہوتا تو لوگ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعہ سے تقرب خداوندی ڈھونڈتے اور بارش کیلئے دعائیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو نور محمدی ﷺ کے طفیل قبول فرماتا اور کثرت سے رحمت کی بارش برستی۔ مواہب ص ۵ ج ۱)

ابونعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے بطریق عطا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب حضرت عبدالمطلب اپنے فرزند جلیل جناب عبداللہ کو نکاح کرنے کی غرض سے لے کر چلے تو راستہ میں ایک کاہنہ ملی جو یہودیہ ہو گئی تھی اور وہ کتب سابقہ پڑھی ہوئی تھی۔ اس کو فاطمہ خثعمیہ کہتے تھے۔ اس نے حضرت عبداللہ کے چہرے میں نور نبوت چمکتا ہوا دیکھا تو حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلانے لگی۔ مگر حضرت عبداللہ نے انکار فرما دیا۔ (مواہب ج ۱ ص ۱۹)

حضور سید عالم ﷺ کے آباء و امہات الیٰ آدم و حوا علیہما السلام کے زناء و فحاشی کے پاک ہونے پر اجماع امت ہے۔ البتہ ہر فرد کے مومن ہونے پر اختلاف ہے۔ روافض نے حضور علیہ السلام کے جمیع آباء کے ہر ہر فرد کو مومن ماننا قطعی اور ضروریات ایمان سے قرار دیا۔ اور اہلسنت نے اس کو ظنی اور مجتہد فیہ مانا۔ اسی وجہ سے اس مسئلہ

marfat.com

لیکن آخیر پر رجوع کرلیا اور توبہ کر کے دنیا سے رخصت ہوئے۔ جیسا کہ حاشیہ نبراس ج ۵ ص ۵۲۶ پر ہے۔ ونقل توبۃ عن ذلک فی القول المستحسن ۱۲

فائدہ

حضور کے والدین کا کفر ثابت کرنے میں ملا علی قاری نے جس شدت اور غلو سے کام لیا اہل علم پر مخفی نہیں۔ اس کے باوجود بھی انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس مسئلہ کے سوا باقی تمام مسائل میں خوش عقیدہ تھے۔ ظاہر ہے کہ خوش عقیدگی ضائع ہونے والی چیز نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی توفیق ان کے شامل حال ہوئی اور وہ اس قول شنیع سے تائب ہوئے۔ فقیر کا رجحان طبع یہ ہے کہ ملا علی قاری کے علاوہ بھی جن خوش عقیدہ لوگوں سے ایسی لغزش ہوگئی ہے۔ ان کے حق میں بھی ہمیں یہی حسن ظن رکھنا چاہیے کہ مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی توفیق توبہ عطا فرمادی ہوگی۔ وما ذلك على الله بعزيز

تفسیر کبیر وغیرہ میں بعض علماء کا وہ کلام جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ایمان ثابت کرنے والوں کے دلائل پر کیا ہے۔ درحقیقت وہ ان روافض کا رد ہے جو اس مسئلہ کو قطعی قرار دے کر اسے ضروریات دین میں شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے عنوان کلام ''قالت الشیعۃ'' اور اس کے بعد ''قال اصحابنا'' سے واضح ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا یہ کلام اہلسنت کے رد میں ہے اور معاذ اللہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین ماجدین کو کافر کہہ کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی ہو۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

مواہب میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ جب اصحاب فیل کا بادشاہ ابرہہ معاذ اللہ خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کیلئے مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے آیا تو حضرت عبدالمطلب قریش کے چند آدمیوں کو ساتھ لے کر جبل شبیر پر چڑھ گئے۔

marfat.com

گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی دی۔ ہاتھی نے کہا۔ السلام علی النور الذی فی ظھرك یا عبدالمطلب سلام ہو اس نور پر جو تمہاری پیٹھ میں ہے۔ اے عبدالمطلب۔ (مواہب ج ا ص ۱۵'۱۶ انسان العیون ج ا ص ۵۷)

عبدالمطلب کی نذر اور خواب

ابتداء میں حضرت عبدالمطلب کے صرف ایک بیٹے حارث تھے۔ آپ نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے پورے دس بیٹے عنایت فرمائے اور وہ سب میرے معاون ہوں تو ان میں سے ایک بیٹے کی قربانی کرونگا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب زمزم کھودنے میں مصروف ہوگئے اور یہ کام ان کیلئے بڑی عزت وفخر کا موجب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دس بیٹے پورے کر دیئے۔

جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱) حارث ۲) زبیر ۳) حج ۴) ضرار ۵) حقوم

۶) ابولھب ۷) عباس ۸) حمزہ ۹) ابوطالب ۱۰) عبداللہ

ان بیٹوں سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو ایک رات عبدالمطلب کعبۂ مطہرہ کے پاس قیام لیل میں مشغول تھے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے عبدالمطلب اس بیت (کعبہ شریف) کے رب کی جو نذر مانی تھی۔ وہ پوری کیجئے۔ عبدالمطلب مرعوب ہو کر گھبرائے ہوئے اٹھے اور حکم دیا کہ فوراً ایک مینڈھا ذبح کر کے فقراء اور مساکین کو کھلا دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر سوئے تو خواب میں دیکھا کہنے والا کہہ رہا ہے۔ ''اس سے بڑی چیز قربان کیجئے''۔ بیدا ہو کر اونٹ قربان کیا اور مساکین کو کھلا دیا۔ پھر سوئے تو ندا آئی۔ ''اس سے بڑی چیز قربان کیجئے''۔ فرمایا اس سے بڑی چیز کیا ہے؟ ندا دینے والے نے کہا ''اپنے ایک بیٹے کی قربانی کیجئے''۔ جس کی آپ نے نذر مانی ہے۔ آپ یہ سن کر غمگین ہوئے اور

marfat.com

بلکہ جناب عبداللہ حضور علیہ السلام کے والد ماجد کی قربانی قرار پائی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں"۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب۔ (مواہب ج ا ص ۱۶، ۱۷)

بعض روایات میں آیا ہے کہ جناب عبدالمطلب نے بیٹا ذبح کرنے کی نذر اس وقت مانی تھی۔ جب آپ کو زمزم کا کنواں کھودنے کا خواب میں حکم دیا گیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں آپ کو کچھ پریشانی لاحق ہوئی تو آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کام کو مجھ پر آسان کر دیا۔ تو میں ایک بیٹا اللہ کے نام پر قربان کروں گا۔

(مواہب ج ا ص ۱۷)

نسب شریف

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ترمذی سے بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا۔ یعنی انسان بنایا۔ انسان میں دو فرقے پیدا کیے۔ عرب اور عجم مجھے اچھے فرقے یعنی عرب میں بنایا پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے میں پیدا کیا۔ یعنی قریش میں۔ پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا۔ یعنی بنی ہاشم میں۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور سفاح یعنی بدکاری سے نہیں پیدا ہوں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک یعنی سفاح جاہلیت کا کوئی مجھ کو نہیں پہنچا۔ یعنی زمانہ جاہلیت میں جو بے احتیاطی ہوا کرتی تھی۔ میرے آباؤ امہات سب اس سے منزہ رہے۔ پس میرے

marfat.com

میں مجھ کو اور ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا۔

نسب نامہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

فائدہ

ہم نے حضور ﷺ کا نسب نامہ جناب عدنان تک لکھا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد نسب بیان کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوا ہے۔ ''کذلک النسابون'' اور محتاط علماء نے بھی یہیں تک آپ کا نسب شریف لکھا ہے۔

زمانۂ طفولیت

ابن شیخ نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ کا گھوارہ (یعنی جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔ (مواہب اللدنیہ)

بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حلیمہ کہتی تھیں کہ انہوں نے جب آپ کا دودھ چھڑایا ہے تو آپ نے دودھ چھڑانے کے ساتھ ہی سب سے اول جو کلام فرمایا وہ یہ تھا۔ الله اکبر کبیرا والحمدلله کثیرا وسبحان الله بکرۃ واصیلا جب ذرا سمجھ دار ہوئے تو باہر تشریف لے جاتے اور لڑکوں کو کھیلتا دیکھتے مگر ان سے علیحدہ رہتے۔ (یعنی کھیل میں شریک نہ ہوتے)

(مواہب)

ابن سعد، ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت

marfat.com

اس سے پہلے سونا میسر نہ ہوتا تھا۔ شوہر کہنے لگا۔ اے حلیمہ تو تو بڑے برکت والے بچے کو لائی۔ میں نے کہا ہاں۔ مجھے بھی یہی امید ہے پھر ہم مکہ سے روانہ ہو گئے اور میں آپ کو لے کر اس دراز گوش پر سوار ہوئی پھر تو اس کا یہ حال تھا کہ کوئی سواری اس کو پکڑ نہ سکتی تھی۔ میری ہمراہی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ ذرا آہستہ چلو' یہ وہی تو ہے جس پر تم آئی تھیں۔ میں نے کہا "ہاں وہی ہے" وہ کہنے لگیں بیشک اس میں کوئی بات ہے پھر ہم اپنے گھر پہنچے اور وہاں سخت قحط تھا۔ لیکن میری بکریاں دودھ بھری آتیں اور دوسروں کو اپنے جانوروں میں ایک قطرہ دودھ کا نہ ملتا۔ میری قوم کے لوگ اپنے چرواہوں نے اپنے جانور میرے جانوروں کی چراگاہ میں چرنے کیلئے چھوڑے مگر پھر بھی ان کے جانور خالی آتے اور میرے جانور بھرے آتے۔ (کیوں کہ چراگاہ میں کیا رکھا تھا۔ وہاں تو بات ہی اور تھی) غرض ہم برابر خیر و برکت کا مشاہدہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے اور میں نے آپ کا دودھ چھڑایا۔ آپ کا نشو و نما اور بچوں سے بہت زیادہ تھا۔ یہاں تک کہ دو سال کی عمر میں اچھے بڑے معلوم ہونے لگے۔ پھر ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لائے مگر آپ کی برکت کی وجہ سے ہمارا جی چاہتا تھا کہ آپ اور رہیں۔ اس لئے آپ کی والدہ سے اصرار کر کے دوبارہ مکہ میں جانے کے بہانے سے پھر اپنے گھر لے آئے۔ سو چند مہینے کے بعد ایک بار آپ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ مواشی میں پھر رہے تھے کہ یہ بھائی دوڑتا ہوا آیا۔ مجھ سے اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے قریشی بھائی کو دو سفید کپڑے والے آدمیوں نے پکڑ کر لٹایا اور شکم چاک کیا۔ میں اسی حال میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ سو ہم دونوں گھبرائے ہوئے گئے' دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں۔ لیکن رنگ متغیر ہے۔ میں نے پوچھا بیٹا کیا تھا "فرمایا دو شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے اور مجھ کو لٹایا اور پیٹ چاک کر کے کچھ ڈھونڈ کر نکالا' معلوم نہیں کیا تھا۔ ہم آپ کو اپنے

marfat.com

صدر اور قلب اطہر کا دھلنا چار بار ہوا۔ ایک تو یہی جو ذکر کیا گیا اور دوسری بار دس سال کی عمر میں صحرا میں ہوا تھا۔ تیسری بار وقت بعثت کے ماہ رمضان غار حرا میں، چوتھی بار شب معراج میں اور پانچویں بار ثابت نہیں۔ (شمامہ، تبغیر بسیر)

ایام طفولیت مبارکہ میں شق صدر کے بعد سینہ کو ٹانکے لگائے گئے

صحیح مسلم جلد ۱ ص ۹۲۰ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ بچوں کے ساتھ (اپنی شان کے لائق) کھیل رہے تھے۔ جرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے حضور ﷺ کو زمین پر لٹا کر سینۂ اقدس چاک کیا۔ قلب مبارک کو باہر نکال کر اس سے منجمد خون نکالا اور زمزم کے پانی سے دھو کر سینۂ اقدس بند کر دیا۔ وہ بچے جن کے ساتھ آپ کھیل رہے تھے۔ حضور ﷺ کی رضاعی ماں (حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے اور کہنے لگے "اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ" (محمد ﷺ قتل کر دیئے گئے) لوگ دوڑتے ہوئے آئے۔ تو حضور ﷺ کا رنگ مبارک بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سینۂ اقدس میں سوئی سے (سیئے جانے) کا نشان دیکھتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شق صدر مبارک کے متعلق روحانی، منامی، کشفی، معنوی وغیرہ کی تمام تاویلات قطعاً باطل ہیں۔ بلکہ یہ "شق صدر" اور چاک کیا جانا، حسی حقیقی اور امر واقعی ہے۔ کیونکہ سینۂ اقدس میں سوئی سے سیئے جانے کا نشان چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔ پھر حدیث پاک میں صاف الفاظ موجود ہیں کہ جب حضور ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا تو حضور ﷺ کے ساتھ کھیلنے والے لڑکے دوڑے ہوئے حضور کی رضاعی ماں (حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے اور کہا کہ محمد قتل کر دیئے گئے۔ حضور ﷺ کے سینۂ پاک کے چاک ہونے اور قلب اطہر کے نکالے جانے اور اس سے منجمد خون کے باہر نکالے جانے کا صحیح ذکر اور حضور ﷺ کے متغیر اللون ہونے کا بیان اس حقیقت کو بے نقاب کر رہا ہے۔ یہ واقعہ بالکل حسی

marfat.com

عالم ﷺ سید الطیبین والطاہرین ہیں۔ ایسے طیب وطاہر کے ولادت باسعادت کے بعد بھی حضور سید عالم ﷺ کو غسل نہیں دیا گیا۔ لہٰذا قلب اقدس کا زمزم سے دھویا جانا محض اس حکمت پر مبنی تھا کہ زمزم کے پانی کو وہ شرف بخشا جائے جو دنیا کے کسی پانی کو حاصل نہیں۔ بلکہ قلب اطہر کے ساتھ ماء زمزم کو مس فرما کر وہ فضیلت عطا فرمائی گئی جو کوثر وتسنیم کے پانی کو بھی حاصل نہیں۔

شق صدر کی حکمتیں

شب معراج حضور ﷺ کے سینۂ اقدس کے شق کئے جانے میں بیشمار حکمتیں مضمر ہیں۔ جن میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قوت قدسیہ بالفعل ہو جائے۔ جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سموت کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی سے مشرف ہونے پر کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے۔

حیات النبی کی دلیل

علاوہ ازیں شق صدر مبارک میں ایک حکمت بلیغہ یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے حضور ﷺ کی حیات بعد الموت پر دلیل قائم ہوگی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ عادۃً بغیر روح کے جسم میں حیات نہیں ہوتی۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کے اجسام مقدسہ قبض روح کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ چونکہ روح حیات کا مستقر قلب انسانی ہے۔ لہٰذا جب کسی انسان کا دل اس کے سینہ سے باہر نکال لیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کا قلب مبارک کا سینۂ اقدس سے باہر نکالا گیا پھر اسے شگاف دیا گیا اور وہ منجمد خون جو جسمانی اعتبار سے دل کیلئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے صاف کر دیا گیا۔ اس کے باوجود بھی حضور ﷺ بدستور زندہ رہے جو اس امر کی روشن دلیل ہے کہ قبض روح مبارک کے بعد بھی حضور ﷺ بدستور زندہ ہیں۔ جس کا دل

marfat.com

شق صدر مبارک اور حضور علیہ السلام کا نوری ہونا

علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں کہ بعض لوگ یہ وہم کرتے ہیں کہ شق صدر مبارک حضور علیہ السلام کے نور سے مخلوق ہونے کے منافی ہے۔ لیکن یہ وہم غلط اور باطل ہے۔ ان کی عبارت یہ ہے۔ وَکَوْنُهٗ مَخْلُوْقًا مِنَ النُّوْرِ لَایُنَافِیْهِ کَمَا تُوُهِّمَ (نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۳۸)

نورانیت اور احوال بشریہ کا ظہور

اقول! وباللہ التوفیق! جو بشریت عیوب ونقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو نور سے مخلوق فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔ شق صدر ہونا بشریت مطہرہ کی دلیل ہے اور باوجود سینۂ اقدس چاک ہونے کے خون نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے۔ فَلَمْ یَکُنْ الشَّقُّ بِاٰلَةٍ وَلَمْ یَسِلِ الدَّمُ (روح البیان ج ۵ ص ۱۰۶)

حضور ﷺ کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کر دے اور جب چاہے نورانیت کو احوال بشریہ پر غلبہ دے دے۔ بشریت نہ ہوتی تو شق کیسے ہوتا اور نورانیت نہ ہوتی تو آلہ بھی درکار ہوتا' اور خون بھی ضرور بہتا۔

جب کبھی خون بہا (جیسے غزوۂ احد میں) تو وہاں احوال بشریہ کا غلبہ تھا اور جب خون نہ بہا (جیسے لیلۃ المعراج شق صدر میں) تو وہاں نورانیت غالب تھی۔

شب معراج شق صدر مبارک

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ فرشتوں نے حضورِ اکرم ﷺ کا سینۂ اقدس اوپر سے نیچے تک چاک کیا اور قلب مبارک باہر نکالا پھر اسے شگاف دیا گیا اور اس

marfat.com

طہارت ونظافت کیلئے ضروری ہے) مختصر یہ کہ ان اشیاء زائدہ کی تخلیق اجزائے بدن انسانی کا تکملہ ہے اوران کا زائل کرنا کمال تطہیر وتنظیف کا مقتضیٰ ہے۔

(شرح شفاء ملاعلی قاری ج ۲ ص ۱۳۷۴)

اقول باللہ التوفیق۔

چوں کہ ذات مقدسہ میں حظِ شیطانی باقی ہی نہ تھا۔ اس لئے حضور ﷺ کا ہمزاد مسلمان ہوگیا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَلٰكِنْ اَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ میرا ہمزاد مسلمان ہوگیا۔ لہٰذا وہ سوائے خیر کے وہ مجھے کچھ نہیں کہتا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ قلب بمنزلہ میوہ کے ہے۔ جس کا دانہ اپنے اندر کے تخم اور گٹھلی پر قائم رہتا ہے اور اسی سے پختگی اور رنگینی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح وہ منجمد خون قلب انسانی کیلئے ایسا ہے، جیسے چھوہارے کیلئے گٹھلی اگر ابتداء نہ ہوتو وہ پختہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن پختہ ہو جانے کے بعد اس گٹھلی کو باقی نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ نکال کر پھینک دیا جاتا ہے چھوہارے کی گٹھلی یا دانہ انگور سے بیج نکال کر پھینکتے وقت کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ جو چیز پھینکنے کے قابل تھی وہ پہلے ہی کیوں پیدا کی گئی۔ اگر اسی طرح یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ قلب اطہر میں خون کا وہ لوتھڑا اسی طرح تھا۔ جیسے انگور کے دانہ میں بیج یا کھجور کے دانہ میں گٹھلی ہوتی ہے اور قلب اطہر سے اس کو بالکل ایسے ہی نکال کر پھینک دیا گیا، جیسے کھجور اور انگور سے بیج اور گٹھلی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ تو یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا کہ اس لوتھڑے کو قلب اطہر میں ابتداء کیوں پیدا کیا گیا۔

(نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ص ۲۹۳)

رہا یہ امر کہ فرشتوں نے حضور علیہ السلام سے یوں کہا کہ هٰذِهٖ حَظُّكَ مِنَ الشيطان تو اس کا جواب یہ ہے۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ (معاذ اللہ) آپ کی

marfat.com

ایک بار اپنے بچپن کا واقعہ خود حضور ﷺ نے ذکر فرمایا کہ میں ایک بار بچوں کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہا تھا اور سب اپنی چادر اُتار کر گردن پر پتھر کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔ میں نے بھی ایسا کرنا چاہا (کیوں کہ اتنے بچپن میں انسان مکلّف بھی نہیں ہوتا۔ طبعاً اور عرفاً بھی ایسے بچے سے ایسا امر خلاف حیا نہیں سمجھا جاتا) دفعتاً (غیب سے) زور سے ایک دھکا لگا اور یہ آواز آئی کہ اپنی چادر باندھو بس میں نے فوراً باندھ لی اور گردن پر پتھر لانے شروع کر دیئے۔ (سیرت ابن ہشام)

ابن عساکر نے حلیمہ بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں پہنچا اور وہ لوگ سخت قحط میں تھے۔ قریش نے کہا اے ابو طالب چلو پانی کی دعا مانگو۔ ابو طالب پہلے چلے اور ان کے ساتھ ایک لڑکا تھا اس قدر حسین جیسے بدلی میں سورج نکلا ہو۔ (یہ لڑکے رسول اللہ ﷺ تھے) جو اس وقت ابو طالب کی پرورش میں تھے) ابو طالب نے اس صاحبزادہ کی پشت خانۂ کعبہ سے لگائی اور صاحبزادے نے انگلی سے اشارہ کیا اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا' چاروں طرف سے بادل آنا شروع ہوا۔ یہ واقعہ آپ کی صغر سنی میں ہوا۔

ایک مرتبہ آپ ابو طالب کے ہمراہ بارہ برس کی عمر میں بغرض تجارت شام کو گئے۔ راہ میں بحیرہ راہب نصارے کے پاس اتفاقاً قیام ہوا۔ راہب نے آپ کو علامات نبوت سے پہچانا اور قافلہ کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ یہ پیغمبر' سرور سب عالموں کے ہیں۔ اور اہل کتاب اور یہود و نصارے ان کے دشمن ہیں۔ ان کو ملک شام میں نہ لے جاؤ۔ مبادا ان کے ہاتھ سے ان کو گزند پہنچے۔ سو ابو طالب نے مال تجارت وہیں فروخت کیا اور بہت نفع پایا اور وہیں سے مکہ کو پھر آئے۔

(تاریخ حبیب الٰہ)

آپ جب ابو طالب کی کفالت و تربیت میں تھے۔ جب ان کے عیال کے

marfat.com

کو دودھ پلایا اور اس وقت ان کا بیٹا ''مسروح'' بھی دودھ پیتا تھا پھر حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ ان ہی ''حلیمہ سعدیہ'' نے آپ کے ساتھ آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب کو بھی دودھ پلایا۔ یہ عام فتح میں مسلمان ہوئے اور بہت پکے مسلمان ہوئے۔ اور اس زمانہ میں حضرت حمزہ بھی بنی سعد میں کسی عورت کا دودھ پیتے تھے۔ سو اس عورت نے بھی آپ کو ایک دن دودھ پلایا۔ جب آپ حلیمہ کے پاس تھے تو حضرت حمزہ دو عورتوں کی وجہ سے آپ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ایک ثویبہ کے دودھ سے' دوسرے اس سعدیہ کے دودھ سے۔ (زادالمعاد)

اور جن کی آغوش میں آپ رہے وہ یہ ہیں۔

آپ کی والدہ اور ثویبہ' حلیمہ اور شیماء آپ کی رضاعی بہن اور ام ایمن حبشہ جن کا نام برکت ہے۔ یہ آپ کو آپ کے والد سے میراث میں ملی تھیں اور آپ نے ان کا نکاح حضرت سے کیا تھا۔ جن سے اسامہ پیدا ہوئے۔ (زادالمعاد)

شباب سے نبوت تک کے بعض حالات

جب آپ چودہ یا پندرہ سال کے ہوئے اور بقول ابن اسحاق بیس سال کے ہوئے تو قریش اور بنی قیس عیلان کے درمیان ایک لڑائی ہوئی جس میں آپ بھی شریک ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ میں اپنے چچاؤں کو دشمنوں کے تیروں سے بچاتا تھا۔ (سیرت ابن ہشام) اس واقعہ سے آپ کا شجاع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

جب آپ پچیس سال کے ہوئے تو حضرت خدیجہ بنت خویلد نے جو کہ قریش میں ایک مالدار بی بی تھیں اور تاجروں کو اپنا مال اکثر مضاربت پر دیتی رہا کرتی تھیں۔ آپ کے صدق وامانت وحسن معاملہ اور اخلاق کی خبر سن کر آپ سے درخواست کی کہ میرا مال مضاربت پر شام کی طرف لے جایئے اور میرا غلام میسرہ آپ کے ہمراہ رہے گا۔ آپ نے قبول فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ شام میں پہنچے اور اسی موقع پر آپ

marfat.com

ہوئے۔ سب دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں، امین ہیں اور قریش آپ کو نبوۃ سے پہلے امین کے لقب سے یاد کرتے تھے اور آپ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ایک بڑا کپڑا لاؤ۔ چنانچہ لایا گیا۔ آپ نے حجر اسود اپنے دست مبارک سے اس کپڑے میں رکھا، اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا آدمی اس چادر کا ایک ایک پلو تھام لے اور خانہ کعبہ تک لے چلے۔ جب وہاں پتھر پہنچا تو آپ نے خود اس کو اٹھا کر اس کے موقع پر رکھ دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

اس فیصلہ سے سب راضی ہو گئے۔ اٹھانے کا شرف تو سب کو حاصل ہو گیا اور چونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ سب آدمی مجھ کو اس موقع پر رکھنے کیلئے اپنا وکیل بنائیں کہ فعل وکیل کا بمنزلہ موکل ہوتا ہے تو اس طرح رکھنے میں بھی شریک ہوں۔

(تاریخ حبیب الٰہ بتغیر الفاظ)

بعثت محمدی ﷺ

نزول وحی میں کفار اور کی مخالفت میں جب آپ چالیس برس کے ہوئے۔ آپ کو خلوت محبوب ہو گئی۔ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی روز رہتے اور نبوۃ سے چھ ماہ قبل ہی سچے اور واضح خواب دیکھنے لگے تھے کہ ایک دفعہ اچانک ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ دوشنبہ کے دن جبرائیل علیہ السلام اور سورۂ اقراء کی ابتدائی آیتیں آپ پر لائے اور آپ مشرف بانبوت ہو گئے۔ اس کے ایک عرصہ بعد سورۂ مدثر کی اول کی آیتیں نازل ہوئیں جو آپ نے حسب حکم فَاَنْذِرْ دعوت اسلام شروع کی مگر پوشیدہ پھر یہ آیت آئی فاصدع بما تؤمر آپ نے علی الاعلان دعوت شروع کی۔ پس کفار نے عداوت اور ایذا شروع کی لیکن ابوطالب آپ کی حمایت کرتے تھے۔ ایک بار کفار نے جمع ہو کر ابوطالب سے کہا کہ یا تو تم محمد (ﷺ) کو ہمارے حوالہ کر دو ورنہ ہم تم سے لڑیں گے۔ انہوں نے حوالے کرنا قبول نہ کیا۔ کفار نے آپ

marfat.com

اس سال دہم میں آپ طائف بنی ثقیف کی طرف تشریف لے گئے اور یہ جانا دعوت اسلام کیلئے نیز اس لئے تھا کہ ان سے کچھ مدد لیں۔ (کیونکہ وفات کے بعد ابوطالب کے کوئی باوجاہت آدمی آپ کا حامی نہ تھا) لیکن وہاں کے سرداروں نے آپ کی کچھ مدد نہ کی بلکہ سفلے لوگوں کو بہکا کر آپ کو بہت تکلیف پہنچائی۔ آپ وہاں سے ملول ہو کر مکہ واپس ہوئے اور جب آپ بطن نخلہ میں کہ ایک دن کی راہ پر مکہ سے ہے۔ پہنچے رات کو وہاں رہ گئے۔ آپ قرآن مجید نماز میں پڑھ رہے تھے کہ سات یا نو جن نینوے کے کہ یہ ایک قریہ ہے۔ موصل میں وہاں پہنچے اور کلام اللہ سن کر ٹھہر گئے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ظاہر ہوئے۔

انہیں اسلام کی طرف دعوت دی وہ سب بلاتوقف مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اپنی قوم کو جا کر اسلام کی دعوت دی سورۂ احقاف آیۃ "وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ" میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے پھر آپ مکہ تشریف لائے اور بدستور ہدایت خلق اللہ میں مشغول ہوئے اور آپ عکاظ ومجنہ وذی المجاز میں کہ اسواق عرب تھے جاتے اور دعوت کرتے' مگر کوئی قبیلہ متوجہ نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سنہ گیارہ نبوت میں آپ موسم حج میں اسلام کی طرف دعوت فرمارہے تھے کہ کچھ لوگ نصاریٰ کے آپ کو ملے۔ آپ نے ان کو دعوت اسلام دی انہوں نے یہود مدینہ سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر عنقریب پیدا ہوں گے۔ اور انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہوں گے۔ ہم ان کے ساتھ ہو کر تم کو قتل کریں گے۔ انصار نے آپ کی دعوت سن کر کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر یہود کرتے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے ان سے آملیں اور چھ آدمی ان میں سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آئندہ میں ہم پھر آئیں گے۔ مدینہ میں جا کر انہوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پہنچا۔ اگلے سال کہ نبوت سے بارھواں

marfat.com

حضور رحمۃ للعالمین ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نعمتیں تمام خلائق اہل السموت والارضین پر عام ہوگئیں"۔ انتہیٰ (ماثبت بالسنہ ص ۷۸)

امام قسطلانی نے بھی مواہب اللدنیہ ج ا ص ۲۷، ۲۷ پر لیلۃ القدر پر شب میلاد کے افضل ہونے پر یہی دلائل قائم فرمائے اور اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا

اس کے بعد یہ عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ حضور ﷺ کا ظہور قدسی اور ولادت مقدسہ مومنین کے حق میں کمال فرحت وسرور کا موجب ہے۔ جس کا اظہار محافل میلاد، انواع واقسام کے مبرات، خیرات وصدقات کی صورت میں اہل محبت، مومنین، مخلصین ہمیشہ کرتے رہے جو لوگ اسے بدعت وناجائز کہتے ہیں۔ ان پر اتمام حجت کیلئے قرآن وحدیث وعبارات علماء ومحدثین کی تصریحات تفصیل سے پیش کی جاتی ہیں۔ (واللہ ولی التوفیق)

حضور علیہ السلام کا ظہور اور پیدائش موجب فرحت سرور ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (پ ۱۱ ع ۱۰)

ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے، فرما دیجئے! اور اسی کے فضل اور اسی کی رحمت سے تو اسی پر چاہیے کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ نصیحت شفاء ہدایت ورحمت سب کچھ حضور ﷺ کی پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے اور اللہ کی سب سے بڑی رحمت ونعمت حضور ﷺ کی

marfat.com

تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے (حضور کی پیدائش کی خوشی میں) ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

ذکر السھیلی ان العباس قال لما مات ابوالھب رایته فی منامی بعد حول فی شر حال فقال ما لقیت بعدکم راحته الا ان العذاب یخفف عنی فی کل یوم اثنین قال وذلك ان النبی صلی الله علیه وسلم ولد یوم الاثنین وکانت ثویبته بشرت ابالھب بمولدہ فاعتقھا (فتح الباری ج۹ ص ۱۱۸)

ترجمہ) سہیلی نے ذکر کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابولہب جب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمہارے بعد مجھے کوئی راحت نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اس وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے اور ثویبہ نے ابولہب کو حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

یہ حدیث عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری طبع جدید ج ۲ ص ۹۵ پر علامہ بدر الدین عینی حنفی نے بھی ارقام فرمائی۔ یہاں دو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا جواب نہایت ضروری ہے۔

اعتراض اوّل

قرآن مجید میں ہے۔ لایخفف عنھم العذاب کافروں سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ ابولہب کافر تھا۔ اس کے حق میں تخفیف عذاب کیوں کر متصور ہو سکتی ہے؟

marfat.com

اس کے عمل پر اگر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کچھ احسان فرما دے تو یہ ممکن ہے جیسا کہ ابو طالب پر احسان فرمایا اور اس مسئلہ میں نفیاً اثباتاً توقیف ہی کی اتباع کی جا سکتی ہے۔ یعنی تخفیف عذاب کی نفی و اثبات کا قول در دو نص پر موقوف ہے۔ جس کے حق میں جو کچھ نص میں وارد ہو۔ اس کی اتباع کی جائے گی۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں کہ ابن منیر کی اس تقریر کا تتمہ یہ ہے کہ ابولہب پر تفضّل یا اسی طرح کسی دوسرے کے حق میں جو احسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ اس ذات کے اکرام کیلئے ہوتا ہے۔ جس کیلئے کافر نے کوئی نیک کام کیا ہو۔ (جیسے حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ابولہب نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ لہٰذا ابولہب کے حق میں تخفیف عذاب حضور ﷺ کے اکرام و اجلال کیلئے ہے)

اعتراض دوم

سوال غیر مسلم کا خواب حجت نہیں۔ جس پر یقین کر لیا جائے؟

جواب ان خوابوں کا حجۃ شرعیہ نہ ہونا مسلم ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ ان سے کسی حقیقت واقعیہ پر کوئی روشنی نہ پڑ سکے، اور کسی امر میں کم از کم استنباط کا فائدہ بھی ان سے متصور نہ ہو، غیر مسلم کے خواب کا فی الجملہ سچا ہونا اور اس سے بعض حقائق کا پتہ چلنا۔ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

دیکھئے یوسف علیہ السلام کے دو ساتھی جو کافر تھے۔ انہوں نے خواب دیکھے اور یوسف علیہ السلام نے ان کی تعبیریں بیان فرمائیں اور وہ بالکل صحیح اور سچی ثابت ہوئیں اور ان دونوں آدمیوں کا کافر ہونا اس امر سے ظاہر ہے کہ خواب سننے کے بعد یوسف علیہ السلام نے انہیں ایمان و توحید کی طرف دعوت دی۔ لہٰذا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اس خواب سے جو انہوں نے کفر کے زمانہ میں دیکھی تھی۔ بطور استنباط ہم اتنا ضرور کہہ

marfat.com

ويـذيـدون فى المبرات ويعتنون بقراة مولد الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان فى ذلك العام وبشرىٰ عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأً اتخذ ليالى شهر مولده المبارك اعياداً ليكون اشد ملة على من قبله مرض وعناد ولقد اطنب ابن الحاج فى المدخل فى الانكار على ما احدثه الناس من البدع والاهواء والغناء بالالات المحرمة عند عمل المولد شريف فان الله تعالىٰ يثيبه على قصده الجميل ويسلك بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم الوكيل

(مواہب ج ا ص ۲۷ مطبوعہ مصر)

ترجمہ) حضورِ اکرم ﷺ کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں۔ اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آرہے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن و امان ہوتا ہے اور ہر مقصود و مراد پانے کیلئے جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا۔ تا کہ یہ عید میلاد سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے اور علامہ ابن الحاج نے مدخل میں طویل کلام کیا ہے ان چیزوں پر انکار کرنے میں جو لوگوں نے بدعتیں اور نفسانی خواہشیں پیدا کر دی ہیں اور آلات محرمہ کے ساتھ عمل مولود شریف میں غنا کو شامل

marfat.com

رات کو عید منانا' یعنی عید میلاد منانا ان لوگوں کیلئے سخت مصیبت ہے۔ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول کی بیماری ہے۔

۱۱) علامہ ابن الحان نے مدخل میں جو انکار کیا ہے۔ وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں' بلکہ ان بدعات اور نفسانی خواہشات پر ہے جو لوگوں نے محافل میلاد میں شامل کر دی تھیں۔ آلات محرمہ کے ساتھ گانا' بجانا' میلاد شریف کی محفلوں میں شامل کر دیا گیا تھا۔ ایسے منکرات پر صاحب مدخل نے انکار فرمایا اور ایسے ناجائز امور پر ہر سنی مسلمان انکار کرتا ہے۔ صاحب مدخل کی عبارات سے دھوکہ دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ امام قسطلانی نے ان کا یہ طلسم بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

علامہ شیخ محمد اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وقال الامام قدس سره يستحب لنا اظهار الشكر لمولده عليه السلام انتهى (روح البیان ج۹ ص ۵۶)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر شکر ظاہر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے۔

ایک شبہ کا جواب

علامہ فاکہانی مالکی نے عمل مولد کو بدعۃ مذمومہ لکھا ہے۔ اسکا کیا جواب ہوگا؟

جواباً گذارش ہے کہ فاکہانی مالکی مولد مقدس کو معاذ اللہ بدعۃ مذمومہ لکھنا خود مذموم ہے۔ عمل مولد کی اصل میں وہ تمام احادیث ہیں۔ جن میں حضور ﷺ نے منبر شریف پر اپنی پیدائش کا حال بیان فرمایا اور اپنی نعت پڑھنے کیلئے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ علمائے اہل حق نے عمل مولد کی اصل کو ثابت مانا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو بدعۃ مذمومہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ دیکھئے علامہ علی بن برہان الدین الحلبی سیرۃ حلبیہ میں فرماتے ہیں۔

marfat.com

سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ میں نے وہی چنے تقسیم کر دیئے۔ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس چنوں سے بہت مسرور اور خوش ہیں''۔ (الدرالثمین ص ۸)

مولد النبی میں ابن جوزی محدث شافعی نے نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ تمام بلاد عرب و عجم میں محافل میلاد مبارک کے انعقاد کا ذکر فرمایا ہے۔ بخوف طوالت صرف حوالہ پر اکتفا کیا۔

انسان العیون، تفسیر روح البیان اور شمائم امدادیہ، فیصلہ ہفت مسئلہ میں بھی میلاد شریف کی مبارک محفلوں کے انعقاد کا بیان مذکور ہے۔ انشاء اللہ العزیز

قیام میلاد کے ذیل میں ان کی عبارات ہدیہ ناظرین ہوں گی۔

قیام میلاد اور صلوٰۃ وسلام

بعض لوگ میلاد پاک میں قیام تعظیمی اور صلوٰۃ وسلام کو بھی بدعت مذمومہ کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریقہ ان کے اکابر علماء اور مشائخ میں بھی جاری رہا اور جلیل القدر ائمہ دین اور اعلام امت عمل مولد و قیام میلاد کے عامل رہے۔

انسان العیون (سیرۃ حلبیہ) میں ہے۔

ومن الفوائد انه جرت عادة من الناس اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل لها اى لكن هى بدعة حسنة لانه ليس كل بدعة مذمومة

(سیرۃ حلبیہ ج ا ص ۸۰)

ترجمہ) اور فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اکثر و بیشتر لوگوں کی یہ عادت جاری ہوگئی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کا ذکر سنا فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کیلئے

marfat.com

یہ اشعار سن کر تمام اہل مجلس، مشائخ و علماء بھی کھڑے ہو گئے اور اس وقت بڑا انس حاصل ہوا۔ مجلس پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی اور اس قسم کے واقعات مشائخ و علماء کی اقتداء کے بارے میں کافی ہوتے ہیں"۔ انتہی

ثابت ہوا کہ مسئلہ قیام میلاد میں امام سبکی اور ان کے ہمعصر مشائخ و علماء کی اقتداء یہ کافی ہے۔

بالکل یہی مضمون اور منقولہ بالا دونوں شعر اور اس کے بعد امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تمام رفقاء اہل مجلس کا قیام علامہ شیخ محمد اسمٰعیل حقی بروسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان میں ارقام فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیے تفسیر روح البیان ج۹ ص ۵۶

اور حاجی امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

"اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ قومی پریس کانپور ص ۵)

یہی حاجی امداد اللہ صاحب شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں۔

"اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے"۔ (شمائم امدادیہ ص ۸۸)

محفل میلاد مبارک میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بارے میں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں۔

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے، پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کیا جائے۔ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ خلق مقید بزمان و مکان ہے

marfat.com

برقی پریس دہلی)

ترجمہ) جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے۔

الحمدللہ! ہمارے بیان کردہ حوالہ جات و عبارات سے انعقاد محفل میلاد کا استجاب اور قیام میلاد و صلوٰۃ وسلام کا جائزہ اور موجب ازدیاد محبت و باعث ذوق و شوق ہونا اچھی طرح واضح ہو گیا۔ معترضین کے شکوک وشبہات کے جواب بھی احسن طریقے سے دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید عالم نور مجسم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل ہمیں اپنے مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محفل میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں کافی چہ میگوئیاں ہیں۔ اس معاملے میں گفتگو اس قصیدہ کی طرح ہے جس کا ہر سال شہرہ اور چرچا ہو اور جو ہر موسم میں پڑھا جائے یہاں تک کہ لوگ اس سے اکتا جائیں۔

میرا اور دوسرے مسلم دانشوروں کا ذہن اس وقت جس طرف متوجہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ اہم اور بڑی چیز ہے اس لئے میں اس موضوع پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن جب بہت سے مسلمانوں نے اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ میری رائے جاننی چاہی جس کا اظہار نہ کرنا کتمان علم ہوتا تو میں نے اس موضوع پر لکھنا شروع کیا۔ مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کو حق وصواب کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بنیادی وضاحت

محفل میلاد شریف اور اس میں شرکت کے جواز کی دلیلیں بیان کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل مسائل کی وضاحت بہتر سمجھتا ہوں۔

اوّل ہم اس کے قائل ہیں کہ محفل میلاد شریف منعقد کرنا' سیرت نبوی (ﷺ) سننے' صلوٰۃ وسلام پڑھنے اور آپ کی نعتیں سننے کیلئے اجتماع کرنا' اس موقع پر کھانا کھلانا' اور امت کے قلوب میں مسرت پیدا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔

دوم کسی ایک ہی مخصوص شب میں جلسۂ میلاد مذکور کو ہم سنت نہیں کہتے ہیں بلکہ جو اس کا اعتقاد رکھے اس نے دین میں ایک نئی بات پیدا کی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ

marfat.com

کی خوشخبری دی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

اسی واقعہ کے سلسلے میں حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی بیان فرماتے ہیں۔

اذا کان ھذا کافرا جاء ذمہ

ب "تبت یداہ" فی الجحیم مخلدا

اتی انہ فی یوم الاثنین دائما

یخفف عنہ للسرور باحمدا

فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ

باحمد مسرورا ومات موحدا

جہنم میں ہمیشہ رہنے والا جس کی مذمت میں "تبت یدا" ہے جب اس کے بارے میں یہ آیا ہے کہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کے سبب پیر کے روز ہمیشہ اس کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے تو اس بندے کے سلسلے میں کیا خیال ہے کہ جس کی پوری زندگی احمد مجتبیٰ ﷺ کی محبت میں مسرور و سرشار رہی ہو اور وہ توحید کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہو۔

۲) نبی کریم ﷺ اپنے یوم میلاد کی تعظیم کیا کرتے اور اس روز اپنے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت کبریٰ اور اس کائنات کیلئے اپنے وجود مبارک کے احسان پر اس کا شکر بجالایا کرتے تھے کیونکہ اس سے ہر مخلوق خدا کو عزت و سعادت ملی۔

اس تعظیم کا اظہار روزہ رکھ کر کیا کرتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے سلسلے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

فیہ ولدت وفیہ انزل علی[1] میں اسی روز پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی

---

[1] کتاب الصیام۔ صحیح مسلم شریف

marfat.com

فرمائی کہ جب آپ مدینہ پہنچے اور یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو اس کے بارے میں آپ نے استفسار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ یہودی اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو نجات بخشی اور ان کے دشمن کو غرق فرمایا تو اس نعمت پر شکر ادا کرنے کیلئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم تو موسیٰ علیہ السلام کے ان سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۵) میلاد کی محفل عہد رسالت میں نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے یہ بدعت تو ہے۔ لیکن بدعت حسنہ ہے۔ کیونکہ دلائل شرعیہ اور قواعد کلیہ کے تحت یہ داخل ہے اس لئے یہ صرف اپنی ہیئت اجتماعی کے اعتبار سے بدعت ہے۔ اپنے افراد کے اعتبار سے نہیں کیونکہ اس کے افراد عہد نبوی میں بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ انشاء اللہ ہم جلد ہی بیان کریں گے۔

۶) میلاد شریف صلوٰۃ وسلام کا سبب ہے۔ یہ دونوں امر مطلوب ہیں لقولہ تبارک وتعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

جو چیز مطلوب شرعی کا باعث ہو وہ خود مطلوب شرعی ہے اور آپ پر درود بھیجنے کے اتنے فوائد و فیضانات ہیں جن کے مظاہر انوار اور جن کے آثار کا شمار کرانے سے قلم عاجز ہو کر محراب بیان میں سجدہ ریز ہے۔

۷) میلاد شریف کی محفلیں آپ کی ولادت شریفہ' معجزات جلیلہ اور سیرت طیبہ کے حالات وتذکرے' نیز آپ کے فضائل وشمائل سے روشناس کرانے پر مشتمل اور ان کا سبب وذریعہ ہوا کرتی ہیں تو کیا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ ہم حضور کو

marfat.com

احسان عظیم فرمایا۔

۱۱) یوم جمعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات کے شمار میں نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک ''وفیہ ولد ادم'' سے اس دن کی تکریم متحقق ہوتی ہے جس میں کسی نبی کی پیدائش ثابت ہو۔ تو وہ دن کس قدر شرافت و کرامت والا ہوگا جس میں افضل النبیین واشرف المرسلین ﷺ اس خاکدان عالم میں جلوہ افروز ہوئے۔

یہ تعظیم بعینہٖ اسی دن کیلئے مخصوص نہیں بلکہ اس دن کیلئے خصوصاً اور اس کی نوع کیلئے عموماً ہے۔ جب جب وہ دن آئے گا قابل تعظیم ہوگا جیسا کہ یوم جمعہ کا حال ہے کہ اس روز کی نعمت کے شکر، خصائص نبوت کے اظہار اور صحیفۂ دوام وتاریخ انسانیت میں اہم اصلاح والے عظیم تاریخی واقعات کو زندہ رکھنے کیلئے یہ تعظیم ہوا کرتی ہے۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے ایک نبی کی جائے پیدائش کا تعظیم کا حکم جبریل امین علیہ السلام کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ بیت اللحم میں دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔ پھر آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے جانا کہ کہاں نماز پڑھی۔ ارشاد فرمایا نہیں تو جبریل امین نے عرض کیا! آپ نے ''بیت اللحم'' میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

۱۲) میلاد شریف کو ساری دنیا کے علماء کرام اور عامہ مسلمین مستحسن سمجھتے ہیں اور ہر جگہ اس پر عمل ہو رہا ہے تو حضرت ابن مسعود کی اس حدیث موقوف سے ماخوذ قاعدہ کے مطابق یہ شرعاً مطلوب ہے۔ ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وما راٰہ المسلون قبیحا فھو عند اللہ بیح[1]

جس چیز کو مسلمان اچھی سمجھیں وہ خدا کے یہاں اچھی ہے اور جسے مسلمان بری سمجھیں وہ خدا کے یہاں بری ہے۔

---

[1] خرجہ احمد

marfat.com

مکروہ! جیسے مساجد کو رنگ و روغن سے مزین کرنا۔ اور مصاحف کو آراستہ کرنا۔

مباح! جیسے چھلنی کا استعمال اور کھانے پینے کی چیزوں میں توسع اختیار کرنا۔

حرام! جو چیز سنت کی مخالفت کیلئے ایجاد کی گئی ہو۔ ادلۂ شرعیہ اسے شامل نہ ہوں اور کسی دینی و شرعی مصلحت پر مشتمل نہ ہو۔

۱۶) ہر بدعت حرام نہیں اگر ایسا ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت زید رضی اللہ عنہم کا جمع قرآن اور قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت کے بعد ضیاع کے خوف سے اسے مصاحف میں لکھنا بھی حرام ہوتا اور نماز تراویح میں ایک امام کے پیچھے لوگوں کو جمع کرنا بھی حرام ہوتا۔ جسے حضرت عمرؓ نے سرانجام دیا۔ اور ''نعمت البدعة هٰذه'' فرمایا۔

اسی طرح تمام علوم نافعہ میں تصنیف و تالیف کا کام بھی حرام ہوتا اور پھر ہم پر واجب ہوتا کہ کفار کے ساتھ تیر کمان سے ہی جنگ کریں خواہ وہ گولیوں، توپوں، ٹینکوں، ہوائی جہازوں، آبدوز کشتیوں اور بحری بیڑوں کے ساتھ ہم سے جنگ کرتے رہیں۔

میناروں پر اذان دینے، مدارس، مسافر خانے اور شفاخانے بنانے، فلاحی امور انجام دینے، یتیم خانے اور قید خانے تعمیر کرنے، بھی حرام ہوتے۔

اسی لئے علماء کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث ''کل بدعة ضلالة'' کو بدعت سیئہ سے مقید کر دیا ہے اور اس قید کی صراحت اس سے ہوتی ہے کہ اکابر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے بہت سارے ایسے کام ایجاد کئے جو زمانہ رسالت مآب ﷺ میں نہ تھے۔

آج خود ہم نے ایسے بیشمار مسائل پیدا کئے جنہیں اسلاف کرام نے نہیں کیا۔ جیسے نماز تراویح کے بعد نماز تہجد کیلئے آخر شب میں کسی ایک امام کے پیچھے لوگوں کا اجتماع کرنا اور اس میں قرآن ختم کرنا۔

اسی طرح ختم قرآن کی دعا پڑھنا، ستائیسویں شب کو نماز تہجد میں امام کا خطبہ

marfat.com

اسلام میں یہ ایک امر مشروع ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اکثر اعمال حج' تاریخی یادگاروں اور پسندیدہ جگہوں کی یاد تازہ کرنے کا نام ہیں۔ سعی بین الصفا والمروہ' رمی جمار' قربانی منیٰ' یہ سب گزرے ہوئے واقعات ہیں اور مسلمان عملاً اس کی تجدید کر کے ان کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں۔

مشروعیت میلاد کے گزشتہ اسباب و وجوہ صرف اسی میلاد کیلئے ہیں جو منکرات قبیحہ سے خالی ہوں۔

ہاں! جو میلاد امور منکرہ پر مشتمل ہو۔ مثلاً مرد و زن کا اختلاط' محرمات کا ارتکاب' اور حد شرع سے تجاوز جسے صاحب میلاد ﷺ ناپسند فرمائیں اس کی تحریم و ممانعت میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ یہ محرمات پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ تحریم بالعارض ہے بالطبع اور بالذات نہیں' جیسا کہ غور و فکر کرنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔

میلاد النبی ﷺ کے بارے میں شیخ ابن تیمیہ کی رائے

کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو میلاد کرنے پر ثواب دیا جائے گا۔ اسی طرح بعض لوگ میلاد عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ کے تقابل یا نبی کریم ﷺ کی تعظیم و محبت میں کچھ نئی باتیں کرتے ہیں۔ اللہ انہیں اس محبت و محنت کا بدلہ دے گا۔ بدعتوں پر نہیں۔

پھر کہا: کچھ مشروع چیزوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بعض اعمال میں خیر اور بدعت وغیرہ' کے شامل ہونے سے اس میں شر بھی ہوتا ہے۔ تو وہ عمل دین سے رو گردانی کے سبب شر ہوگا جیسے منافقوں اور فاسقوں کی حالت ہوتی ہے۔ عہد اخیر میں امت کے اکثر افراد اس میں مبتلا ہوئے۔ یہاں دو امور کو لازم سمجھنا چاہیے۔

اوّل اپنے اور مطیعوں کے اندر ظاہراً و باطناً تمسک بالسنۃ کی حرص رکھو۔ نیکی اور بھلائی کو پہچانو اور برائی کو ناپسند سمجھو۔

ثانی لوگوں کو حتی الامکان سنت کی دعوت دو اور اگر کسی کو ایسا دیکھو کہ وہ ایک

marfat.com

التزام کیا جائے اور اسی کو لوگوں پر لازم قرار دیا جائے۔ بلکہ ہر کام جو لوگوں کو دعوت خیر دے، ہدایت پر جمع کرے، اور انہیں دینی و دنیوی منفعت کی راہ دکھلائے اس سے میلاد النبی کا مقصود پورا ہو جاتا ہے۔

مدائح سننے کیلئے بھی اگر ہم جمع ہوں جن میں ذکر و نعت حبیب (ﷺ) آپ کے جہاد فی سبیل اللہ اور فضائل و خصائل حمیدہ سنے اور سنائے جائیں ...... اور واقعات میلاد النبی ﷺ نہ بھی پڑھیں جنہیں لوگ پسندیدہ اور رائج سمجھ کر عام طور پر پڑھتے ہیں (یہاں تک کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر میلاد النبی کی محفل نامکمل رہ جاتی ہے) ان مذکورہ چیزوں کے ساتھ خطیبوں اور واعظوں کے مواعظ وارشادات اور قراء کی تلاوت قرآن حکیم بھی سنیں تو یہ بھی میلاد النبی شریف میں داخل ہے اور میلاد النبی کا مفہوم اس سے بھی پورا ہو جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے کسی کو اختلاف نہ ہوگا۔

قیام میلاد النبی ﷺ

محفل میلاد کے اندر دنیا میں حضور کی تشریف آوری کے بیان اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کے سلسلے میں بعض (مخالف) حضرات کا نہایت باطل اور بے بنیاد خیال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عالم تو کجا، جاہل مسلمان جو میلاد شریف میں حاضر ہو کر قیام کرتا ہے۔ اس کے نزدیک بھی اس کی کوئی اصل نہیں۔

ان کا فاسد خیال اور باطل الزام یہ ہے کہ لوگ اس اعتقاد کے ساتھ قیام کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خاص اس ذکر پیدائش کے لمحہ میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ بنفس نفیس اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور بعض مخالفین مزید بدگمانی میں یہ سمجھتے ہیں کہ خوشبو اور اگربتی وغیرہ آپ ہی کیلئے ہوتی ہے اور وسط محفل میں رکھا جانے والا پانی آپ کے پینے کیلئے ہوتا ہے۔

marfat.com

مومنین کی روحیں زمین کے ایک برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

جب اتنی بات کا علم ہو چکا تو اسے بھی جان لیجئے کہ قیام میلاد نہ واجب ہے نہ سنت، نہ ہی اس کا اعتقاد رکھنا درست ہے۔ یہ قیام تو بس ایک ایسا عمل ہے جس سے لوگ اپنی فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

جب میلاد شریف میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت ہوئی اور آپ دنیا میں تشریف لائے تو سننے والا اس وقت اپنے دل میں یہ تصور کرتا ہے کہ اس حصول نعمت کی مسرت میں ساری کائنات جھوم رہی ہے تو وہ بھی جوش محبت میں اظہار فرحت کیلئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

اس طرح یہ مسئلہ قیام عادی ہے دینی نہیں۔ یہ نہ عبادت ہے اور نہ ہی شریعت اور کوئی سنت بس لوگوں کی ایک عادت ہے اور رواج چل پڑا ہے۔ جسے بہت سے علماء کرام نے مستحسن سمجھا۔

میلاد النبی پر ایک کتاب کے مولف شیخ برزنجی نے خود یہ لکھا ہے۔

وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة و رویة فطوبیٰ لمن کان تعظیمه صلی الله علیه وسلم غایة مرامه ومرماہ○

آپ کے ذکر میلاد شریف کے وقت قیام کو روایت و درایت والے ائمہ کرام نے مستحسن جانا۔ بشارت ہے اس مسلمان کیلئے کہ نبی کریم ﷺ کی تعظیم جس کے مطلوب و مقصود کی انتہا ہو۔

اور نظم میں انہوں نے ارشاد فرمایا:

وقد سن اهل العلم والفضل والتقیٰ
قیاماً علی الاقدام مع حسن امعان

اہل علم و فضل و تقویٰ نے وقت نظر اور حسن توجہ کیساتھ قیام کا طریقہ جاری کیا۔

marfat.com

وامصار میں قیام کا عمل جاری ہے۔ شرق اور غرب کے علماء نے اسے مستحسن سمجھا ہے اور جس چیز کو مسلمان مستحسن سمجھیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جسے بری سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی بری ہے۔ کما تقدم فی الحدیث

سبب دوم: اصحاب فضل وکمال کیلئے کھڑا ہونا مشروع اور سنت کے بہت سے دلائل سے ثابت ہے۔

حضرت امام نووی نے اس سلسلے میں ایک مستقل کتاب لکھی اور علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ ''رفع الملام عن القائل باستحسان القیام من اہل الفضل'' میں امام نووی کی تائید کی اور ابن الحاج جنہوں نے امام نووی کا رد کیا تھا ان کی تردید کی۔

سبب سوم: متفق علیہ حدیث میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: قوموا السیدکم

یہ قیام سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم کیلئے تھا۔ اس لئے نہیں کہ وہ مریض تھے ورنہ قوموا الی مریضکم فرماتے الی سیدکم نہ فرماتے اور نہ ہی تمام انصار کو قیام کا حکم دیتے بلکہ صرف چند آدمیوں کو اٹھاتے۔ (جو مریض کو اتارنے کیلئے کافی ہوں)

سبب چہارم: نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا کہ اپنے یہاں آنے والی تالیف قلب اور اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے۔ جیسا کہ اپنی شہزادی فاطمہ زہر رضی اللہ عنہا کیلئے کھڑے ہوا کرتے اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرز قیام سے حضور ﷺ کی تعظیم کی تو حضور ﷺ نے انہیں اس پر برقرار رکھا اور منع نہ فرمایا۔ اسی طرح انصار کو اپنے سردار کیلئے کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ جس سے قیام کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے اور سیادت وسرداری قیام تعظیمی کا سبب ہے تو آپ سب سے زیادہ اس تعظیم کے مستحق ہیں۔

سبب پنجم: کہا جاتا ہے کہ یہ سب نبی ﷺ کی حیات اور آپ کی موجودگی

marfat.com

اسی لئے یہاں ائمہ حفاظ میں سے کبار علمائے امت جن کی اس باب میں تصانیف ہیں اور جن کی مشہور و معروف کتب میلاد منظر عام پر آئیں انہیں کے ذکر پر اکتفا کر رہے ہیں۔

۱) حافظ محمد بن ابی بکر بن عبداللہ قیسی دمشقی شافعی معروف بہ حافظ ابن ناصر الدین دمشقی متولد ۷۷۷ھ متوفی ۸۴۲ھ

ان کے بارے میں حافظ ابن فہد نے ''لحظ الالحاظ ذیل تذکرہ الحفاظ'' کے صفحہ ۳۱۹ پر فرمایا ہے۔

''هو امام حافظ مفيد، وفقيه مورخ مجيد، له الذهن الصافي السالم الصحيح، والحظ الجيد المليح علىٰ طريقة اهل الحديث

وقال! كتب الكثير وعلق وحشىٰ واثبت وطبق وبرز علىٰ اقرانه وتقدم وافاد كل من اليه يميم

وقد تولىٰ مشيخة دارالحديث الاشرفية بدمشق وقال عنه السيوطى صار محدث البلاد الدمشقية. وقال الشيخ محمد زاهد فى تعليقه على ذيل الطبقات قال الحافظ جمال الدين بن عبدالهادى الحنبلى فى الرياض اليانعة لما ترجم لابن ناصر الدين المذكور كان معظما للشيخ ابن تيمية محباله مبالغا فى محبته الخ

قلت وقد ذكر له ابن فهد مولفا يسمىٰ'' الرد الوافر علىٰ من زعم ان من سمىٰ ابن تيمية شيخ الاسلام كافر''

اس امام نے میلاد شریف پر متعدد کتابیں لکھیں جن میں سے چند وہ ہیں جنہیں مؤلف ''کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون'' نے صفحہ ۳۱۹ پر ذکر کیا ہے۔

marfat.com

"وھو المورخ الکبیر والحافظ الشھیر ترجمہ الامام الشوکانی فی البدر الطالع وقال ھو من الائمۃ الاکابر وقال ابن فھد لم ارفی الحفاظ المتاخرین مثلہ وھو لہ الید الطولیٰ فی المعرفۃ واسماء الرجال واحوال الرواۃ والجرح والتعدیل والیہ یشار فی ذالک حتی قال بعض العلماء لم یات بعد الحافظ الذھبی مثلہ سلک ھذا المسلک وبعدہ مات فن الحدیث وقال الشوکانی: ولو یکن لہ من التصنیف الا "الضوء اللامع" کان اعظم دلیل علی امامتہ"

"کشف الظنون" میں ہے کہ حافظ سخاوی نے میلاد النبی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

۴) حافظ مجتہد امام ملا علی قاری بن سلطان بن محمد ہروی متوفی ۱۰۱۴ھ مؤلف شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

ترجمہ الشوکانی فی "البدر الطالع" وقال: قال العصامی فی وصفہ بالجامع للعلوم النقلیۃ والمتضلع من السنۃ النبویۃ احد جماھیر الاعلام ومشاھیر اولی الحفظ والافھام۔ ثم قال لکنہ امتحن بالاعتراض علی الائمہ لاسیما الشافعی۔ الخ

ثم تکلف الشوکانی وقام یدافع وینافح عن ملا علی قاری بعد سوقہ کلام العصامی فقال اقول ھذا دلیل علیٰ علو منزلتہ فان المجتھد شانہ ان یبین ما یخالف الادلۃ الصحیحۃ ویعترضہ سواء کان قائلہ عظیما او حقیراً تلک شکاۃ ظاھر عنک عارھا

یہ امام مجتہد و محدث جن کے حالات شوکانی نے بیان کیے جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ یہ مجتہد و محدث ہیں۔ انہوں نے میلاد رسول اللہ ﷺ پر ایک کتاب

marfat.com

وکتبه

محمد علوی المالکی الحسنی

عتیبیة شارع عمر بن عبدالعزیز' مکة المکرمة

بحمدہ تبارک وتعالیٰ بعد نماز مغرب بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۴ر صفر ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۹ر نومبر ۱۹۸۲ء اس ترجمہ کا آغاز

اور بروز جمعہ بتاریخ یکم ربیع الاول ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۷ ر دسمبر ۱۹۸۲ء اس کا اختتام اور تکمیل ہوئی۔

فقط

یٰسین اختر مصباحی الاعظمی ۸۲/۱۲/۱۷ء

(ریاض سعودی عرب)

marfat.com

چاند چمک رہا ہے، ستارے کھل رہے ہیں، نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔ اچانک غلغلہ بپا ہوا، ایک ندا دینے والا ندا دے رہا تھا۔ لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا، دیکھو دیکھو آج وہ طلوع ہو گیا۔ آج وہ آنے والا آ گیا۔ کس کا انتظار تھا، کون آ رہا ہے؟ ہاں سونے والو! جاگ اٹھو! آنے والا آ گیا۔ نور کی چادر پھیل گئی، میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں، بصرائے شام کے محلات نظر آنے لگے[1] سارے عالم میں چاندنا ہو گیا، ہاں، یہ کون آیا سویرے سویرے؟ وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آ گئی، نور کے بادل چھا گئے، دور دور تک بارش ہو رہی ہے، چاندی بہ رہی ہے، حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے، عجب سماں ہے، عجب منظر ہے! ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا! تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو نور ہی نور، جدھر دیکھو بہار ہی بہار، تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے، مسرتیں پھوٹ رہی ہیں، رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں، سارا عالم نہایا ہوا ہے، ذرہ ذرہ پہ مستی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں یہ اجلا اجلا سا سماں، یہ مہکی مہکی سی فضائیں، یہ مست مست ہوائیں، جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں۔

ہاں بہار آئی، بہار آئی۔ زندگی میں بہار آئی، دماغوں میں بہار آئی، دلوں میں بہار آئی، روحوں میں بہار آئی، علم و حکمت میں بہار آئی، تہذیب و تمدن میں بہار آئی، فکر و شعور میں بہار آئی، عقل و خرد میں بہار آئی۔ برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں، صدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں، گھٹی گھٹی سی فضائیں بدل گئیں، مندی مندی سی آنکھیں روشن ہو گئیں، بجھی بجھی سی طبیعتیں سنبھل گئیں، رندھی رندھی سی آوازیں کھنکھنانے لگیں۔

---

[1] ابوالفداء عماد الدین اسماعیل ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ص ۱۴، ۱۶)

marfat.com

''اے اللہ! اے پالنہار! آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانوں کے) خوان اتار تا کہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کیلئے عید ہو جائے''[1]۔

جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن ''عید'' ہو جائے تو غور فرمائیں کہ جس دن وہ جان جہاں تشریف لائے وہ دن ''عیدوں کی عید کیوں نہ ہو! جس دن رزق اترے وہ دن عید ہو جائے تو جس دن قاسمِ رزق اترے وہ دن ''عید'' کا دن کیوں نہ ہو؟

اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں' رب کریم حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

''اور سلامتی ہے اس دن جس دن پیدا ہوا''[2]۔

اور دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک طفل شیر خوار' گھوارے میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں۔

''اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا''[3]۔

اللہ اللہ یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے والے آتے ہی ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات ہے' ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے' ہاں سلام ہو اس دن پر! بیشک یہ یادگار دن ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ''پیر'' کے دن کیلئے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے''[4]۔

---

1 قرآن حکیم: سورۃ مائدہ' آیت نمبر ۱۱۴ 2 قرآن حکیم: سورۃ مریم' آیت نمبر ۱۵

3 قرآن حکیم: سورۃ مریم آیت نمبر ۳۳

4 (ا) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف' ج ۱' ص ۷ (ب) ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر: ا۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء' ج ۱' ص ۲۱' ۲۲)

marfat.com

ارشاد فرمایا:

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''[1]۔

چرچا بھی کرو، خوشیاں بھی مناؤ، شادیاں بھی رچاؤ...... ارشاد ہو رہا ہے۔

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کیلئے آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کے فضل اور اسکی رحمت (سے ہے) اس پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے''[2]۔

بیشک آپ کی ذات قدسی سب دھن دولت سے بہتر ہے جبھی تو یہ اعلان فرمایا

''آپ فرما دیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہاری پسند کے مکان'' یہ چیزیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راہ دیکھو کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا''[3]۔

اللہ اللہ ایک ایک کر کے وہ سب چیزیں گنا دیں جن میں دنیا میں آنیوالے ہر انسان کا دل الجھتا ہے۔ ایک ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔

ایک ایک چیز دل لبھاتی ہے مگر ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی غلامی منظور ہے تو یہ سب چیزیں چھوڑنی ہوں گی، سب چیزوں سے دل ہٹانا ہوگا۔ بس اسی سے دل لگانا ہوگا۔

---

[1] قرآن حکیم: سورۃ ضحیٰ، آیت نمبر ۱۱

[2] قرآن حکیم: سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۷، ۵۸

[3] قرآن حکیم: سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۴

marfat.com

آپ نے خود سماعت فرمائے۔ دربار رسالت مآب ﷺ میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے' آپ خوش ہوئے اور دعائیں دیں[1] ۹ھ ۶۳۰ء میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں' آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ہیں اور ذکر ولادت کیلئے اجازت طلب فرما رہے ہیں۔ دربار رسالت مآب سے اجازت مل گئی' خوشی خوشی لہک لہک کے یہ منظوم ''مولود نامہ'' پیش فرما رہے ہیں۔ ترجمہ

- آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔
- پھر آپ بلاد میں اترے' اس وقت آپ نہ بشر تھے' نہ گوشت پوست اور نہ خون بستہ۔
- بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے بت ''ونسر'' کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔
- آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں ایک عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔
- آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے' جب ان کے صلب میں تھے تو وہ کیوں کر جلتے؟
- تا آنکہ آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو بلند مرتبہ ہے۔
- جب آپ پیدا ہوئے' آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے۔
- تو اب ہم اس ضیاء نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں[2]۔

---

[1] محمد بن علوی المالکی الحسنی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ص ۱۰

[2] ابو الفداء عماد الدین اسمٰعیل ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ص ۲۹' ۳۰

marfat.com

گھر بنانے والے نے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا' اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور ان پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرمائے۔

محفل میلاد النبی ﷺ تیسری چوتھی ہجری میں نظم میں آ چکی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن ملا محمد موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو باضابطہ قائم کیا[1]۔ ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز (بہنوئی) سلطان اربل ملک ابوسعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ منایا۔ ابن خلکان اربلی شافعی (م۔ ۶۸۱ھ/۱۲۸۲ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں[2]۔ تاریخ مرآۃ الزماں کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے[3]۔ ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابوالخطاب عمر بن حسن وحیہ کلبی اندلسی بلنسی (م۔ ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء) نے میلاد النبی ﷺ پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا التنویر فی مولد السراج المنیر یا التنویر فی مولد البشیر والنذیر[4] عالم موصوف ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء) میں سلطان اربل ابوسعید مظفر الدین کے دربار میں حاضر ہوئے اور یہ کتاب پیش کی جس پر ان کو ایک ہزار اشرفیاں انعام میں ملیں[5]۔ شاہان اسلام کے دل میں میلاد پاک کی یہ قدر و منزلت تھی۔ سلطان اربل کے علاوہ دوسرے بادشاہوں نے بھی جشن عید میلاد النبی ﷺ

---

1. محمد بن علی یوسف دمشقی شامی: سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد (ب) عبدالحق مہاجر مکی: الدر المنظم فی حکم عمل مولا النبی ﷺ
2. قاضی شمس الدین احمد بن ابراہیم بن خلکان: وفیات الاعیان انباء ابناء الزمان' مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۷ء
3. علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ ﷺ مطبوعہ لاہور ص ۳۳
4. علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ ﷺ مطبوعہ لاہور ص ۳۳
5. علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ ﷺ مطبوعہ لاہور ص ۳۳ (ب) جلال الدین سیوطی الشافی' احسن المقصد فی عمل المولد

marfat.com

وقد کھڑے ہو گئے[1]۔ وہ کیا کھڑے ہوئے سارا عالم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے محبوب کی کسی ادا کو پسند فرماتے ہیں تو اسی طرح عام کر دیتے ہیں۔ آج عالم اسلام میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام و قیام انہیں فاضل جلیل کی یادگار ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اللہ کے فرشتوں کی سنت ہے۔ جس پر امام تقی الدین سبکی نے عمل فرمایا۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں"[2]۔

اور پھر اسی قرآن حکیم میں پروردگار عالم ان درود بھیجنے والے فرشتوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

"ان صف بستہ فرشتوں کی قسم"[3]۔

اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے محبوبوں کے اس عمل کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں نے محبوب رکھا ہے۔ چنانچہ پاک و ہند کے مشہور عالم' مولانا قاسم نانوتوی' مولانا رشید احمد گنگوہی' مولانا اشرفعلی تھانوی اور ہم سب کے مخدوم و محترم حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۱ھ/۱۸۹۲ء) تحریر فرماتے ہیں۔

"اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہے اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"[4]۔

بیشک ہر عاشق کو زیب دیتا ہے کہ وہ اس عاشق صادق کی پیروی کرے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محفلیں اور قیام و سلام کی یہ محفلیں آج سے نہیں صدیوں سے جاری و ساری ہیں۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۹۷ھ

۱۔ طبقات کبریٰ از شیخ ابو نصر عبد الوہاب بن ابی الحسن تقی الدین سبکی ص ۱۲۳۔۱۲۴

۲۔ قرآن حکیم' سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۶'۵۷

۳۔ قرآن حکیم' سورۃ مومن' آیت نمبر ۷' سورۃ نباء' آیت نمبر ۳۸

۴۔ محمد امداد اللہ شاہ مہاجر مکی: فیصلہ ہفت مسئلہ: مع تعلیقات مفتی محمد خلیل برکاتی' مطبوعہ لاہور ص ۱۱!

marfat.com

یہ تھے اس محدث وقت کے تاثرات جو عالم اسلام میں آج سے تقریباً ۹ سو سال پہلے پیدا ہوئے۔ اللہ اللہ محبت والے کب سے اپنے محبوب کی یاد مناتے چلے آ رہے ہیں۔ حافظ ابوالخیر سخاوی نے لکھا ہے کہ مصر واندلس ومغرب کے بادشاہ بڑی شان وشوکت سے جشن میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آ رہے ہیں[1] اور نور الدین ابو سعید بورانی نے لکھا ہے کہ اس مبارک موقع پر اطراف وجوانب کے علماء جمع ہوتے ہیں اور یہ شان وشوکت دیکھ کر کافر وگمراہ لوگ جلتے ہیں[2]۔ پاکستان میں بھی سرکاری وغیر سرکاری سطح پر بڑے تزک واحتشام سے جشن عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔

ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کی عادتیں اور رسمیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ان رسموں کو بھی اپنا رہے ہیں جنہوں نے معاشرے سے حضور انور ﷺ کی سنتوں کو مٹا دیا وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی عادتیں اپنائیں۔ یا اللہ اور رسول کے دشمن؟ یقیناً اللہ کے محبوب زیادہ مستحق ہیں تو پھر قیل وقال اور حیل وحجت کو ترک کر کے ہم کو معقول راہ اختیار کرنی چاہیے اور اللہ کے محبوبوں کی راہ پر چلنا چاہیے کہ قرآن حکیم نے اسی راہ کو صراط مستقیم کہا ہے[3]۔ سچ یہ ہے کہ محفل میلاد النبی ﷺ اب ایک عالمی حقیقت بن چکی اور متفقہ طور پر ملت اسلامیہ کا اس پر عمل ہے ذرا انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اٹھائیں اور مقالہ نگار کا فیصلہ سماعت فرمائیں۔

✿ عملاً پوری دنیا اسلام میں اس روز خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا ہے[4]۔

۱؎ عبدالسمیع: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد ص ۱۷۱، ۱۷۲

۲؎ ایضاً ص ۱۷۱، ۱۷۲

۳؎ قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ آیت نمبر ۶، ۵ سورۃ مائدہ آیت نمبر ۴۶

۴؎ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ج ۲۱ ص ۸۲۴

marfat.com

اگر پھر بھی کوئی ایسے امور میں بحث ومباحثہ کرتا ہے اور اپنی طرف سے حلال وحرام کا حکم لگاتا ہے تو اس کیلئے قرآن حکیم میں یہ وعید اور تنبیہ موجود ہے۔

''اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ بھی فلاح نہیں پاسکتے''[1]۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کے جواز واستحباب کے بارے میں جن کے متعلق کتاب اللہ میں خاموشی اختیار فرمائی ہمارے سامنے تین اصول رکھے ہیں' ہر بات کو' ہر کام کو ان اصولوں پر آسانی سے جانچا جاسکتا ہے۔ زمانہ متحرک ہے' ایک حالت پر نہیں رہتا' معاشرے میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں' یہ ایک فطری عمل ہے' اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول متعین کر کے ان تبدیلیوں کا رخ بھی متعین کر دیا اور ایک بڑی الجھن ختم ہوگئی۔

پہلا اصول

جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے[2]۔

دوسرا اصول

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا تو اس کیلئے اس کا ثواب ہے اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے جبکہ بعد والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے جبکہ بعد والوں کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی[3]۔

---

[1] قرآن حکیم: سورۃ نحل' آیت نمبر ۱۱۷

[2] (ا) امام محمد: موطا امام محمد' ص ۱۰۴ (ب) ابن قیم کتاب لروح ص ۱۰

[3] مسلم بن حجاج قشیری' مسلم شریف' ج ۲' ص ۳۴۱۸ (ب) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۵۷

marfat.com

کی ہے۔

''سواداعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو''[1]۔

یہی وہ جماعت ہے جس کے متعلق حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا جہنم میں گیا''[2]۔

حضور ﷺ نے مسلمانوں کو اکثریت کے ساتھ رہنے کی شدید تاکید فرمائی۔ آپ نے بڑے دل نشین انداز میں اس حقیقت کو سمجھایا ہے اور ایک حدیث میں گمراہی کی ساری قسموں کو بیان فرما کر ہدایت کی راہ دکھائی۔

آپ نے فرمایا:

''جس طرح بکری کیلئے بھیڑیا ہے اسی طرح شیطان انسان کیلئے بھیڑیا ہے (بھیڑیے کی عادت ہے کہ وہ) گلہ سے بھاگنے والی اور دور چلی جانے والی اور ایک جانب رہ جانے والی بکریوں کو پکڑ لیتا ہے تو اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور ہر حال میں ''جماعت'' اور ''جمہور'' کے ساتھ رہو''[3]۔

اس حدیث شریف میں تین قسم کے گمراہوں کا ذکر فرمایا ہے۔

- ایک وہ جو سواداعظم کو چھوڑ کر چلے گئے
- دوسرے وہ جنہوں نے 'سواداعظم کو چھوڑا تو نہیں خود کو ''سواداعظم'' سے وابستہ کہتے ہیں مگر دور چلے گئے۔
- تیسرے وہ جنہوں نے سواداعظم' کو چھوڑا بھی نہیں' دور بھی نہیں گئے مگر ایک طرف ہو گئے۔

گمراہوں کا ذکر کر کے فرمایا جس طرح بھیڑیا گلہ کو چھوڑنے والی' دور چلے

---

1. علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۱ص ۲۴۹
2. ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی مشکوٰۃ شریف ج۱ص ۵۸
3. ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی مشکوٰۃ شریف ج۱ص ۳۱ مطبوعہ کراچی

marfat.com

تو اس سوال کا تفصیلی جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا"[1]۔

پھر فرمانبرداری اور اطاعت اس شان کی ہونی چاہیے کہ کسی مسئلے میں جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔ اس لئے فرمایا:

"اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی"[2]۔

لیکن اگر جھگڑا ہو ہی جائے تو اس کو نمٹانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کا حل تلاش کرنے کیلئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

"پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو"[3]۔

صرف رجوع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے حاکم اور صادق تسلیم کیا جائے' اسی لئے فرمایا:

"تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں"[4]۔

پھر جو فیصلہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہو جائے اس میں قیل وقال

1۔ قرآن حکیم: سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰

2۔ قرآن حکیم: سورۃ انفعال' آیت نمبر ۴۶

3۔ قرآن حکیم: سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹

4۔ قرآن حکیم: سورۃ النساء' آیت نمبر ۶۵

marfat.com

ہے' ان کے مصائب و آلام' ان کی ہمت و استقامت' ان پر انعام و اکرام کا ذکر ہے۔
قرآن حکیم نے ان ذکر و اذکار کی یہ حکمت بیان فرمائی۔

''اور (اے محبوب) ہم رسولوں کے احوال سب کچھ تم سے بیان کرتے ہیں جس سے تمہارا دل مضبوط کر دیں''[1]۔

معلوم ہوا کہ دل کو قوی رکھنے کیلئے اہل عزیمت اور بلند ہمتوں کے احوال سنانا سنت الٰہی ہے اور سننا سنت رسول ﷺ چنانچہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم مجالس و محافل کے انعقاد پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''جلسے صرف تماشا نہیں بلکہ قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پچھلی قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کیلئے ان کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات سن کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے کا فخر اور گھمنڈ دل نہ پیدا کریگی تب تک انکے سینوں میں اوالوالعزمی بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہو سکتی''[2]۔

اس نفسیاتی پس منظر میں ڈاکٹر اقبال' محافل میلاد النبی ﷺ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہتر ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کیلئے اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسوۂ رسول ﷺ کو مد نظر رکھیں تا کہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے ان جذبات کو قائم رکھنے کیلئے تین طریقے ہیں''[3]۔

ڈاکٹر محمد اقبال نے جن تین طریقوں کی نشاندہی کی ہے وہ مختصراً یہ ہیں۔

1۔ قرآن حکیم: سورۃ ہود' آیت نمبر ۱۲۰

2۔ نور محمد قادری میلاد شریف اور علامہ اقبال' مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء ص ۵

3۔ غلام دستگیر رشید: آثار اقبال' مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۹۴۶ء ص ۳۰۵

marfat.com

دو اڑھائی سو سال پہلے دنیا کے تین براعظموں پر پھیلے ہوئے ''سواد اعظم'' کا شیرازہ منتشر کرنے کیلئے برطانوی محکمہ جاسوسی نے ایک جامع پروگرام بنایا اور آنے والی صدیوں میں تسلسل و تندہی کے ساتھ اس پر عمل ہو رہا۔ اس پروگرام کے مختلف اہداف تھے۔ ان اہداف میں حضور ﷺ کی ذات اقدس اور صلحائے امت کی ذوات عالیہ سرفہرست نظر آتی ہیں کیونکہ ان حضرات عالیہ سے وابستگی دین کا صحیح شعور اور اسلام کی سچی محبت پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کو اس حد تک دیوانہ بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ یہی دیوانگی دشمنان اسلام کیلئے صدیوں سے درد سر بنی رہی۔ اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ اندرونی اور بیرونی سازشوں کے ذریعہ حضور ﷺ اور صلحائے امت کی محبت مسلمانوں سے چھین کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر کر دیا جائے۔

اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جاسوس ہمفرے کی خفیہ یادداشتوں سے دشمنان اسلام کے پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ ان یادداشتوں میں پہلے قوت کے ان سرچشموں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں سے مسلمان قوت حاصل کرتے ہیں۔ قوت کے ان سرچشموں میں مندرجہ ذیل کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔

- پیغمبر اکرم ﷺ اہل بیت' علماء اور صلحاء کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مراکز قرار دینا۔[1]
- سادات کا احترام اور رسول اکرم ﷺ کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں۔[2]

قوت کے مختلف سرچشموں کی نشاندہی کے بعد ان یادداشتوں میں برطانوی

---

1. ہمفرے کے اعترافات مطبوعہ لاہور ص ۹۸
2. ہمفرے کے اعترافات مطبوعہ لاہور ص ۹۸

marfat.com

ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہو کر سلف صالحین کی اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا۔ ہمیں اپنے اسلاف کرام سے رشتہ جوڑنا چاہیے' دشمنان اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو کہیں کا نہ رکھا۔ شکر ہے اب عالم اسلام میں ایک نئی لہر آئی ہے۔ اب عشق مصطفیٰ ﷺ کی بات ہو رہی ہے[1]۔ ہاں عشق مصطفیٰ ﷺ کی بات ہونی چاہیے۔ اس عشق کی جو این و آں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنا دیتا ہے جو پستیوں سے نکال کر ہمدوش ثریا کر دیتا ہے جو مورِ بے مایہ کو سلیماں بنا دیتا ہے۔

ہاں اسوۂ رسول ﷺ کو دل و جان سے اپنایئے' ان کی ایک ایک ادا کو دل سے لگایئے۔ ہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کا چرچا کیجیے۔ محفل میلاد سجایئے' جشن میلاد منایئے کہ آسماں سے زمین تک ان کا چرچا ہے' درود و سلام کے گجرے آ رہے ہیں' جا رہے ہیں۔ ذکر بلند ہو رہا ہے۔ ہاں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بلندیوں کا امین ہے۔ ان کی حیات مبارکہ کی ایک ایک آن رفعتوں کی پاسدار ہے۔ وہ اس مقام محمود پر فائز ہیں جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ جہاں نعت کی بارش ہو رہی ہے۔

1۔ ڈاکٹر محمد عبدہ' یمانی: علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ' مطبوعہ جدہ' ۱۹۸۸ء

(ب) ابوالحسن ندوی: نقوش (رسول نمبر) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء ج ۱' ص ۳۳

مستی عشق مصطفیٰ' قریہ قریہ' کو بہ کو
بادہ فیض جام جام' کیف عطا سبو سبو

marfat.com

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین الذی کان نبیا و آدم بین الماء والطین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین در الله المکنون سر الله المخزون نور الافئدة والعیون سرور القلب المحزون عالم ما کان وما یکون عظیم الرجاء منبع الجود والعطاء دافع البلاء باذن الله خاتم الانبیاء محمد المصطفیٰ وعلی آله الطیبین واصحابه الطاهرین○

اما بعد! فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم○ بسم الله الرحمن الرحیم○

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا○ صدق الله مولنا العظیم○

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ غرض و غائت کیا ہے؟ مدعا کیا ہے؟ مقصد کیا ہے؟ یہ سوال مجھ سے نجدی قاضی نے بھی کیا کہ اے شیخ آپ نے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں میلاد کی محفلیں سجائیں ان کی غرض و غایت کیا ہے؟ پاکستان میں آپ عید میلاد النبی کے جلوس نکالتے ہیں' خیرات کرتے ہیں آخر اس کا مدعا اور مقصد کیا ہے؟ راقم نے گذارش کی ہم میلاد مناتے ہیں شرک کو تباہ و برباد کرنے کیلئے' عقیدہ توحید کی پختگی کیلئے۔ وہ بولے یہ عجیب بات ہے کچھ آپ کے بارے میں یہاں آکر کہتے ہیں یہ مشرک ہیں اور آپ کہتے ہیں ہم شرک کو ملیا میٹ اور تباہ و برباد کرنے کیلئے میلاد مناتے ہیں۔ راقم نے کہا میلاد کا معنی ہے پیدائش' ولادت۔ جس ذات کی ولادت ہو' عبداللہ آمنہ جس کے والدین کریمین ہوں' وہ خدا بھی نہیں اور خدا کا شریک بھی نہیں' لہٰذا جو میلادی ہوگا مشرک نہ ہوگا اور جو مشرک ہوگا میلادی نہ ہوگا۔

marfat.com

ہماری گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ نہیں اسی طرح چچا کی ہدایت کا مطالبہ بھی نو کے نوٹ کے مطالبہ کی طرح ہے۔ وزیر کہے گا اگر خزانہ دیکھنا ہے تو دس' دس' پچاس' پچاس' سو' سو' پانچ' پانچ سو اور ہزار' ہزار کے نوٹ دیکھو۔ میرے آقا و مولیٰ ﷺ بھی فرماتے ہیں۔ میری ہدایت کو دیکھنا ہے تو آؤ میرے صدیق کو دیکھو' آؤ میرے فاروق کو دیکھو' آؤ میرے غنی کو دیکھو' آؤ میرے حیدر کرار کو دیکھو' آؤ میرے حسنین کریمین کو دیکھو' آؤ میرے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھو۔

بتاؤ! ان کو ہدایت کس نے عطا فرمائی؟ کلمہ کس نے پڑھایا؟ ایک بزرگ خیرات کریں' مٹھائی کی پڑیاں بنائیں ہر پڑیا پر آدمی کا نام لکھ دیں' اس مجمع میں کوئی نتھو صاحب ہوں (اتفاقاً نام لے رہا ہوں اگر کوئی اس نام کا موجود ہو تو ناراضگی محسوس نہ کرنا) بزرگ ان کے نام کی پڑیا بالکل بنائیں ہی نہ' اپنے کسی غلام سے وہ بزرگ کہیں جو کچھ میں نے بنایا ہے وہ تمہارے دامن میں ڈال دیا ہے تم اب اس مجمع میں میری بنائی ہو چیز کو نام پڑھ کر تقسیم کر دو۔ بتاؤ! نتھو کو مٹھائی ملے گی؟ اب کچھ لوگ سپیکر لگا کر یہ شور مچا دیں کہ تقسیم کرنے والا خالی ہاتھ تھا اس کے پلے تو کچھ نہیں تھا اگر کوئی دلیل مانگے کہ میاں وہ کیسے خالی ہاتھ ہے؟ جواب میں وہ کہیں کہ جناب ہمارے پاس بڑی زبردست دلیل ہے چونکہ ہمارا ''نتھو'' خالی واپس آیا لہٰذا ثابت ہوا تقسیم کرنے والے کے پاس کچھ نہیں۔ آج کل بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ چونکہ چچا خالی ہاتھ رہ گیا لہٰذا ثابت ہوا حضور ﷺ کے پاس کچھ نہیں۔ آپ اس کوڑھ مغز کو سمجھائیں گے کہ تیری نظر فقط نتھو تک محدود رہی۔ باقی لوگوں کو نہیں دیکھا ہم بھی کہتے ہیں ابولہب کو خالی ہاتھ دیکھ کر غلط نتیجہ نکالنے والو! صدیق' فاروق' عثمان' علی' حسین اور دیگر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو نہیں دیکھتے ان کو ہدایت کس در سے ملی؟ اللہ ہے بنانے والا رسول ہے بانٹنے والا جو چیز در رسول سے ملتی نہیں خدا نے وہ پیدا فرمائی ہی نہیں۔

marfat.com

اور ہمارے جیسا ہماری قوم کا ایک قریشی پیدا ہوئے۔

المختصر! ابولہب خوش ہوا' فرط مسرت میں اس نے انگلی اٹھائی اور کہا اے ثویبہ تو آزاد ہے۔ وقت مقررہ پر وہ کافر مر گیا۔ موت حق ہے' ہر ایک کیلئے ہے۔ یاد رکھئے کافر کی موت خدائی وارنٹ ہے' عام مومن کی موت خدائی سمن ہے' نبی' ولی کی موت خدائی دعوت ہے۔ بالآخر وہ کافر مر گیا۔ خواب میں اس کے بھائی حضرت عباس رضی اللہ عنہ یا کسی اور نے اسے دیکھا اور پوچھا۔ بھائی کیا حال ہے؟ اس نے کہا دوزخ میں ہوں۔ مگر سوموار کی ہر رات جبکہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد پر اظہار مسرت کیا تھا عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ سبابہ اور ابہام کو کشادہ کیا جائے تو ان کے درمیان ایک گڑھا پیدا ہوتا ہے اس کی مقدار کے برابر پانی پیتا ہوں یہ اسلئے ہے کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے میلاد پر خوشی کی تھی اور ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

ابن جوزی نے کہا کہ یہ ابولہب وہ کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن مجید کی ایک مکمل سورۃ نازل ہوئی آپ کی ولادت سے ولادت کی رات میں اس کو فرحت حاصل ہوئی تھی اسی وقت اس کو دوزخ میں اس فرحت کی جزا دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص آپ کی ولادت سے مسرور ہوتا ہے اور اس عقیدے سے مسرور ہوتا ہے کہ میرا نبی آ گیا' شفیع آ گیا' مختار کل آ گیا' حاضر و ناظر' سراج منیر آ گیا' نور علیٰ نور آ گیا۔ اس محبت والے کا کیا کہنا خدا تعالیٰ اسے ضرور جنات النعیم میں داخل کرے گا۔ یہ امام قسطلانی شارح بخاری نے مواہب میں لکھا: آگے بخاری کے شارح فرماتے ہیں۔ اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور اہتمام کرتے ہیں اور کھانے کھلاتے ہیں اور انواع و اقسام کے صدقات ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں اور اظہار سرور کرتے ہیں اور مبرات میں زیادتی کرتے ہیں اور آپ کے مولد کریم کے قصہ پڑھنے میں توجہ

marfat.com

حسن پیر سواگ آپ کے وہ مرید تھے جن پر خواجہ عثمان کو ناز تھا' خواجہ غلام حسن کے لاکھوں مرید تھے مگر میرے مرشد عظیم بارو کریم اور خواجہ گل حسن آپ کے ایسے مرید تھے جن پر پیر سواگ کو ناز تھا۔ جس پیر کا مرید غوث اعظم ہو کیا اس پیر کو اس عظیم مرید پر ناز نہیں ہوگا؟ ہوگا ضرور ہوگا۔ جس پیر کا مرید داتا ہجویری یا خواجہ اجمیری ہو کیا اس پیر کو ایسے مرید پر ناز نہیں ہوگا؟ ضرور ہوگا۔ استاد کے کئی شاگرد ہوتے ہیں مگر ایک شاگرد ایسا ہوتا ہے جس پر استاد کو ناز ہوتا ہے جس استاد کے شاگرد میرے استاد محترم حضور غزالی زماں قبلہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ہوں کیا اس استاد کو ایسے شاگرد پر ناز نہیں ہوگا؟ ضرور ہوگا۔ جس استاد کے شاگرد رشید محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد ہوں کیا اس استاد کو اپنے اس عظیم شاگرد پر ناز نہیں ہوگا؟ ضرور ہوگا۔

پیر اپنے ایک عظیم مرید پر ناز کرتا ہے۔ استاد اپنے ایک قابل ترین شاگرد پر ناز کرتا ہے۔ کاریگر اپنی ایک کاریگری پر ناز کرتا ہے۔ میں نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی اے زمین و آسمان بنانے والے اللہ' آسمان کو سورج' چاند اور تاروں سے سجانے والے معبود برحق' اے ملائکہ' جن و انس بنانے والے' رحیم و کریم اللہ' عالمین کی ہر چیز کے موجد و خالق مولا تجھے بھی کسی کے بنانے پر ناز ہے؟ اگر کوئی علم رکھتا ہو تو قرآن مجید میں ہر سوال کا جواب موجود ہے۔ قرآن اپنے متعلق تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ کا دعویٰ کرتا ہے اور خود کہتا ہے خشک و تر ہر شے کا علم میرے اندر موجود ہے۔ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا: میں نے زمین بنائی تو ناز نہیں کیا' آسمان بنایا تو ناز نہیں کیا' تاروں' سورج اور چاند سے سجایا تو ناز نہیں کیا' عرش کو بنایا تو ناز نہیں کیا' ملائکہ کو بنایا تو ناز نہیں کیا' جنات کو بنایا تو ناز نہیں کیا' انسانوں کو بنایا تو ناز نہیں کیا' آدم کو بنایا تو ناز نہیں کیا' ذبیح کو بنایا تو ناز نہیں کیا' اسحٰق کو بنایا تو ناز نہیں کیا' یعقوب کو بنایا تو ناز نہیں کیا' یوسف کو بنایا تو ناز نہیں کیا' غرضیکہ

marfat.com

یہ نہیں کہتا کہ میں وہ ہوں جس نے چھپر بنایا' کچی دیوار بنائی۔ پیر اپنا تعارف اپنے کسی کامل' اکمل مرید کے ذریعے کراتا ہے کہ میں وہ ہوں جس کا داتا ہجویری بھی مرید ہے' میں وہ ہوں جس کا شہنشاہ نقشبند پیر بخاری بھی مرید ہے' میں وہ ہوں جس کا غوث الاعظم بھی مرید ہے' میں وہ ہوں جس کا سلطان باہو بھی مرید ہے۔ استاد اپنا تعارف اپنے کسی کامل' اکمل شاگرد کے ذریعے سے کراتا ہے' یعنی وہ کہتا ہے میں وہ ہوں جس نے امام غزالی کو پڑھایا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ فرما کر اپنا تعارف اپنے حبیب کے ذریعے سے فرمایا۔ ارشاد فرمایا: ھُوَ الَّذِیْٓ وہ ذات ہے کبریا کی جس نے اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ' اپنے رسول کو بھیجا۔ قاعدہ کلیہ اور ضابطہ یہ ہے کہ ہمیشہ بھیجنے والا اسی چیز کو بھیجتا ہے جو اس کے پاس پہلے موجود ہو اَرْسَلَ سے ظاہر ہوا حضور پرنور ﷺ ہمارے پاس تو خدا کے آخری نبی بن کر تشریف لائے مگر بھیجنے والے رب کے پاس پہلے موجود تھے۔ اسی آیت کے اخیر پر فرمایا: وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا کوئی تجھے مانے یا نہ مانے تیرا ماننے والا' تیری گواہی دینے والا' اللہ ہی کافی ہے۔ قانون یہ ہے کہ ایک دیتا ہے دوسرا لیتا ہے گواہ ہمیشہ تیسری ذات ہوتی ہے۔ لیکن خدا دینے والا بھی خود ہے اور گواہ بھی خود ہے' چاہیے تو یہ تھا کہ گواہ بنایا جاتا جبریل کو گواہ تو تیسری ذات اس وقت بن سکتی ہے جب تیسری ذات موجود ہو۔ جب اللہ نے اپنے حبیب کے نور کو پیدا فرمایا اس وقت کوئی تیسری ذات محبّ و محبوب' طالب و مطلوب کے سوا موجود ہوتی تو گواہ بنتی۔ جبریل ہوتا تو گواہ بنتا۔ نہ کوئی تیسری ذات موجود تھی نہ اللہ نے گواہ بنائی' ایک اللہ کی ذات تھی بنانے والی اور دوسری میرے محبوب کی ذات تھی بننے والی۔ ارشاد فرمایا: پیارے اعلان فرمائیے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ سب سے پہلے سر جھکانے والا میں ہوں۔ کائنات میں ہر چیز خدا کے روبرو سرنگوں ہے' سر جھکانے والی ہے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمین و آسمان کی ہر

marfat.com

ان مشرک گروں سے پوچھئے خدا کتنے ہیں؟ کہیں گے فقط ایک۔

اب پھر پوچھئے تمہارے باپ کتنے ہیں؟ فوراً کہیں گے ہمارا باپ بھی فقط ایک ہے۔ خدا بھی ایک اور تمہارا باپ بھی ایک شرک سے بچنا ہے تو اپنے دو تین باپ بناؤ۔

اگر آپ کہیں کہ خدا ہے ایک بنانے والا میرا باپ ہے ایک بننے والا' تو بھی تو ہم کہتے ہیں خدا ہے مصطفیٰ کو اول بنانے والا اور مصطفیٰ ہیں اول بننے والے نہ وہاں شرک اور نہ یہاں شرک۔ محض اشتراک لفظی ہے۔ اشتراک لفظی کی کافی مثالیں ہیں۔ خدا بھی کریم ہے' مصطفیٰ بھی کریم ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ

ترجمہ) اے انسان تجھے کس نے رب کریم کے ساتھ غرہ کیا۔

اس آیت سے رب کا کریم ہونا ثابت ہوا۔ کافروں نے بکواس کی۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ

قرآن مجید تو محض ایک بشر کا قول ہے۔ ایسا کہنے والا نار سقر میں جائے گا۔ یا اللہ اگر یہ محض بشر کا قول نہیں تو کس کا قول ہے۔ ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ بیشک یہ تو رسول کریم کا قول ہے خدا نے کلام اللہ قرآن مجید کو قول رسول کریم قرار دیا۔ معلوم ہوا زبان رسول ترجمان حق اور حق وحی خدا ہے۔

آمدم بر سر مطلب

قرآن مجید سے ثابت ہوا رسول بھی کریم اور خدا بھی کریم' خدا بھی رؤف' نبی بھی رؤف' خدا بھی رحیم' نبی بھی رحیم۔ یہ شرک نہیں اشتراک لفظی ہے۔ خدا ہے کریم بنانے والا' مصطفیٰ ہیں کریم بننے والے' خدا ہے رؤف بنانے والا' مصطفیٰ ہیں رؤف بننے والے' خدا بھی علی اور میرے مرشد بھی علی۔ یہ شرک نہیں اشتراک لفظی

marfat.com

فرض ہے۔ آپ ساون کے مہینے میں آم کے درخت کو دیکھیں آم ٹہنی میں سے ظاہر ہے مگر درحقیقت وہی اول ہے' ابتداء میں بھی وہی تھا اور آخر میں بھی وہی۔ مگر اتنا فرق ہے ابتداء میں بے پردہ تھا انتہاء آخر میں چھلکے کے پردے میں ظاہر ہوا۔ قلندر لاہوری نے کیا خوب فرمایا:

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزم طیبہ میں آ کے بیٹھیں ہزار رخ کو چھپا چھپا کر
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اور پردے والی بات مشرک گروں کے بڑے قاسم نانوتوی نے بھی ''قصائد قاسمی'' میں بیان کی ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کچھ بھی کسی نے بجز ستار

اگر ہم کہیں:

تو ہم پر فتوے شرک اور اگر یہی بات ان کا بڑا کہے تو وہ عین ...... موحد۔ فتوے کا معیار ایک ہونا چاہیے۔

ایک صاحب نے کہا کہ بریلوی حضور اکرم ﷺ کو اللہ کے نور میں سے مانتے ہیں۔ لہٰذا مشرک ہیں۔ فقیر نے جب یہی الفاظ ''امداد السلوک'' مصنفہ رشید احمد گنگوھی کے دکھائے کہ خدا نے حضور کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اشرفعلی تھانوی کی ''نشر الطیب'' دکھائی جس میں امام بخاری کے استاد اور امام مسلم کے استاذ کے استاذ محدث عبدالرزاق کی سند کے حوالے سے لکھا تھا: یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ اے جابر سب اشیاء (عرش' فرش' لوح' قلم' جن وانس'

کے آگے جھکنے کا حکم فرمایا۔ جس نے جھکنے سے انکار کیا اسے مردود، لعین اور کافر بنا دیا۔ حضرت آدم کی توبہ حضور کے صدقے قبول فرمائی۔ حضرت آدم کی تخلیق کا ذکر فرمایا تو پہلے چار قسمیں ارشاد فرمائیں: وَالتِّیۡنِ مجھے انجیر کی قسم، خدا بے نیاز و بے پرواہ کو ان قسموں کی کیا ضرورت ہے اس میں بھی ایک راز کی بات ہے۔ خدا نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا یقین کیجئے آدم معصوم ہیں۔ آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ دراصل آدم کی پشت میں کافر و منافق ہمہ قسم کے لوگ موجود تھے۔ ایسے لوگ جنت میں رہنے کے لائق نہ تھے اس لئے راز یہ تھا کہ پیارے آدم جنت سے باہر ڈیرہ جماؤ ان بے ایمانوں کو نکال باہر کرو پھر اپنی مومن اولاد کو ساتھ لے کر جنت میں آ جانا۔ بظاہر حکم تو گندم نہ کھانے کا تھا مگر رضا کچھ اور تھی۔ اللہ والے حکم اور رضا کے درمیان تابع رضا ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو حکم دیا میرے خون کو دفن کر آؤ۔ صحابی نے حکم کو نہیں دیکھا رضا کو دیکھا اور خون پی لیا۔ حالانکہ خون کو پینے کا حکم قرآن و حدیث میں کہیں بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ عشق والے دلائل نہیں دیکھتے وہ آنکھوں پر سرکار کے ناخن رکھنے کا حکم دیتے ہیں، سرکار کے بال ٹوپی میں بطور تبرک رکھ کر فتح و نصرت کی علامت سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار کے وضو کے پانی کو زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے۔ مجھے دلائل مانگنے والے بتائیں ایسا کرنے کا کہیں حکم ہے؟ ہرگز نہیں وہ عاشق لوگ طالب رضا ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولا علی کو اپنا نام مٹانے کا حکم فرمایا مگر آپ نے حکم کو نہ دیکھا رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے نام مبارک نہ مٹایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی کے نگینے میں فقط لا الہ الا اللہ لکھوانے کا حکم فرمایا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی لکھوا دیا۔ خدا نے جبریل بھیج کر صدیق کا نام بھی لکھوا دیا۔ اگر صدیق نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام خدا سے جدا کرنا پسند نہیں کرتے خدا بھی نام صدیق کو نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کرنا پسند نہیں فرماتا۔

marfat.com

اور حبیب میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: کلیم وہ ہے جو خدا کی رضا چاہتا ہے اور حبیب وہ ہے جس کی رضا کا طالب خود خالق ہے۔ کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضا یامحمد۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

علامہ اقبال کے سامنے جب اعلیٰ حضرت کی یہ نعت پڑھی گئی تو آپ کو اسی شعر پر وجد آ گیا اور وجدانی حالت میں آپ کی زبان پر دو مصرے آ گئے۔

تعجب کی جا ہے کہ فردوس عالم بنائے خدا اور بسائے محمد
تماشہ تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش جلائے خدا اور بجھائے محمد

ارشاد فرمایا وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ مجھے اس امن والے شہر کی قسم۔ قسم ارشاد فرمانے کی وجہ بتائی: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں اس شہر کی قسم اس لئے ارشاد فرماتا ہوں کہ آپ کے نوری قدم اس شہر میں لگے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں۔ یہاں پر ہمزہ استفہام کا مقدر ہے یعنی کیا میں اس عظیم شہر کی قسم ارشاد نہ فرماؤں جہاں آپ تشریف فرما ہیں۔

عشاق نے کہا حضور ﷺ مکے میں تھے تو مکے کی قسم ہے' جب یار مدینے چلے گئے تو اب یہ قسم مدینہ طیبہ کی ہے۔ (شفاء شریف قاضی عیاض)

چار قسمیں ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ہم نے حضرت انسان یعنی اس لباس اور حجاب کو جس میں ہم نے اپنے محبوب کا نور ظاہر کرنا تھا بہترین سانچے میں ڈھالا' بہت حسین بنایا۔

آدم زمین پر اپنے عہدۂ خلافت کا چارج سنبھالنے کیلئے آئے وہ معصوم تھے۔ روزہ کی حالت میں دو آدمی پانی پی لیتے ہیں' ایک نے عمداً اور دوسرے نے سہواً بحالت

marfat.com

مجھے معلوم ہے کہ ان کی پشتوں میں کافر فاجر ہیں۔

حضور ﷺ نے عرض کیا: یا اللہ ان کو چھوڑ دے غرق نہ کر اس لئے کہ مجھے ان کی نسلوں میں اپنے غلام نظر آتے ہیں۔ (انبیاء علیہم السلام کے علم پر قربان جاؤں)

نوح علیہ السلام نے کہا: یا اللہ! بے ایمانوں نے پیدا ہونا ہے میری گذارش پر تقدیر ہی بدل دے ان کو ختم کر کے بدبختوں کو پیدا ہی نہ کر۔

چنانچہ حکم ہوا کشتی بناؤ، کشتی میں ہر ذی روح کا جوڑا جوڑا بٹھاؤ، سانپ آنے لگا، آپ نے فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا۔ عرض کی حضور آپ کے صحابہ اور قیامت تک آنے والے انسان جو آپ پر سلام پڑھیں گے یعنی سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ پڑھیں گے میں اور میری تمام نسل جو بھی قیامت تک ہوگی ڈنگ نہیں ماریں گے۔ افسوس تو اس موذی پر ہے کہ ہم "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھتے ہیں اور وہ ہم پر بدعت وشرک کے ڈنگ مارتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کھڑے ہو کر نہ پڑھو اور خود پڑھتا ہے، جنازے میں صلاۃ بھی ہے اور اخیر میں سلام بھی، دوسری تکبیر کے بعد صلاۃ بمعنی درود ہے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہے۔ جو مونڈھوں والے فرشتوں کو کیا جاتا ہے۔ کیا وہ حالت قیام نہیں ہوتی؟

ظالمو! بتاؤ تم نے کھڑے ہو کر سلام کیوں پڑھا؟ قرآن مجید میں سلام والی آیات ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ، سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ، وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

بحالت تراویح تمہارے اور ہمارے حافظ صاحبان یہ سلام بحالت قیام نہیں پڑھتے؟ تمہارا فتویٰ کہاں گیا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جب مسجد میں آؤ مجھ پر صلاۃ و سلام پڑھو۔ پھر داہنا قدم مسجد میں رکھو اور کہو اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتك بتاؤ یہ صلاۃ وسلام بحالت قیام پڑھو گے یا بیٹھ کر؟ یقیناً یہ حالت قیام میں پڑھا جائے گا۔

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ پڑھنے کا باب"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حکم فرمایا ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ اذان کے بعد میری ذات پر صلاۃ پڑھا کرو۔ مسلم' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ میں بھی حکم ہے۔تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک میں اذان کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کا سلام پڑھنا ثابت ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حکم فرمایا ایسا کون سا صحابی ہے جو آپ کی حکم عدولی کرتا ہو۔

نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی برکت کیلئے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا۔آپ کے ۸۰ صحابی اور ہمہ قسم کے جانور اس میں موجود تھے۔اللہ کے نبی نے اپنے بیٹے کنعان (بعض مفسرین کہتے ہیں کہ وہ آپ کی بیوی کے پہلے خاوند کا بیٹا اور آپ کا پروردہ تھا) کو پکارا۔ یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ اے بیٹے ہمارے ساتھ آجا کیونکہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ہے۔کافروں کے ساتھ مت شامل ہو۔وہ منافق جو بظاہر مسلمان تھا کہنے لگا سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے سیلاب سے بچالیں گے۔ میں نبی کے وسیلے کا قائل نہیں میں تو خدا کے بنے ہوئے پہاڑوں کی پناہ پکڑوں گا۔ غیر اللہ کا وسیلہ میرے نزدیک ناجائز ہے۔اللہ کے نبی نے فرمایا: لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ آج کے دن بجز اس کے جس پر اللہ رحم فرمائے یعنی ایک بڑھیا کے علاوہ اور میری کشتی میں سوار ہونے والوں کے علاوہ کسی کو پناہ نہیں ملے گی۔

نبی سے دور ہونے والا غرق ہو گیا اور نبی کی معیت میں آنے والے جانور بچ گئے۔ معلوم ہوا نبی کا منکر کتوں' گدھوں سے بھی بدتر ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں نبی نے اپنے بیٹے کو کیوں نہ بچالیا۔ بھائیو! غور کرو نبی کی اول دعا کو دیکھو عرض کرتے ہیں۔ مولا سب کافروں کو غرق کر دے۔ وہ تو غرق ہی باپ کی دعائے جلال سے ہوا۔وہ چونکہ ظاہری مسلمان تھا اللہ کے نبی نے ظاہر کی بات کی بناء پر بارگاہ الٰہی میں

marfat.com

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں' کار کشا' کارساز

حقیقت میں وہ خدا کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔

وہ مقصود کائنات' نور اولین' جنات ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی جبین میں چمکا آپ کی برکت سے نار گلزار ہوئی۔ اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی جبین میں چمکا تو اس نور پاک کی برکت سے خدا نے دنبہ بھیج کر آپ کو بچالیا۔

یہ نور ہمیشہ پاک پشتوں اور پاک رحموں میں رہا۔ کوئی ان میں کافر و مشرک نہ تھا اللہ ذوالجلال نے فرمایا: اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ وہ ذات ہے جس کی نگاہ کرم آپ پر ہے جب آپ حالت قیام میں ہوں اور آپ ساجدین میں منقلب ہوتے آئے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اس ایت کی ایک قرأت اَنْفَسِکُمْ بھی ہے یعنی آپ نفیس ترین لوگوں میں ہوتے آئے۔ آپ کہیں گے آذر ابراہیم علیہ السلام کا اب ہے اور وہ کافر ہے۔ آیتوں میں تطابق کیسے ہو۔ جواباً گذارش ہے آذر واقعی ابراہیم علیہ السلام کا ''اب'' ہے والد نہیں۔ اب اور والد میں فرق ہے۔ والد وہ ہوتا ہے جس کے نطفے سے آدمی پیدا ہوتا ہے آپ نے اخیر تک اپنے والدین کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ اور آذر اب کے بارے میں قرآن میں واضح الفاظ ہیں فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗٓ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ جب آپ پر واضح ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے آپ اس سے علیحدہ ہوگئے۔ لیکن والد کیلئے دعا فرماتے رہے۔ اب آپ کے ذہن میں سوال ابھرے گا کہ والد اور اب میں فرق کیا ہے؟ والد وہ ہے جس کے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے اور اب کا اطلاق چچا تایا اور نانا دادا پر بھی ہوتا ہے۔ جلیل القدر مفسر امام جلال الدین سیوطی نے اس بارے میں چھ رسائل لکھے

marfat.com

پاک کے دادا شیبہ ہیں اور مطلب عبدالمطلب کے حقیقی چچا اور ہاشم کے بھائی ہیں۔

اس شخص نے شیبہ کی غربت، فلاکت، تنہائی کی بھی منظر کشی کر کے مطلب کو بہت شرمندہ کیا۔ یہ باتیں سن کر مطلب کو سخت شرمندگی ہوئی اور اسی وقت عہد کیا کہ گھر میں بعد میں داخل ہوں گا پہلے اپنے بھتیجے کو مدینہ (یثرب) سے مکہ لاؤں گا۔ اس شخص نے کہا اگر ایسا ہی ارادہ رکھتے ہو تو میرا اونٹ حاضر ہے۔

مطلب اس کا اونٹ عاریۃً لے کر بغیر کسی سے کہے سنے عازم یثرب ہوئے اور شیبہ کو خاموشی سے بغیر ان کی والدہ کو اطلاع کئے ہوئے اونٹ پر ساتھ بٹھا کر مکہ لے آئے۔ راستہ میں مطلب سے جس نے ان کے متعلق معلوم کیا تو مطلب نے بتایا کہ مدینہ سے غلام خرید کر لا رہا ہوں۔ کیونکہ شیبہ کے کپڑے پھٹے پرانے تھے اگر بھتیجا کہتے تو لوگ شرمسار کرتے اس لئے ''عبد'' کہتے آئے۔ چچا مطلب نے چونکہ آپ کو اپنا عبد کہا تھا اس لئے آپ نے اپنے آپ کو ''عبدالمطلب'' کہلوانا پسند فرمایا۔ مکہ آ کر مطلب نے شیبہ کو عمدہ لباس پہنا کر عبد مناف کے اشراف کی مجلس میں لا کر بٹھایا تمام مناصب و اعزاز انہیں مل گئے۔ قوم کی سیادت و امامت کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد ہو گئیں۔ ان کی بزرگی اور سیادت کی شہرت اطراف و اکناف میں پھیل گئی۔ اسی طرح باہر کے لوگ جب حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ آتے تو ان کیلئے ہدایۃً تحائف لے کر آتے۔

عبدالمطلب کے وسیلے سے دعائیں مانگی جاتیں

جب کبھی اہل عرب پر کوئی افتاد پڑتی یا کوئی مصیبت نازل ہوتی تو عبدالمطلب کو ساتھ لے کر ساری قوم کوہ ثبیر پر آتی اور عبدالمطلب کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے نور محمدی علیہ التحیۃ والثناء کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ ان مصائب و آلام کو دور فرما دیتا۔ چاہ زمزم جو کچھ عرصہ سے بند تھا آپ نے خواب میں اشارہ پا کر اس کے دوبارہ کھودا

marfat.com

نہیں کرتا تھا وہ ہاتھی عبدالمطلب کے سامنے سجدہ میں گرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہاتھی کو گویا کر دیا اس نے کہا اے عبدالمطلب! اس نور پر سلام جو آپ کی پشت میں رہا ہے۔

ایسا ہی کتاب النطق المفھوم میں ہے۔ ابرھہ نے خواجہ عبدالمطلب سے کہا اے خواجہ آپ نے مال کا سوال کیا ہے حالانکہ مجھے اس سے غرض نہیں میں تو تمہارا کعبہ ڈھانے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا جو چیز ہماری ہے ہم اسی کی بات کر سکتے ہیں کعبہ جانے کعبے والا جانے۔ ابرھہ نے کعبے پر حملے کا حکم دیا مگر اس کا وہ ہاتھی جس کا نام اس نے فیل محمود رکھا تھا قطعاً کعبے کی طرف نہ آیا وہ بیٹھ گیا اور کعبے کی طرف سر جھکا دیا۔ خدا نے طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ چھوٹے چھوٹے پرندے سمندر کی طرف سے بھیجے ہر پرندے کے پاس تین پتھر تھے ایک پتھر اس کی چونچ میں اور دو پتھر اس کے دونوں پنجوں میں۔ مسور کے دانہ کی مثل تھے۔ جس کو بھی وہ پتھر لگتا وہ وہیں فی النار ہو جاتا۔ غرضیکہ اس کا سارا لشکر خدا نے ابابیلوں کے ذریعے فی النار کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ میں اسی واقعہ کا بیان فرمایا۔

خواجہ عبدالمطلب کا خواب

آپ نے عجیب خواب دیکھا ایک کاھنہ کو بتایا کہ میں نے دیکھا ہے میری پشت سے ایک زنجیر نکلی جو شش جہات میں پھیل گئی۔ پھر اس نے درخت کی شکل اختیار کی وہ درخت ساری دنیا میں پھیل گیا۔ قریش کی ایک جماعت اس درخت کی شاخیں پکڑے لٹک رہی تھی اور قریش کی ایک اور جماعت اس درخت کو کاٹنے کے درپے تھی لیکن جب وہ جماعت قریب آتی ایک حسین و جمیل جوان ان کو اس سے دور کر دیتا۔ کاھنہ نے کہا تمہاری نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس پر آسمان و زمین کے لوگ ایمان لائیں گے، اس کا دین شش جہات میں پھیلے گا اور زنجیر کی طرح مضبوط ہوگا۔

marfat.com

عورت خیبر میں تھی وہ سب خیبر میں اس کے پاس گئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ کاھنہ نے پوچھا تمہارے ہاں ایک جان کی دیت کتنی ہے انہوں نے کہا دس اونٹ' کاھنہ نے کہا واپس مکہ پلٹ جاؤ۔ حضرت عبداللہ کو حاضر کرو اور دس اونٹ حاضر کرو۔ پھر دس اونٹوں اور عبداللہ پر قرعہ ڈالو اگر اونٹوں کے نام کا قرعہ نکلے تو اونٹ ذبح کرو اور اگر تمہارے سردار عبداللہ کے نام کا قرعہ نکلے تو دس اونٹ اور زیادہ کرو اسی طرح اونٹوں کی تعداد ہر قرعہ پر بڑھاتے جاؤ۔ جس وقت قرعہ اونٹوں پر نکل آئے تو اونٹوں کو ذبح کرڈالو اور جان لو تمہارا رب راضی ہوگیا۔ یہاں آ کر قرعہ ڈالتے رہے ہر مرتبہ قرعہ حضرت عبداللہ کے نام کا نکلتا تھا یہاں تک کہ اونٹ ایک سو کی تعداد کو پہنچ گئے۔ پھر قرعہ اونٹوں پر نکلا اور سو اونٹ ذبح کردیے گئے۔ عبداللہ کا لقب ذبیح ثانی پڑ گیا۔ عرب میں قتل کی دیت سو (۱۰۰) اونٹ اسی دن سے شروع ہوئی۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا اور عورت کی نصف دیت مقرر کی۔

حضرت عبداللہ اور بت خانہ

حضرت عبداللہ اتفاقاً کبھی بت خانے چلے جاتے تو بت چیخ چیخ کر کہتے کہ اے عبداللہ آپ کی پیشانی میں نور مصطفیٰ چمک رہا ہے لہٰذا آپ ہمارے قریب نہ آنا۔ یہ سعادت مند فرزند ہماری تباہی و بربادی کا سبب ہوں گے۔

یہودی نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن

یہودیوں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ پر حملہ کیا کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے دشمن تھے۔ یہ قریباً ستر آدمی مسلح تھے۔ اس واقعہ کو دیکھنے والے حضرت بی بی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت وھب بن عبدمناف تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آسمانی مخلوق نے ابلق گھوڑوں پر سوار آسمان سے زمین پر اتر آتے ہی ان یہودیوں کو واصل جہنم کر

marfat.com

گا۔ قریش کے پالتو جانوروں نے آپس میں کہا کہ سیدہ آمنہ نور مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوگئی ہیں اور ان سے ایسی شخصیت ظہور میں آئے گی جو کائنات کی ظلمت کو دور کرنے والی ہوگی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام دنیا کے بت دوسری صبح سرنگوں پائے گئے۔ ابلیس کا تخت الٹ گیا اور دنیا کے بادشاہوں کے تخت سرنگوں ہوگئے۔ صاحب اقتدار' حاکموں اور بادشاہوں کی زبانیں گفتگو سے قاصر اور گنگ ہوگئیں۔

برکت رسول ﷺ

جب آمنہ نور مصطفیٰ ﷺ سے سرفراز ہوئیں تو باران رحمت کا نزول ہوا' قحط سالی دور ہوئی' درخت سرسبز و شاداب ہوگئے اور مصیبت زدوں کی پریشانی دور ہوئی اور ہر طرف خوشحالی کا دور دورہ ہوا۔ چنانچہ اس سال کو خوشی و مسرت کا سال کہا گیا اور یہ سب نور مصطفیٰ ﷺ کی برکت تھی۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی کہ حضرت آمنہ کہتی تھیں کہ میں نے زمانہ حمل میں کسی طرح کی تکلیف اور گرانی محسوس نہیں کی۔ جیسا کہ عام طور پر عورتیں ایام حمل میں خود کو بوجھل محسوس کرتی ہیں۔ حضور ﷺ اپنی والدہ کے بطن میں دو ماہ یا ایک روایت کی رو سے سات ماہ کے تھے۔ حضرت عبداللہ شام سے واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ (سابقہ یثرب) میں بعمر ۱۸ سال یا دوسری روایت کی رو سے ۲۵ سال فوت ہوگئے۔ مقصد یہ تھا کائنات کے یتیم پریشان نہ ہوں بلکہ یتیمی پر ناز کریں کہ یہ سنت مصطفیٰ ﷺ ہے دوسرا یہ مقصد تھا کہ نبی کا نگہبان اللہ ہے۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں مجھے اپنے حمل کا کوئی علم نہیں تھا خواب میں ایک بزرگ آئے جنہوں نے مجھے بتایا تیرے بطن مبارک میں نبی ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ یہاں تک کہ زمانہ ولادت قریب آ گیا پھر وہی غیبی بشارت دینے والا آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کرو: اعیذ بالواحد من شر کل حاسد میں

marfat.com

سے مجھے گھیر لیا میں ان سے تعجب کر رہی تھی اور میں واغوثاہ کہتی تھی اور میں اپنے دل میں یہ کہتی تھی کہ ان عورتوں نے میرا احوال کہاں سے معلوم کر لیا جو میرے پاس آئی ہیں۔ ان عورتوں نے اپنا تعارف کرایا۔ ایک بولی میں آسیہ ہوں' دوسری بولی میں مریم بنت عمران ہوں' یہ محبوب جنت میں ہمارا خاوند ہوگا بعض دوسری کتابوں میں حوا اور ھاجرہ کا آنا بھی ثابت ہے اور آنے والی عورتوں نے کہا ہمارے ساتھ یہ حوریں ہیں اور مجھ پر یہ امر سخت ہوگیا جو آواز میں نے پہلے سنی تھی اس سے زیادہ عظیم اور ہولناک آواز میں ہر گھڑی سنتی تھی ایک سفید دیباج آسمان و زمین کے درمیان آپ کی تعظیم کے واسطے پھیلایا گیا یکا یک میں نے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ جس وقت یہ پیدا ہوں تو تم دونوں ان کو آدمیوں کی آنکھوں سے علیحدہ کرو۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں میں نے شکل انسانی میں ملائکہ کو دیکھا جو ہوا میں کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی ابریقیں ہیں پھر اس کثرت سے جنتی پرندے آئے کہ انہوں نے میرے حجرے کو ڈھانپ لیا۔ ان پرندوں کی چونچیں زمرد کی تھیں اور ان کے پر یاقوت کے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے میری نگاہ سے حجابات اٹھا دیئے میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھا میں نے تین جھنڈے دیکھے۔ ایک مشرق میں تھا' ایک مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبہ شریف کی چھت پر قائم تھا۔ خصائص کبریٰ میں ہے۔ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ولادت حضور ﷺ کے وقت ایسے نور کو دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات روشن ہو گئے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور ﷺ کے ظہور کے وقت ایک نور برآمد ہوا جس سے کہ ہر شے روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ وقت

marfat.com

تھا محمد ﷺ نے کلید نبوت' کلید نصرت اور کلید باد کو حاصل کر لیا۔ پھر کسی کو کہتے سنا مبارک ہو' مبارک ہو' خوشی ہے خوشی' محمد ﷺ نے تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور کوئی مخلوق نہیں جو آپ کے حلقۂ نبوت سے باہر ہو۔ (خصائص کبریٰ)

مواہب میں ہے۔ فاطمہ بنت عبداللہ کہتی ہیں جس وقت آپ ﷺ کا ظہور ہوا میں نے مکان کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور میں نے تاروں کو دیکھا کہ وہ اتنے قریب ہو گئے تھے کہ میں نے گمان کیا کہ مجھ پر گر پڑیں گے سیدہ آمنہ فرماتی ہیں جبکہ میں نے آپ کو جنا میرے سامنے ایسا نور نکلا جس سے شام کے قصور روشن ہو گئے میں نے آپ کو ایسے حال میں جنا کہ آپ ایسے پاک وصاف تھے کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی۔

خواجہ عبدالمطلب نے دیکھا کعبہ در آمنہ کی طرف جھک گیا۔

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

معارج النبوت میں ہے۔ خواجہ عبدالمطلب فرماتے ہیں۔ میں نے بتوں کو منہ کے بل گرا دیکھا۔ میں باب بنوشیبہ سے بطحا کی طرف نکلا میں نے کوہ صفا کو دیکھا وہ فرط مسرت سے اوپر نیچے ہو کر رقص کر رہا تھا۔ کوہ مروہ جھوم رہا تھا۔ اطراف سے آواز آتی تھی اے سید قریش کیا بات ہے کہ تو خوفزدہ ہے مجھ میں جواب دینے کی طاقت نہ تھی پھر میں آمنہ کے گھر کی طرف متوجہ ہوا دروازے پر ایک سفید پرندہ دیکھا جس نے آمنہ کے دروازے پر پر پھیلا رکھے ہیں جن کی روشنی سے مکہ کے پہاڑ منور ہو گئے ہیں۔ سفید بادل آمنہ کے گھر کے اوپر تھا۔ مجھے اندر داخل ہونے سے روکتا تھا میں تھوڑی دیر بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کہا جو کچھ میرے مشاہدہ میں آ رہا ہے وہ خواب ہے یا بیداری؟ مجھے یہاں کستوری کی خوشبو آتی تھی آمنہ کے گھر میں

marfat.com

حاضر ہوئے، یہودی نے کپڑا اٹھا کر حضور ﷺ کو دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑا اور جب ہوش میں آیا لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہو گیا تھا؟ یہودی بولا بنی اسرائیل سے نبوت جاتی رہی۔ اے قبائل قریش کیا تم اس بچہ کی ولادت سے خوش ہو رہے ہو خبردار ہو جاؤ کہ یہ فرزند تم پر اس طرح غلبہ حاصل کرے گا کہ آفاق میں تمہارے بجائے اس فرزند کا ہر طرف شہرہ ہو گا۔

بیہقی اور ابو نعیم کے حوالے سے مواہب اور خصائص الکبریٰ میں ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ سال کا بچہ تھا جس شے کو دیکھتا اس کو جان لیتا اور جو بات سنتا اس کو سمجھ جاتا اور یاد رکھتا۔ میں نے سنا یثرب کا ایک یہودی صبح کے وقت اپنے قلعہ کی چھت پر کھڑا ہو کر پکار رہا تھا اے یہودیو! آؤ آس پاس کے سارے یہودی جمع ہو گئے میں سن رہا تھا وہ اپنی جماعت سے کہہ رہا تھا نبی آخر الزمان احمد مجتبیٰ کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے جس نے آج کی رات کہیں پیدا ہونا ہے۔

marfat.com

﴿۱﴾ کیا عید میلاد النبی ﷺ کا منانا درست ہے؟

﴿۲﴾ کیا یہ خلفائے راشدین کے عہد سے ثابت ہے؟

جواب: میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جو بنیادی بات ذہن نشین کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت عالم اسلام میں مسلمانوں میں محفل میلاد یا جشن میلاد کا جو طریقہ رائج ہے اس کا مقصد فقط اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے ذکر پاک سننے کیلئے اجتماع کرنا ہے۔ تاکہ عامۃ المسلمین کو فائدہ پہنچے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ، فضائل و کمالات، شمائل و درجات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان ہوتا ہے۔ آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا تذکرہ اور اس نعمت عظمیٰ کی دولت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت مبارکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو عجائبات دکھائے ان کا بیان ہوتا ہے، لوگوں کو شریعت مطہرہ اور سنت رسول ﷺ سے آگاہ کیا جاتا ہے، تلاوت قرآن، درود و سلام اور نعت خوانی کے ذریعہ سید عالم ﷺ کی محبت دلوں میں جاں گزین کی جاتی ہے اور آپ ہی کی محبت میں شرکاء محفل کی طعام و شیرینی سے ضیافت کی جاتی ہے اور غرباء و مساکین میں صدقہ و خیرات وغیرہ کیا جاتا ہے اور یہ تمام مقاصد و اعمال بلاشبہ شریعت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں، حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حقیقت میلاد کی وضاحت درج ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ) ''محفل میلاد کا اصل یہ ہے کہ لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کریں اور

marfat.com

یعنی آپ ﷺ کے فضائل و شمائل، آپ ﷺ پر تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کے ساتھ ایمان لانا، آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور محبت کے ساتھ دین اسلام کی پیروی اور اسلام کی تبلیغ میں سعی و کاوش اور کفار ومشرکین ومفسدین سے وقت ضرورت آپ ﷺ کی خاطر جہاد کرنا وغیرہ۔ یہ محفل مبارکہ کب منعقد ہوئی؟ اس کی تاریخ کا تعین کرنا انسان کی فکری اور علمی تحقیق کی قوت سے وراء ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن نے ذکر رسول ﷺ کی محفل کے انعقاد کیلئے ہمیں ایک سند عطا فرما دی۔ خصوصاً قرآن عظیم کی درج ذیل آیت کریمہ نے تو سید عالم ﷺ کے ذکر اور ان پر درود وسلام بھیجنے اور ان کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کو امر وجوبی قرار دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو (تم بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجو[1]۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تکریم ہے۔ علماء نے ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا و مَوْلَانَا محمد'' کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ:

''یارب محمد مصطفیٰ ﷺ کو عظمت فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر، اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین وآخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء، ومرسلین وملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے''[2]۔

---

1. الاحزاب ۳۳:۵۶، ترجمہ ''کنزالایمان''

2. ''خزائن العرفان'' حاشیہ کنزالایمان'' برآیت مذکورہ الاحزاب ۳۳:۵۶

marfat.com

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا''۔[1]

اس آیت کریمہ میں غور طلب الفاظ ''اتممت علیکم نعمتی'' ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ واضح اعلان فرما رہا ہے کہ میری سب سے کامل اور تام نعمت صاحب قرآن ﷺ اور قرآن مجید ہیں۔

۴) قرآن نے جہاں آپ کی ذات مبارکہ کو نعمت عظمیٰ قرار دیا ہے وہاں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سب سے عظیم فضل اور تمام جہانوں کیلئے سب سے بڑی رحمت بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے''۔[2]

یعنی اس کائنات اور مابعد الکائنات میں ہر مخلوق کے وجود اور ان پر جود کا سبب و واسطہ آپ ﷺ ہی ہیں۔

پھر متعدد آیات شریفہ میں آپ کی ذات مقدسہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا فضل عظیم بھی فرمایا:

مثلاً: سورۂ احزاب میں رحمت عالمین ﷺ کی متعدد صفات مبارکہ شاہد' مبشر' نذیر داعی الی اللہ اور سراج منیر بیان کر کے فرمایا کہ:

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا

[1] المائدہ' ۵:۳' ترجمہ ''کنز الایمان''

[2] الانبیاء' ۲۱:۱۰۷' ترجمہ ''کنز الایمان''

marfat.com

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''[1]

مذکورہ اول الذکر آیت میں بفضل اللہ وبرحمتہ سے مفسرین کرام نے ایمان، قرآن اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ مراد لیا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ''

''بلا اختلاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور اس کا کامل ترین فضل ہیں اس لئے آیت مبارکہ سے ''بدلالۃ النص'' یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ یہاں رحمت اور فضل سے مراد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جن کی ولادت پر اللہ تعالیٰ خوشی منانے کا حکم دے رہا ہے''۔

چند سطور کے بعد مزید فرماتے ہیں کہ:

''الغرض اصل الاصول تمام فضل و رحمت کی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات بابرکت ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکت کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرحت ہو کم ہے''[2]۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کی سب سے بڑی نعمت ہیں اور اس عطا پر جس قدر بھی خوشی و فرحت اور جشن و مسرت کا اظہار کریں کم ہے تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر نہ صرف یہ کہ اس کا شکر بجالائے بلکہ اس نعمت عظمیٰ کا اپنے قول و عمل سے حتی المقدور چرچا بھی کرے اور یہ عین قرآنی حکم کی بجا آوری ہے۔

جیسا کہ آیت شریفہ میں گزرا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔

---

[1] والضحیٰ ۹۳:۱۱، ترجمہ ''کنز الایمان''

[2] اشرف علی تھانوی، مجموعہ خطبات بنام ''میلاد النبی'' ص ۱۲۰ تا ۱۲۱ مطبوعہ جمیل کتب خانہ لاہور

marfat.com

"(عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے عرض کی) اے اللہ! اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان (نعمت) اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی (بھی) اور تیری طرف نشانی۔"[1]

اس آیت کریمہ میں غور طلب بات یہ ہے کہ جب حصول رضائے الٰہی کی خاطر مائدہ جیسی نعمت کے ملنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام عید منانے کا ذکر فرمارہے ہیں تو آقائے نعمت دو جہاں، فخر موجودات، باعث تخلیق این و آں، محبوب رب العلمین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت مبارکہ کی صورت میں نعمت عظمیٰ کے حصول پر عید کیوں نہیں منائی جاسکتی اور اللہ کی رضا جوئی اور شکر کی بجا آوری کیلئے اظہار فرحت و مسرت کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ کیوں کہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کا سرچشمہ تو آپ ہی کا وجود مسعود ہے۔

۴) روزہ، نماز، قربانی اور صدقات و خیرات کے ذریعہ: "اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ نفلی عبادات روزہ، نماز اور فقراء و مساکین میں صدقات و خیرات کی تقسیم بھی ہے۔ جیسا کہ سید عالم ﷺ نے ہر پیر کو روزہ رکھ کر اپنی ولادت مبارکہ کا شکرانہ ادا کیا۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دن میری ولادت کا دن ہے اور اس دن اللہ تعالیٰ کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔"[2]

زمانۂ حال کے (مکہ شریف میں) حرم کعبہ کے مشہور استاذ، حدیث نبوی کے عالم جلیل، بیشمار کتب کے مصنف، شیخ الحدیث فضیلۃ الاستاذ ڈاکٹر سیّد محمد علوی مالکی حفظہ الباری مذکورہ حدیث سے محفل میلاد پر استدلال کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

---

[1] المائدہ ۵: ۱۱۴، ترجمہ "کنز الایمان"

[2] مشکوٰۃ المصابیح، بحوالہ مسلم، ص ۱۲۹ (نیز مسلم کتاب الصیام) مستدرک، ج ۲، ص ۶۰۲

marfat.com

نے پوچھا کہ آج تم لوگ یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم آج یہاں بیٹھ کر اس رب کریم کی حمد وثناء بیان کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے ہمیں دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب ہمیں عطا فرما کر ہم پر احسان کیا۔ آپ نے ان کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا:

''تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے''۔[1]

۳) سید عالم ﷺ کا مدینہ منورہ میں بطور شکرانہ جانور کی قربانی:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل احادیث میں آپ کا یہ عمل ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔[2]

۴) حضرت عبداللہ ابن عباس اور عامر انصاری رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ:

ایک دن وہ اپنے اہل وعیال کے سامنے اپنے گھر میں حضور ﷺ کی ولادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے اور اظہار مسرت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے جا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیج رہے تھے کہ اچانک سید عالم ﷺ تشریف لائے اور میلاد شریف پڑھتے دیکھ کر فرمایا:

''میری شفاعت تمہارے لئے حلال ہوگئی ہے''۔

ایسا ہی ایک واقعہ صحابی رسول حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ جس کے راوی اور شاہد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس میں اتنا اور اضافہ ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو میلاد مبارک کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جا رہے

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین

[2] حسن المقصد فی عمل المولد، ص ۱۹۹

marfat.com

(ﷺ)![1]

اسی طرح خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فتح مکہ کا چشم دید واقعہ کتب احادیث میں مروی ہے کہ جب مجاہدین اسلام شہنشاہ دو جہاں، سرور ہر دوسرا، سید عالم ﷺ کی قیادت میں ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں مکۃ المکرمہ میں داخل ہو رہے تھے تو اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بآواز بلند اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت اور سید عالم ﷺ کی نعت بیان کر رہے تھے۔

حال کی ایک دریافت اور تحقیق سے ثابت ہے کہ دور فاروقی اور دور عثمانی میں جمع القرآنی کی تحریک کے دوران سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرآنی آیات پر مبنی سید عالم ﷺ کے فضائل و کمال پر ایک تالیف مرتب کی تھی جسے "میلاد النبی" کے موضوع پر پہلی تصنیف قرار دیا جا سکتا ہے[2]۔

چنانچہ حال ہی میں (دسمبر ۲۰۰۰ء) منادی پبلی کیشنز اسلام آباد سے درود و سلام کی (عربی) کی یہ کتاب بعنوان "مجموعہ صلوٰۃ النبی ﷺ" شائع ہوئی ہے اس کے مقدمہ میں تحریر ہے کہ درود و سلام کا یہ نایاب مجموعہ دنیا کا سب سے پرانا نسخہ ہے جو برلن (جرمنی) کی لائبریری سے حاصل کیا گیا ہے جہاں اس کا اصل مخطوطہ مائیکرو فلم کی صورت درود و سلام کے دیگر نایاب مخطوطات کے ساتھ محفوظ تھا۔ مذکورہ درود شریف کا ایک نسخہ برٹش لائبریری لندن میں بھی محفوظ ہے جو برلن (جرمنی) کے نسخے کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہے۔ چنانچہ دونوں نسخہ کے تقابلی جائزے کے بعد برلن (جرمنی) ہی کے نسخہ کو مکمل کر کے شائع کیا گیا۔

مقدمہ نگار نے اس میں درود و سلام کی جو اہم اور امتیازی خصوصیت بیان کی

---

[1] کتاب الزھد والرقائق، صحیح، مسلم ۵۳، حدیث ۷۵۔

[2] مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ النبی ﷺ دسمبر ۲۰۰۰ء، ناشر منادی پبلی کیشنز، اسلام آباد، پاکستان

marfat.com

حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا شوق دلا کر ان کے عقیدہ وایمان کی حفاظت کا اہتمام کرسکتے تھے۔ آج کی محافل میلاد کے موضوعات بھی وہی قرآنی آیات ہیں جو خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ نے جمع کیں اور جو مذکورہ تالیف ''مجموعہ صلوٰۃ النبی ﷺ'' میں شامل ہیں۔ اس کتاب کے تین درود شریف ملاحظہ ہوں۔

۱) الصلوٰۃ والسلام علیک یامَنْ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِی حَقِّہٖ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ○

۲) الصلوٰۃ والسلام علیک یامَنْ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِی حَقِّہٖ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ○

۳) الصلوٰۃ والسلام علیک یامَنْ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِی حَقِّہٖ قُلْ ھٰذَا سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ○

قربان جایئے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے۔ کیا ان درودوں میں بیان کردہ آیات کریمہ آج ہمارے میلاد مبارک کا عنوان نہیں بنتی ہیں؟

اس طرح کے بیشمار واقعات احادیث مبارکہ میں ملتے ہیں جن کی تحریر و تفصیل کا یہ مقالہ متحمل نہیں ہوسکتا۔ لیکن مذکورہ بالا چند واقعات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج محافل ذکر رسول اور میلاد مبارک میں روبعمل آنے والے تقریباً تمام معمولات متفرق طور پر عہد رسالت مآب اور دور خلفائے راشدین میں کئے جاتے تھے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جس طرح یہ کہا جائے کہ قرآن مجید پورے کا پورا اس دور میں متفرق طور پر موجود تھا' لیکن اس کی مصحف اور ایک جلد آج کی صورت نہیں تھیں' نہ اس میں اعراب' اوقاف' سکتہ اور آیات کے اختتام اور تلاوت کے دیگر رموز کی علامات تھیں' نہ کسی صحابی رسول ﷺ نے اس طرح سے اس کی روزانہ صبح تلاوت کی جس طرح آج ہم رحل پر رکھ کر مصحف شریف کھول کر پڑھتے ہیں' نہ صاحب

marfat.com

ہوا ہو اور نہ ہی دور خلفائے راشدین میں ہوا ہو وہ ناجائز یا حرام یا گمراہ کن ہے اور ایسے کام کو "بدعت" اور ایسا کام کرنے والے کو بدعتی کہہ دیتے ہیں۔ ایسے لوگ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں۔ شریعت اسلامی کا معروف اور متفقہ قاعدہ ہے کہ "الاصل فی الاشیاء اباحۃ" یعنی ہر شے کی اصل میں اباحت ہے۔ بالفاظ دیگر کوئی کام بھی از روئے شرع برا نہیں تاوقتیکہ اس میں قرآن اور سنت کی رو سے برائی کا کوئی واضح عنصر نہ پایا جائے۔ یاد رکھیں کہ ہر نیا کام اپنی ماہیت کے اعتبار سے دو طرح کا ہو سکتا ہے۔

۱ قرآن وسنت کے مخالف ہو وہ بدعت سیئہ ہو گا۔

۲ قرآن وسنت کے مخالف نہ ہو، بلکہ کسی دینی مصلحت پر ہو، بدعت حسنہ ہو گا۔

بدعت حسنہ کو سنہ حسنہ اور بدعت سیئہ کو سنہ سیئہ بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک صحیح حدیث ہے جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے مفہوم ملاحظہ ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا!

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامُ سُنَّۃَ حَسَنَۃً

جس نے اسلام میں نیک کام کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو جتنے لوگ بھی اس کار خیر پر عمل پیرا ہوں گے ان کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور اس پر عمل کرنے والے افراد کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور اسی طرح مَنْ سَنَ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ سَیِّئَۃً

جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا تو اس پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کا بھی وہ شخص مستحق ہو گا اور اس برے طریقے کو اپنانے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی[1]۔

---

[1] صحیح مسلم، ج ۱، ۳۲۷، مشکوۃ المصابیح: ۳۳

marfat.com

سنۃ حسنہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اس سنۃ حسنہ کی مثال وہ محافل ہیں جنہیں مسلمان مختلف مناسبتوں سے منعقد کرتے ہیں' مثلاً سن ہجری کی ابتداء کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر (یا ان کی یاد میں) اسراء اور معراج شریف کے بیان کیلئے' فتح مکہ اور غزوۂ بدر وغیرہ کے ذکر کیلئے منعقد کی جانے والی محفلیں' جن سے دینی مصلحت سے متعلق فائدے کے حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے''۔

علامہ البوطی مزید فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک! ''نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر یا دیگر مناسبتوں کے پیش نظر منعقد کی جانے والی محافل کو (عرف عام میں) بدعت قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ان محافل کا منعقد کرنے والا کوئی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ محافل دین کی جزء ہیں یا دین کی حقیقت میں داخل ہیں کہ انہیں ترک کیا گیا تو ترک کرنے والا گنہگار ہوگا' یہ محافل اجتماعی مسرت وشادمانی کی مظہر ہیں جن سے دینی بھلائی کی توقع ہوتی ہے (کیونکہ محفل میں بیٹھنے والا حضور اکرم ﷺ کے فضائل اور اسوۂ حسنہ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے) نیز یہ ''سنۃ سیئہ'' کے ذیل میں بھی ہرگز داخل نہیں بشرطیکہ ان میں کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کیا جائے اور یہ محفلیں ایسے کاموں سے پاک ہوں جو اس فائدے ہی کو ضائع کردیں جس کے حصول کی ان محافل سے توقع کی جاتی ہے''[1]۔

علامہ البوطی' دمشقی آخر میں مخالفین میلاد شریف کو تنبیہ کرتے ہوئے ناصحانہ انداز میں فرماتے ہیں کہ

''اگر میلاد مبارک کی موجودہ اجتماعی ہیئت کو محض اس وجہ سے بدعت اور حرام کہہ کر ترک کر دیا جائے کہ سید عالم ﷺ کی حیات ظاہری میں یہ صورت موجود نہیں

---

[1] ایضاً' ص ۲۲۸۔۲۸۹

marfat.com

رکھ کر شر ور و آفات سے بچاتے رہیں''۔[1]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ میلاد النبی ﷺ اور اس قسم کی دیگر محافل کا مقصد صرف اجتماعات اور مظاہر نہیں بلکہ ان کی حیثیت ایک مبارک مقصد کے حصول کیلئے ایک مبارک ذریعہ کی ہے۔ اس کی اصل دور رسالت اور عہد خلفائے راشدین اور معمولات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود ہے۔ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں محدثین کرام اور صوفیائے کرام کی محافل کی صورت میں اور پھر خلفائے عباسیہ کے دور میں اس نے باقاعدہ اجتماع کی صورت اختیار کر لی' گذشتہ ایک ہزار سال سے تواتر کے ساتھ اجل علماء ائمہ امت اور عوام وخواص مسلمانوں کے معمولات سے چلا آ رہا ہے۔ یہ فرض ہے نہ واجب بلکہ مستحب امر عادی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ عمل ہر طرح سے محمود اور باعث خیر و برکت ہے۔ اب سطور بالا میں قرآن وحدیث اور آثار صحابہؓ وسلف صالحین سے بیان کردہ تمام روشن دلائل کے باوجود بھی اگر کوئی اختلاف رکھتا ہے تو بھی یہ ''مسئلہ میلاد'' زیادہ سے زیادہ اختلافی ٹھہرے گا جس میں اجتہاد کی گنجائش باقی رہتی ہے' اس لئے اس سلسلے میں ایک فریق کا دوسرے فریق کو بدعتی ومشرک قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ہمارے سامنے آس پاس بڑے بڑے جرائم بکھرے پڑے ہیں جن کے خطرناک ہونے اور مضرت رسانی میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ان کے علاج' تدراک اور ان کے خلاف جہاد کرنے کیلئے قومی اتحاد کی سخت ضرور ہے' پھر کیا وجہ ہے کہ ان جرائم سے چشم پوشی اور خاموشی اختیار کر لیں جن کے بارے میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اپنے شخصی اجتہادات کی حمایت اور ان سے مختلف نکتۂ نظر سے محاذ آرائی میں مصروف ہو جائیں اور شدت وتشدد بلکہ دہشت گردی کی

[1] سید محمد علوی مالکی' علامہ ڈاکٹر ''اصلاح فکر واعتقاد'' (اردو ترجمہ ''مفاہیم یجب ان تصحح عربی) ص ۴۰۶

marfat.com

marfat.com

بچے کس گھر میں پیدا نہیں ہوتے۔ کس گھر میں بچے پیدا ہونے کی خوشیاں نہیں منائی جاتیں۔ لیکن پتہ نہیں کیا بات ہے۔ یہ پھل جتنا کچا ہوتا ہے۔ جوں جوں یہ پھل پکتا جاتا ہے۔ کڑوا کسیلا کھٹا اور پھیکا ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ میٹھا رہتا ہے۔ پورے معاشرے میں وہ گھر انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ جن گھروں میں یہ پھل پک کر بھی میٹھا رہتا ہے۔

ایسے دوسرے پھل بھی۔ سیب۔ کیلا۔ امرود۔ کنوں۔ فروٹر۔ انگور۔ کھجور۔ انار پک کر بھی زیادہ دیر تک۔ میٹھے نہیں رہتے گل سڑ جاتے ہیں۔ بدبو چھوڑ جاتے ہیں۔ گلی میں پھینکنے پڑ جاتے ہیں۔

میرے مہربانو! یہ بچہ! جس نے ساری دنیا کو دکھوں سے بچایا جس نے انسانیت کو اخوت و مساوات کے شیرے میں ڈبو دیا ایسا میٹھا پھل سبحان اللہ ماں کی گود سے قبر کی گود تک اور قبر کی گود سے اب تک پھر حشر تک اور حشر کے بعد (ابد الاباد) تک یہ پھل شیریں تر ہوتا چلا گیا۔ نام بھی میٹھا۔ ذات بھی میٹھی۔ کردار بھی میٹھا۔ بات بھی میٹھی۔ بچپن۔ لڑکپن۔ اٹھان۔ جوانی۔ جوانی کا ہر دن۔ جوانی کی ہر رات بالوں میں چاندی آنے سے ظاہری زندگی کے آخری بالکل آخری لمحے تک ہر لمحہ میٹھا۔ اور میٹھا بھی ایسا جس سے جی نہ بھرے بلکہ ایسا کہ طلب بڑھتی جائے۔ بڑھتی جائے۔ بڑھتی جائے۔

محمد ان کا ہے نام نامی امین عظمت بڑا گرامی
ہے کتنا شیریں یہ نام پیارا مٹھاس کتنی بھری ہوئی ہے

صبح صادق کو۔ جس نے صادق بنایا اس صداقت کے وقت کو۔ جس نے

marfat.com

سیانے کہتے ہیں بچوں کو خوش رکھ کر اچھا نہیں بنایا جا سکتا اچھا بنا کر خوش رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ تو تھے ہی اچھے۔ اچھائیاں بانٹنے والے خوش رکھنے والے۔ اہل عرب بچوں کو شہروں کی پرہول زندگی اور سہل پسندی کی زندگی سے دور۔ دیہاتی ماحول میں سخت جانی اور پتھریلی زمین کی زندگی فصاحت و بلاغت کی زبان اور دودھ کی طرح دھلی زبان سے آشنا کرنے اور دودھ پلانے کیلئے دیہاتی دائیوں کا انتخاب کرتے۔

ربیع الاول تھا۔ یعنی فصل بہار کا پہلا موسم۔ دیہاتوں سے دائیوں کی آمد کا موسم۔ وہ بھی گروہ گروہ ہی چلتی ہوں گی۔ صحت مند خواتین۔ صحت مند سواریوں پر۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے۔ امیر سے امیر گھرانوں کے بچے گود میں لینے کی سبقت کی دوڑ۔ دوڑتی ہوئی۔ مکے آ پہنچیں۔ ان میں۔ ایک حلیمہ نام کی دائی بھی تھیں۔ کمزور سی غریبنی سی۔ وہ بھی۔ اور اس کا خاندان بھی۔ اس کی سواری بھی ویسی ہی۔ وہ پیچھے رہ گئی۔ بہت پیچھے۔ سب سے آخر میں کھیل مقدر کا۔ سب سے آخر میں آنے والی۔ مقدر کی دھنی نکلی۔ مکے میں پہلے آنے والی۔ اس کے خاندان کے دائیوں کو جو ملا۔ وہ ان کا مقدر تھا۔ لیکن اس کو۔ تو مقدر بھی۔ اسی گھر سے مل گیا۔

اوروں کو ملا ہے تو مقدر سے ملا ہے
اس کو تو مقدر بھی تیرے در سے ملا ہے

حضرت حارث۔ حلیمہ کے خاوند کہتے ہیں۔ میری سواری۔ دوسری سواریوں میں۔ سب سے ہلکی اور کمزور سی سبز رنگ کی گدھی۔ اور اونٹنی۔ اس سے بھی کمزور جس کے پاس دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔ حلیمہ کہتی ہیں۔ میرا بیٹا بھوک کی وجہ سے ساری ساری رات روتا رہتا۔ نہ سوتا نہ سونے دیتا۔

حلیمہ کہتی ہیں۔ میں مکے پہنچی۔ تو میری سہلیاں۔ مکے کے بڑے بڑے

marfat.com

آئینہ حیرت میں ہے آئینہ گر حیرت میں ہے
تیری صورت دیکھ کر تیرا سراپا دیکھ کر
ماہ و انجم کی جبینوں پر پسینہ آ گیا
پیکر انوار تیرا نوری تلوا دیکھ کر

میں نے بے اختیار۔ آنکھوں کے عین درمیان۔ پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور اٹھا کر اپنے خاوند حارث کے پاس لے آئی۔ جو باہر میرے انتظار میں تھے۔ دیکھ کر کہنے لگے۔ وَاللّٰہِ! یَا حَلِیمَۃُ لَقَدْ اَخَذْنَا نَسْمَۃً مُبَارَکَۃً۔ حلیمہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے یمن و برکت کا وجود پالیا ہے۔

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ
بڑے حلم والے کو لائی حلیمہ
وہ اللہ والا تیری گود میں ہے
ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت رشک چمن ہو
گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ

میں اندر گئی۔ بچے کو دودھ پیش کیا۔ دودھ کے خشک سوتے نہ جانے کہاں سے پھوٹ پڑے۔ ہر ماں کی عادت ہوتی ہے۔ بچے کو ایک طرف سے دودھ پلا کر۔ دوسری طرف سے بھی دودھ پلاتی ہیں۔ میں نے بھی بچے کو دوسری طرف پیش کی۔ تو آپ نے دودھ نہ پیا۔

اس انوکھے بچے نے پہلے دن سے رضاعت کی عمر کے آخری دن تک۔ ایک طرف سے ہی دودھ پیا۔ دوسری طرف۔ میرے بیٹے عبداللہ۔ اپنے دودھ شریک بھائی کیلئے چھوڑ دی۔ یوں تو آپ کی ہر ادا مر مٹنے والی تھی۔ لیکن اس ادا نے میرے

marfat.com

میں۔ محمد کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری جا رہی تھی۔ ایک عجیب سے کیف میں ڈوبی اپنے خیمے کی طرف جا رہی تھی۔ میرے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

نصیبہ میرا ناز کرتا ہے مجھ پر
کہ روشن ستارے کو لے کر چلی ہوں
ہوئے دو جہاں جس کے جلوؤں سے روشن
اسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں

خیمے میں پہنچی۔ حارث میرے ساتھ تھے۔ میرا بیٹا۔ رو رہا تھا۔ بھوک نے۔ اس کا صبر چھین لیا تھا۔ میں تو پہلے بھی اس خیمے میں آتی جاتی رہتی تھی۔ میرے آنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد کی ذات نے۔ میرے خیمے میں قدم رکھا۔ آرام۔ سکون۔ چین۔ راحت۔ ہر نعمت نے ہمیں اپنے چھتر میں لے لیا۔ میری چھاتی دودھ سے بھر گئی۔ بچے نے۔ میرے بیٹے نے۔ شاید۔ اپنی زندگی میں پہلی بار۔ پیٹ بھر کر دودھ پیا تھا۔ اسے سکون ملا۔ کہیں سے نیند کی دیوی نے بھی میرے خیمے کا منہ دیکھ لیا۔ اور میرا بچہ۔ نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ میں شاعر تو نہیں ہوں۔ لیکن اس کیف میں ڈوبی ہوئی میں کچھ گنگنا رہی تھی۔

رہے محروم اس دولت سے دولت ڈھونڈنے والے
سبھی کچھ پا گئے دامان رحمت ڈھونڈنے والے

ہم نے دیکھا۔ ہماری گدھی اور اونٹنی کا رنگ بھی نکھرنے لگا۔ بے چینی اور بے بسی کا۔ غربت و افلاس اور کم مائیگی کا احساس۔ جو ہمیں لے ڈوبا تھا۔ رفتہ رفتہ مٹنے لگا۔ ہم نے۔ خانہ کعبہ کا الوداعی طواف کیا۔ واپسی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ سامان سمیٹ لیا گیا۔ جیسے آنے میں ہم پیچھے رہ گئے تھے۔ ایسے ہی جانے کیلئے بھی ہم پیچھے رہ گئے۔

marfat.com

حافظے کے ہر گوشے کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ کہ سفر کے واقعات نے کئی اجنبی راستے کھول دیئے۔

لوگ جائیں حجر اسود چومنے

حجر اسود نے تیرا بوسہ لیا

ہر قدم پر احساس ہوتا ہے۔ کہ محمد۔ حضور اعلیٰ۔ کا ہر قدم۔ میرے حارث اور شیما کے دل کو پکڑ نہیں لیتا تھا۔ دل کو چھین لیتا تھا۔ قافلہ تو بہت پہلے سے روانہ ہو چکا تھا۔ انہیں احساس تھا۔ مریل گدھی۔ اور بے جان اونٹنی ان کی منزل بھی کھوٹی کرے گی۔ اس لئے ہمارا انتظار کئے بغیر ہی قافلہ چل دیا تھا۔ لیکن ننھے حضور کی برکت سے۔ ہم نے انہیں وادی ''سرو'' میں جا لیا۔ میری سہیلیوں نے۔ ہمیں۔ ہم سے بھی زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔ حلیمہ یہ تیز رفتار اونٹنی کہاں سے لی ہے۔ اور وہ پہلے والی کہاں ہے۔ ہم تو مسرت وحیرت کے جذبات میں ڈوبے ہوئے ہی تھے۔ لوگ ہمیں بھی دیکھ حیرت زدہ ہو رہے تھے۔ میں نے جواب دیا۔ سواری نہیں سوار بدلا ہے۔ جس نے ہماری قسمت ہی بدل کر رکھ دی ہے۔ خیر ہم چلتے چلتے۔ ان سے پہلے اپنی وادی میں جا پہنچے۔ البتہ میں نے محسوس کیا۔ دَائَیۡتُ الحسد مِنۡ بَعۡضِ نِسَاءِ نَا کہ میری ہم قافلہ عورتوں کے دلوں میں حسد کی چنگاری پھوٹ پڑی ہے۔

یوں تو ننھے حضور کو۔ چند اور خوش نصیب بیبیوں نے بھی دودھ پلایا تھا۔ خود بی بی امنہ نے۔ ثوبیہ نے۔ بنی سلیم کی تین ہمنام عاتکہ نے۔ خولہ بنت منذر نے۔ یہ سعادت حاصل کی تھی۔ لیکن جو نعمت مستقل میرے حصہ میں آئی۔ وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔ میں اپنے رب کی اس عنایت پر حیران تھی۔ کہ بنی سعد کی کتنی ہی دائیاں مکے گئیں تھیں۔ اگر ان میں کوئی آپ کو لے لیتی۔ تو ہمارا کیا بنتا۔ یہ تو ہمیں بعد میں علم ہوا۔ کہ حضرت عبدالمطلب ننھے حضور کے دادا حضور نے میرا نام اور۔ میرا

marfat.com

جب آپ نے یہ بات بتائی تو پھر ہمیں اپنے مقدر پر مزید رشک آیا۔ کہ یہ کہیں اور سے پہلے ہی فیصلے ہو چکے تھے۔

میرے دل پہ ہیں نقش قدم آپ کے
مجھ گنہگار پر ہیں کرم آپ کے
چڑھتی رہتی ہے مینار پر زندگی
گرتے رہتے ہیں قدموں پہ ہم آپ کے

لگتا تھا۔ ننھے حضور اور آپ کے رب نے ایک بدوی عورت جیسی اجنبی عورت کو اپنی بے پناہ عنایات سے رام کرلیا ہے۔ میں اکثر ننھے حضور کو اور اپنے عبداللہ۔ اپنے بیٹے کو قریب قریب لٹاتے ہوئے کہتی۔ یہ میرا عبداللہ ہے۔ یہ میرے محمد ہیں۔ میری دو آنکھیں ہیں۔ اے میرے گھر آنے والے۔ تیری تعریفیں کرتی نہ تھکوں۔ تیرے قدم کتنے مبارک ہیں۔ تو نے ہم بوریہ نشینوں کو سیراب کر دیا ہے۔

تشریف آوری ہوئی جب سے حضور کی
نقشہ ہی کچھ عجیب میرے گھر کا ہوگیا

ابتدائی دنوں کی بات ہے۔ اپنے مقدر اور نصیب۔ اور ان کی نسیم بہاری کے لطف میں ڈوبی نہ جانے کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ کہ مجھے خیالوں کی دنیا سے حقیقت کی دنیا میں لانے کیلئے ایک واقعہ ہوگیا۔

بکریوں کے ریوڑ میں سے۔ ایک بکری گھر کے۔ صحن میں۔ جہاں۔ میری دونوں آنکھیں۔ میرا محمد اور۔ عبداللہ۔ میری دونوں آنکھیں ٹھنڈی کر رہے تھے۔ آئی۔ میرے محمد کے قدموں کو بوسہ دیا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر سراپا عقیدت بن کر کھڑی ہوگئی۔ نہ جانے۔ وہ کتنی دیر اسی عقیدت کے شیرے میں ڈوبی رہتی۔ کہ چرواہا ادھر آنکلا۔ اس نے پچکارا اور وہ بھاگ کر۔ ریوڑ میں شامل ہوگئی۔ واہ ری بکری! تیری

marfat.com

اٹھائے رکھتی۔ اس کا جی ہی نہ بھرتا تھا۔ چھوٹی سی عمر میں شاعری کہاں کی جا سکتی ہے۔ لیکن محبت۔ عمر نہیں دیکھتی۔ اسے جو اپنے قرشی بھائی سے محبت تھی۔ اس محبت نے اس کو شاعر بنا دیا اور اس سے لوری کی شکل میں بڑے خوبصورت اشعار کہلوا دیئے۔ وہ لوریاں دیتی دیتی اشعار پڑھتی رہتی۔ میں بھی کبھی اس کے ساتھ شامل ہو جاتی اور کہتی۔

یَا رَبُّ اذا عطیتہ فابقہ
واعلہ الی العلا وارقہ
وادحض اباطیل العدی بحقہ

اے پروردگا! اگر تو نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ تو اسے بقا اور سلامتی بھی عطا فرما۔ انہیں انتہائی بلندی کے مقام تک پہنچا۔ اور انہیں منزل مقصود تک پہنچا۔ اور ان کے دشمنوں کے تمام باطل حیلوں کو انہی کے توسل سے کالعدم فرما۔ اور شیما اپنی دھن میں دعائیں دیتی رہتی۔

یا ربنا ابق لنا محمدا
حتی اراہ یافعا وامردا
ثمہ اراہ سید او مسودا
واکبت اعادیہ معا طسدا
واعطہ عزا یدوم ابدا

اے ہمارے رب! محمد ﷺ کو ہماری خاطر بقا اور سلامتی عطا فرما۔ حتیٰ کہ میں آپ کو جوان اور ایک تن آور مرد دیکھوں۔ پھر میں انہیں اپنی قوم کے ایسے سردار کے روپ میں دیکھوں۔ کہ سب لوگ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کر رہے ہوں۔ اور اے ہمارے رب! ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل اور رسوا فرما۔ اور انہیں وہ عزتیں عطا فرما۔ جو ابدالآباد تک قائم رہیں۔

marfat.com

حاسدوں کی نظریں۔ ہر وقت تاڑ میں رہتی ہیں۔ لیکن میں نے ان سے بچنے کا حل یہ نکالا۔ کہ گھر میں دودھ وافر مقدار میں ہوتا تھا۔ اس قریشی مہمان کے صدقے بانجھ اور خشک جانور بھی دودھ دینے لگے تھے۔ میں کبھی انیسہ کے ہاتھ۔ کبھی شیما کے ہاتھ لوگوں کے گھروں میں بھیجتی رہتی تھی۔ کبھی کبھی حارث خود بھی اڑوس پڑوس میں دودھ دے آیا کرتے تھے۔ منہ کھاتا ہے۔ آنکھیں شرماتی ہیں۔ اس لئے کوئی آنکھ آپ کی طرف نہیں اٹھتی تھی۔ بہر حال میں محتاط رہتی۔ حارث کے بھتیجے وغیرہ اور اڑوس پڑوس کے بچے اکثر ضد کر کے اٹھا لیتے۔ کھیلنے کیلئے۔ بہلانے کیلئے۔ باہر لے جانے کی کوشش کرتے لیکن میں روک لیتی۔ اور کسی کے ساتھ۔ گھر سے باہر نہ جائے۔

میرے خاندان کی بڑی بوڑھیاں۔ مجھے ٹوکتی تھیں۔ کہ حلیمہ۔ خیال کر۔ تو اپنے فرض میں کوتاہی کر رہی ہے۔ ایک تو غیر بچے سے اتنا پیار نہیں کرتے۔ کہ جدائی کے تصور سے ہی دل کانپ جائے۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ ہر سال دو سال بعد۔ ہمیں نئے سے نیا بچہ۔ خوبصورت سے خوبصورت بچہ۔ اچھے کھاتے پیتے گھرانے کے بچے۔ مل جاتے ہیں۔ آخر سال دو سال بعد انہیں اپنے گھر واپس جانا ہوتا ہے۔ اس لئے ان سے اتنا زیادہ پیار اچھا نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ تیرے فرائض میں یہ بات شامل ہے۔ کہ بچے کو گاؤں کی صاف ستھری نکھری آب و ہوا سے متعارف کراؤ۔ ہمارے بچے۔ اللہ انہیں سلامت رکھے۔ کوئی برے بھی نہیں۔ ان کے ساتھ میل ملاپ۔ کھیل کود۔ بات چیت میں فصاحت و بلاغت۔ اسے ان بچوں سے ملے گی۔ بچہ باہر گلی میں کھیلے کودے گا۔ تو اس کی جسمانی قوتیں بھی پروان چڑھیں گی۔ اس لئے قریشی بچے پر اتنی پابندیاں عائد نہ کر۔ بلکہ اسے ذرا کھلا ماحول بھی فراہم کر۔

ان کے مشورے اپنی جگہ۔ لیکن میرے دل کو۔ شیما کے دل کو۔ حارث کے

marfat.com

درخواست کی۔ دعا کرو۔ ہمارا بچہ مل جائے۔ وہ ہمیں بت خانہ میں لے گیا۔ گھٹنے ٹیک دیئے۔ شاید ہماری آہ وزاری سے وہ متاثر ہو گیا تھا۔ وہ بڑی لجاجت کے ساتھ بڑے بت کے حضور التجائیں کرنے لگا۔

زیں زنے فرزند طفلے گمشدہ است
نام آں کو دک محمد مصطفیٰ است

اے میرے بتو۔ اس عورت کا ایک بچہ گم ہو گیا ہے۔ اور اس کا نام محمد مصطفیٰ ہے۔ ﷺ

چوں محمد گفت آں جملہ بتاں
سرنگوں گشتند ساجد آں زماں

اس کے منہ سے ابھی۔ اسم محمد۔ نکلا ہی تھا۔ کہ اسی وقت سارے بت سرنگوں ہو کر سجدہ ریز ہو گئے۔ ان میں سے ایک بت بڑی فصاحت کے ساتھ بولنے لگا۔ اس نے کہا۔ حلیمہ!

غم مخور یا وہ نہ گردد اوز تو
بلکہ عالم یا وہ گردد اندرو

غم نہ کر۔ وہ تم سے کبھی گم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک وقت آنے والا ہے کہ ساری دنیا اس میں گم ہو جائے گی۔

ہم سب حیرت زدہ۔ باہر نکلے۔ لیکن صبر نام کی کوئی چیز۔ میری جھولی میں نہ تھی۔ انتہائی کرب میں۔ جہاں بکریاں چر رہی تھیں۔ ادھر نکل گئی۔ ادھر دیکھ۔ ادھر دیکھ۔ اس پہاڑ کی اوٹ میں۔ کبھی اس پہاڑ کی اوٹ میں۔ کہ اچانک۔ جیسے مجھے آواز آئی حلیمہ! ذرا آسمان کی طرف تو دیکھ!

میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتی ہوں۔ ساری فضا۔ گرد وغبار

marfat.com

طرف قریشی بچے کے گھر والوں کی بکریاں چرنے جاتی ہیں۔ اپنی بکریاں بھی۔ ادھر ہی لے جاؤ۔ اب ہماری پہچان بھی ننھے حضور ہی تھے۔ جہاں کہیں۔ عورتوں میں۔ مردوں میں۔ چوپالوں میں۔ لڑکوں کی محفلوں میں۔ کوئی بات اگر ہمارے خاندان کے حوالے سے ہوتے۔ تو لوگ کہتے۔ بھئی وہی حارث۔ جن کے گھر میں وہ بڑا خوبصورت سا۔ انوکھا نرالا سا قریشی بچہ ہے۔ اور ہمارے لئے یہ پہچان باعث فخر تھی۔

ہم سے گنہگاروں کو اپنا بنا لیا
ہم پر ان کی ذات نے کتنے کرم ہوئے
عزت ملی ہمیں بھی ہے ان کے ہی نام سے
صدقے میں ان کی ذات کے ہم محترم ہوئے

ایک دن۔ میں ندی سے۔ پانی لینے کیلئے چلی گئی۔ شام بھیگ چکی تھی۔ میں نے چھاگل۔ ندی میں رکھی۔ تو یوں لگا۔ جیسے ستارے۔ اچھل اچھل کر۔ پانی میں ڈبکیاں لینے لگے ہیں۔ جیسے نورانی بچے ہزاروں کی تعداد میں آ گئے ہوں۔ اور ندی میں ڈبکیاں لگا لگا کر نہانے لگے ہوں۔

مجھے اس دن احساس ہوا۔ پانی ساکن نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ یہ نورانی بچے اپنا پرلطف کھیل ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور یہ نور کے پتلے پھر اداس آنکھوں سے دیکھنے لگیں گے۔

میری چھاگل پانی کو ہلاتی رہی۔ اور نورانی بچے ڈبکیاں لگاتے رہے۔ ہنستے رہے۔ کھیلتے رہے۔ گویا میں ان فلک زادوں کو لوریاں دیتی رہی۔ اور وہ دوڑ دوڑ کر میری چھاگل میں داخل ہو ہو کر اسے لباب بھرتے رہے۔

جب میں گھر آ کر چھاگل کے پانی سے۔ اپنے محمد کو غسل دینے لگی۔ تو وہ سارے ستارے ان پر نثار ہونے لگے۔ گویا میں محمد کو پانی سے نہیں۔ ستاروں سے غسل

marfat.com

انہی باتوں میں مصروف تھے۔ کہ گاؤں کے لوگ۔ لاٹھیاں کلہاڑیاں اور نیزے بھالے لئے پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ گھیرا تنگ کرتے کرتے۔ ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ ان کو مارنے لگے۔ تو میں نے روک دیا۔ اور لوگوں کی طرف سے ملنے والی سزا سے بچا لیا۔

سنا ہے۔ ان چوروں میں سے۔ ایک چور۔ بڑھاپے کے عالم میں۔ آپ کے اعلان نبوت کے بعد آپ پر ایمان لایا۔ اور آپ کے بچپن کا واقعہ یاد کر کے سنانے لگا۔ تو سرکار نے فرمایا۔ ہاں! اس وقت میں نے تمہیں دنیا کی سزا سے بچایا تھا۔ اب میں تمہیں جہنم کی سزا سے بچا رہا ہوں۔

میں بھول نہیں سکتا احسان محمد کا ڈوبا تو نکالا ہے پھسلا تو سنبھالا ہے

یوں تو ہم سب کچھ ایسے سرشار رہتے تھے کہ ہر وقت قریشی بیٹے کی باتوں میں' کاموں میں' غیر معمولی حالات و کیفیت میں' اور ان کے سحر میں ڈوبے رہتے تھے۔ لیکن میری شیما پر تو واقعی ہر وقت ایک کیف طاری رہتا۔ اور ہر وقت ایک دعا اس کے لبوں پر بجی رہتی۔ یَارَبِّ وَاعْطِهُ عِزًّا یَدُوْمُ دَائِمًا اے میرے رب! انہیں وہ عزت عطا فرما۔ جو تا بہ ابد قائم و دائم ہو۔ یہ تو بالکل ایسے ہے۔ جیسے کوئی اپنی سادگی میں دعا مانگے۔ اے اللہ سورج کو چاند بنا دے۔ بھلا جو خود ساری۔ دنیا کو عزت بانٹنے آئے ہوں۔ ان کو عزت کی دعا کیا دینا۔ لیکن بھکاری نے تو صرف مانگنا ہے۔ وہ صرف مانگتا رہتا ہے۔

آپ ہی کے نام سے عزت کمائی رات دن
عزتوں کی آپ ہی کے ہاتھ میں دستار ہے
کون ہے جو اس طرح بنتا ہو سب کا آسرا
مجھ کو بھی بس آپ ہی کا آستاں درکار ہے

marfat.com

جدائی کی۔

ہمارے قافلے کی اطلاع۔ کے پہنچ چکی تھی۔ ننھے حضور۔ میرے محمد۔ اللہ ان کو سلامت رکھے۔ کے دادا جان۔ عبدالمطلب۔ اپنے لاڈلے۔ ہونہار۔ انوکھے۔ نرالے۔ پوتے کو لینے کیلئے۔ شہر مکہ سے۔ ایک منزل باہر تشریف لا چکے تھے۔ جونہی ہمارے قافلے میں شریک سواریوں کے قدموں سے اٹھنے والی۔ دھول اور گرد و غبار فضا میں بکھرتا نظر آیا۔ تو استقبال کرنے والوں کے جذبات بھی امنڈ آئے۔ ہمارا بڑا خوبصورت استقبال کیا گیا۔ اپنے اپنے بچے۔ والدین نے لے لئے۔ اٹھائے۔ منہ سر چوما۔ پیار کیا۔ اور اٹھا کر لے گئے۔

آپ نے کبھی دیکھا ہوگا۔ ماں باپ۔ جب بیٹیوں کی شادی کرتے ہیں۔ تو بیٹیوں کی رخصتی کا عالم عجیب ہوتا ہے۔ ماں باپ خوش بھی ہوتے ہیں۔ رو بھی رہے ہوتے ہیں۔ فرض سے سرخرو ہونے پر خوش۔ اور جگر کے ٹکڑے کے جدا ہونے پر غم زدہ۔ ہماری غمزدگی کا عالم۔ تو اس سے ہزاروں درجہ زیادہ تھا۔ کون جانے۔ محمد سا بیٹا جدا ہونے پر ہمارا حال کیا ہوا ہوگا۔

چند دن تو اسی طرح خوشی و مسرت کی بہاروں میں گزر گئے۔ ایک دن میں نے موقع تلاش کر کے بہانہ بنا کر۔ بات بنائی۔ میں نے آمنہ بی سے عرض کیا۔ بہن سچ پوچھو۔ تو میرا جی نہیں کرتا۔ کہ ننھے حضور کو چھوڑ کر جاؤں۔ مکے کی آب و ہوا۔ کچھ بہتر نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ ننھے حضور بیمار ہو جائیں۔ اگر اجازت ہو۔ تو ان کو ساتھ واپس لے جاؤں؟

بڑے لوگوں کے دل بھی بڑے ہوتے ہیں۔ شاید وہ میرے جذبات پڑھ گئی تھیں۔ ورنہ ایسا بیٹا۔ کون دوبارہ۔ کسی کو دیتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ حلیمہ! میں بھی سوچ رہی تھی کہ مکے کی فضا درست نہیں۔ تم ابھی کچھ عرصہ کیلئے محمد کو ساتھ واپس لے جاؤ۔

marfat.com

گھر میں اترنے لگے۔ قہقہے اچھلنے لگے۔ دودھ سے گاگریں بھرنے لگیں۔ شیما' اس کی بہن۔ اس کا بھائی عبداللہ۔ اور خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل وفراست بھری باتیں۔ معمول پر آ گئیں۔ اور ہم نہال ہو گئے۔

مسرتوں کے دن۔ بہاروں کے موسم۔ کتنے بھی طول ہوں۔ ایک پل میں گذر جاتے ہیں۔ دو سال ایسے گذر گئے۔ جیسے جھونکا ہوا کا۔ ادھر ادھر چلا گیا ہو۔ پل کی خبر کسے ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی کہ اس بچے کیلئے ہم کیوں دل دے بیٹھے ہیں۔ اس کو ستارے کیوں جھک جھک سلام کرتے۔ بکریاں اسے کیوں سجدے کرتی ہیں۔ چاند کیوں۔ اس کی انگلیوں کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ بغیر دیا جلائے۔ ہمارا گھر کیوں روشن رہتا ہے۔ یہ بہاروں پر بہاریں کیوں نثار ہوتی ہیں۔

ایک دن ایسا ہوا۔ خوفناک۔ اور افسوسناک حادثہ۔ چراگاہ سے بچے بھاگم بھاگ آئے۔ سانس پھولا ہوا۔ جلدی اور خوف میں۔ ان کے منہ سے بات نہیں نکل رہی تھی۔ اماں۔ اماں ہمارے قریشی بھائی کو...... قریشی بھائی کو...... ہاں ہاں دو آدمی ...... پکڑ کر لے گئے ...... ان کو لٹایا۔ ان کے پیٹ ...... میرا کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ میرے مالک۔ میرے اللہ۔ یہ کیا ہو گیا...... ان کے پیٹ کو چاک کر دیا۔ مجھے کچھ سوجھتا نہ تھا۔ بے ساختہ۔ جنگل کی طرف بھاگ نکلی۔ دو آدمی۔ قرشی بھائی۔ پکڑنا لٹانا۔ پیٹ چاک کرنا...... یاالٰہی۔ خیر۔ دشمنوں کے منہ میں خاک۔

مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ الٰہی۔ یہ صدمہ کسی کو نصیب نہ ہو۔ میں بھاگی جا رہی تھی۔ اور بچے بھی۔ لیکن جب بکریوں کے ریوڑ کے پاس پہنچی۔ تو میرا بچہ۔ صحیح سلامت۔ کھڑا تھا۔ لیکن کچھ سہمے سہمے۔ جب قریب ہوئی۔ میں نے باہیں پھیلا دیں۔ اور وہ میرے ساتھ آ کر میرے سینے کے ساتھ چمٹ گئے۔

جیسے ٹھنڈ پڑ گئی۔ منہ سر چوما۔ پوچھا۔ بیٹے کیا ہوا۔ کہنے لگے۔ دو سفید پوش

marfat.com

سنا دیا۔

تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو شاید خبر تھی۔ مجھے تو ان کے اعتماد پر حیرت ہوئی۔ اس پر کسی پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ مجھے تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگیں۔ حلیمہ! فکر نہ کر۔ میرے لال کو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ ان پر کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی۔ حلیمہ!

غم مخور یا وہ نہ گردد او زتو
بلکہ عالم یا وہ گردد اندرو

غم زدہ نہ ہو۔ یہ بچہ۔ کبھی ضائع نہ ہوگا۔ کبھی گم نہ ہوگا۔ بلکہ ساری کائنات۔ سارا جہان۔ ساری دنیا۔ خود اس کے اندر آ کر گم ہو کر رہ جائے گی۔

میں نے امانت ان کے اہل کے ہاں سپرد کر دی۔ تو جیسے قرار آ گیا۔ سکون مل گیا۔ جیسے کسی نے میرے دل پر مرہم رکھ دیا۔ میرے مالک۔ تیرا شکریہ! اس امانت میں۔ مجھ سے کوئی خیانت نہ ہوئی۔ شاید اب کے بچھڑتے ہوئے بھی۔ میرا وہی حال ہوتا۔ جو پہلی دفعہ ہوا تھا۔ لیکن اب کے ایسا نہ ہوا۔ بلکہ امانت' اہل کے سپرد کر دینے پر سکون مل گیا۔ ویسے مجھے ایک نشہ سا تھا کہ میں ایک عظیم شخص کی ماں ہوں۔ میں نے محمد کو پالا ہے یہ نشہ بھی کچھ دیر بعد اتر گیا۔ ہر وقت ایک آواز آنے لگی۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ سوتے جاگتے۔ ایک آواز۔ بس ایک ہی آواز۔

دنیا کہتی ہے کہ حلیمہ تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا ہے
ہم کہتے ہیں تجھ کو حلیمہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالا ہے

marfat.com

یہ یثرب کے کوچہ و بازار کا منظر ہے۔ عجیب دلکش سماں ہے ہزاروں افراد پر مشتمل ایک قافلہ دردمنداں رواں دواں ہے۔ ہر شخص نہایت احترام اور عقیدت کے ساتھ سر جھکائے چل رہا ہے لوگ یثرب کے در و دیوار سے دیوانہ وار لپٹ رہے ہیں اور ان کے ساتھ لگتے ہی بے اختیار انہیں چومنے لگتے ہیں۔ کچھ افراد کی آنکھیں اشکبار ہیں اور بعض کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں دواں ہے۔ ان سب کے آگے ایک شخص دیوانہ وار چل رہا ہے۔ وہ کبھی یثرب کی گلیوں اور کبھی مکانوں کی دیواروں کو بے اختیار چومنے لگ جاتا ہے اور کبھی انہیں حسرت سے تکنے لگتا ہے یہ شخص کوئی معمولی آدمی نہیں' شاہانہ لباس میں ملبوس ہے اور اپنے طور و اطوار سے اس قافلہ عشاق کا قائد نظر آتا ہے لیکن آج وہ شاہانہ جاہ و جلال' طمطراق اور شان و شوکت کی بجائے عجز و انکسار کا پیکر اور والہانہ جذبات کا مظہر دکھائی دیتا ہے۔ وہ عجب وارفتگی اور شیفتگی کے عالم میں کچھ کہہ رہا ہے۔ اس کی آواز اور لہجے میں نہایت دردمندی اور سوز و گداز موجود ہے۔ وہ نہایت احترام اور بے پناہ عقیدت کے ساتھ گویا ہے۔ اس کے ہر لفظ سے درد و سوز اور آرزومندی کی بے پایاں خوشبو آ رہی' وہ کہہ رہا ہے۔

''یثرب کی گلیو! گواہ رہنا کہ تبع حمیری تمہارے آقا ﷺ کا سچا غلام ہے۔ یثرب کے بازارو اور اس کے مکانات کی پاکیزہ دیوارو! شاہد رہنا اور یاد رکھنا کہ میں تمہارے مولا ﷺ کا نہایت ادنیٰ عقیدت مند اور نام لیوا ہوں۔ اے مقدس اور محترم دروازو محتشم اور مکرم دیوارو! میں تمہیں بوسے دیتا ہوں۔ تمہاری گلیوں کی خاک کو چوم رہا ہوں بلکہ اس خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں''۔

''اے ارض یثرب! یہ آسمان صرف اس لئے سربلند و سرفراز ہے کہ اس نے

marfat.com

دانگ عالم میں اس کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے لیکن آج وہ یثرب کے کوچہ بازار میں اپنے نادیدہ محبوب کی یاد میں دل فگار ہے۔ وہ پریشان حال پھر رہا ہے اور اس کی فوج کے تمام سپاہی' درباری' وزراء اور امراء بھی عجز وانکسار کی تصویر بنے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔

دوسرا منظر

ایک ہزار سال بعد اسی شہر کا نام اب مدینۃ النبی ہے' پہلے اسے یثرب کہتے تھے۔ ایک نورانی شخصیت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شتر پر سوار شہر میں داخل ہو رہی ہے۔ لوگ جوش وخروش سے اس پیکر نور کا استقبال کر رہے ہیں۔ ہر شخص آگے بڑھ کر ناقہ کی باگ پکڑنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہر فرد عالم وارفتگی میں ان کی آگے بچھا جاتا ہے۔ معصوم بچیاں خوش الحانی سے گا رہی ہیں۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔ شہر میں داخلے کے بعد ہر شخص کی خواہش اور کوشش ہے کہ یہ مہمان عزیز اسی کے گھر رونق افروز ہوں۔ درد کے مارے لوگوں کا عجیب حال ہے۔ شہر کا عجیب وغریب سماں ہے۔ پورا شہر بقعہ نور بنا ہوا ہے۔ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر یہ کوشش کی کہ اونٹنی کی مہار پکڑ لیں اور مہمان گرامی کو اپنے گھر لے جائیں مگر یہ برتر شخصیت' پیکر نور ونکہت' اچانک لب کشا ہوتی ہے۔ دعوصا فان مامورۃ "اس اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اللہ کی جانب سے مامور ہے"۔ یہ لفظ سنتے ہی سارے لوگ' پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور اونٹنی چلتے چلتے ایک مقام پر آ کر خود ہی رک جاتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے لیکن اس ناقہ کے عظیم سوار جب نیچے نہیں اترتے تو وہ پھر اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور تھوڑی دور جا کر ایک دروازے کے سامنے بیٹھ جاتی ہے لیکن شتر سوار پھر بھی نیچے نہیں اترتے تو ناقہ پھر کھڑی ہو جاتی

marfat.com

تاریخ بتاتی ہے کہ سرور کائنات رسول مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل کی بات ہے کہ یمن کا ایک بادشاہ "ملک تبع حمیری" بڑے جلال و جبروت اور شان و شوکت کا حامل بادشاہ تھا جو اپنی عقل و ذہانت کی وجہ سے صدیوں ممتاز جہاں رہا۔

محمد اسحٰق اپنی کتاب "مغازی" میں لکھتے ہیں کہ ملک تبع حمیری ان پانچ بادشاہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے کائنات ارضی پر قبضہ جما رکھا تھا۔ اس دور میں بھی اس کے پاس بہت بڑا لشکر تھا جس میں ایک لاکھ ۳۳ ہزار سوار اور ایک لاکھ ۱۳ ہزار پیدل سپاہی شامل تھے۔ اس کے دربار میں دانش مند وزراء اور ارکان سلطنت ہر وقت موجود رہتے جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ یہ شہنشاہ ایک بار اپنے لشکر قاہرہ کے ساتھ گردونوح کے علاقوں کو فتح کرنے کیلئے یمن سے نکلا اور فتوحات کے خیمے گاڑتا ہوا جب مکہ مکرمہ کے پاس پہنچا تو اہل مکہ نہ اس کے لشکر کی قوت سے مرعوب ہوئے اور نہ کسی فرد نے شان و شوکت سے اس کا استقبال کیا۔ اس صورت حال سے وہ بہت غضبناک ہوا۔ وزراء میں سے کسی نے اسے بتایا کہ "چونکہ اس شہر میں کعبۃ اللہ ہے۔ اس لئے وہ اس کے پاسبان ہونے کے ناطے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔

بادشاہ نے غصے میں آ کر اس شہر کو تباہ و برباد کرنے اور اس کے باشندوں کے قتل عام کا حکم دے دیا لیکن اس حکم کے جاری ہوتے ہی اسے ایک پراسرار بیماری نے آن گھیرا اور اس کے کان، ناک اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ سر کے درد سے بے حال ہو گیا۔ کئی طبیبوں نے علاج کیا لیکن کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس عجیب و غریب بیماری کے باعث وہ موت کے منہ سے جا نکلا۔ بادشاہ کی بے بسی اور بے چارگی دیکھ کر ایک صاحب بصیرت شخص سامنے آیا اور اس نے کہا:

marfat.com

اپنے لشکر قاہرہ کے باوجود شہر کو فتح اور اہل یثرب کو مطیع نہ کر سکا۔ آخر کار اہل شہر کے حالات کی جستجو میں لگ گیا تا کہ کہیں کوئی کمزوری نظر آئے اور اس سے فائدہ اٹھا کر وہ شہر پر حملہ کر سکے۔ ہفتوں اور مہینوں کے گزرنے کے باوجود اسے کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اسے شب خون مارنے کا بھی موقع نہ ملا۔

ایک روز علی الصبح اس نے اپنے لشکر کے خیموں کے باہر کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہوئی دیکھیں تو وہ بہت حیران ہوا کیونکہ اس کے اپنے زادراہ میں کھجوروں کا نام ونشان بھی موجود نہ تھا۔ اس نے اہل لشکر سے استفسار کیا تو سپاہیوں نے بتایا کہ رات کے آخری حصے میں یثرب شہر کی فصیل کے اوپر سے کھجوروں سے بھری ہوئی بوریاں پھینک دی جاتی ہیں جنہیں ہم کھا لیتے ہیں۔ بادشاہ تبع حمیری یہ سن کر حیران و پریشان رہ گیا اور کہنے لگا کہ:

''ہم تو مہینوں سے اس شہر کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے تمام رسد بند کر کے نہ صرف انہیں بھوکے مارنے کی کوشش میں ہیں بلکہ اس کے مکینوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب لوگ ہیں جو حالت جنگ میں بھی اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستوں والا سلوک کر رہے ہیں''۔

بادشاہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔ مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا آخر اس نے وجہ دریافت کرنے کیلئے اپنی فوج کے اکابر کو یثرب کے اکابرین کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ جب یہ بات یثرب کے مستند علماء اور احبار تک پہنچی تو انہوں نے کہا۔

''ہم دور دراز کے علاقوں سے آ کر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ ہم میں سے کسی کا تعلق خیبر سے ہے اور کسی کا دوسرے علاقے سے' کوئی شام سے آیا ہے اور کوئی مصر سے۔ لیکن ہم یہودی ہیں۔ ہم نے تورات اور زبور جیسی الہامی کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ یہاں نبی آخر الزمان (ﷺ) آنے والے ہیں اور ہم یہاں رہ کر انہی کا

marfat.com

جو سرورِ کائنات کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار برس قبل اسی شہر میں نکالا گیا۔ جہاں آپ تشریف لانے والے تھے اور وہ شہر ''دارالہجرت'' بننے والا تھا۔ آقائے نامدار کی ولادت کی خوشی میں یہ ایسا عظیم الشان جلوس تھا جس کی قیادت اس وقت کا بہت بڑا فرماں روا کر رہا تھا اور اس کے اکابر سلطنت عمائدین اور لشکری عقیدت و احترام کے پھول نچھاور کرتے ہوئے دست بستہ اور سر جھکائے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ انسان اس واقعہ سے حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ وہ کیسے مہمان محترم ﷺ تھے جن کا جلوس ان کی آمد سے ایک ہزار سال قبل نکالا جا رہا تھا۔ جس میں شاہ و گدا، ادنیٰ و اعلیٰ، امیر و غریب سبھی خلوص دل سے شریک تھے۔

تبع حمیری نے اس کے بعد یثرب کے سارے شہر کو صاف کرایا۔ عالی شان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ یہیں کا ہو رہے اور یہودی علماء کے ساتھ وہ بھی نبی آخرالزمان ﷺ کا انتظار کرے لیکن امور سلطنت نے یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ بعض روایات کے مطابق وہ کافی مدت یہاں مقیم رہا لیکن اس کی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی تو اسے بادل نخواستہ واپس کوچ کرنا پڑا۔

اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے چار سو علماء کو خوبصورت مکانات بنوا کر دیئے اور انہیں زندگی کی تمام سہولتیں فراہم کیں۔ ان علماء میں سے ''شامول'' نامی ایک عالم تھا جسے خوبصورت مکان بنوا کر دیا اور اسے اس کی بسر اوقات کیلئے باغات لگوا کر دیئے۔

اس کے بعد اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط بھی دیا جس پر اپنی مہر لگا کر بادشاہ نے اسے صندوق میں مقفل کر دیا۔ چابی ''شامول'' کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر تمہیں نبی آخرالزمان ﷺ کا زمانہ اور دیدار پرانوار نصیب ہو تو

marfat.com

ثابت ہو گیا کہ انصار کوئی معمولی لوگ نہ تھے۔ایک دوسری روایت کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لا رہے تھے۔ابوایوب انصاری نے ایک معتبر شخص کے ذریعے وہ مکتوب گرامی حضور پرنور کی خدمت میں روانہ کر دیا تا کہ وہ جلد از جلد مکتوب الیہ تک پہنچ سکے اور وہ اس بار امانت سے سبکدوش ہو سکیں جو صدیوں سے ان کے خاندان میں چلا آ رہا تھا۔ ہجرت کے دوران نبی اکرم قبیلہ بنی سلیم میں تھے کہ یہ قاصد پہنچ گیا۔آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا:

''تو ابویعلی ہے؟اور کیا تبع حمیری کا خط تیرے ہی پاس ہے''۔

یہ الفاظ سن کر وہ شخص حیران و ششدر رہ گیا۔ کیونکہ وہ حضور کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ حضور پہلے کبھی اس سے ملے تھے۔اس نے حیران ہو کر دریافت کیا:

آپ کون ہیں مجھے آپ کے چہرے سے جادو کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''میں محمد بن عبداللہ ہوں اور صاحب کتاب ہوں۔اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے''۔

ابویعلی نے خط جیب سے نکالا اور حضور ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔

حضور گرامی قدر جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو آپ نے زبان مبارک سے تین مرتبہ فرمایا: مرحبا یا اخی الصالح یعنی اے صالح بھائی مرحبا۔

سب سے پہلا عاشق رسول

اس واقعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے یہ ارشاد کیوں فرمایا تھا کہ ''یہ ناقہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہے'' اور یہ وہیں ٹھہرے گی جہاں اس کی منزل ہے۔ چنانچہ دنیا والوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی اونٹنی وہاں پر ہی رکی جو ابوایوب کا دروازہ تھا اور یہیں پھر مسجد نبوی بھی تعمیر ہوئی۔

اسی بناء پر شیخ زید الدین مراغی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ حضورِ

marfat.com

یثرب کی اس سرزمین پر دس صدیوں کے دوران کیا کیا واقعات بیت گئے؟ کیا کیا اور کیسے نشیب و فراز گزر گئے؟ کیسے کیسے قافلے اور کارواں آئے اور چلے گئے؟ کتنے ماہ و سال آئے لیکن اہل یثرب کا انتظار ختم نہ ہوا۔ وہ انتظار کرتے رہے اور کرتے رہے، انتظار ہی ان کی معراج تھا اور انتظار ہی ان کا مقصود اور نصب العین تھا اور آخرکار وہ وقت آیا کہ وہ اپنی مراد پا گئے اور اہل مکہ کی نامرادی دیکھئے کہ ان کے گھر چاند نکلا لیکن اس کی روشنی دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور ادھر یہ اہل انتظار تھے کہ سرفراز ہو گئے اور اپنے منتہائے مقصود کو پہنچ گئے۔

جہاں تک تبع حمیری کا تعلق ہے وہ بھی سرفراز اور سربلند ہوا اور اپنی منزل مراد کو پہنچا اور حضور ﷺ سے "صالح بھائی" کا خطاب پایا خط کے مندرجات سننے کے بعد اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تھا کہ مرحبا! صالح بھائی۔

یہ کوئی معمولی اعزاز نہ تھا اور جہاں تک شاموں کا تعلق ہے اس کی نسل سے ابوایوب انصاری کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا جو کسی اور کو بسیار کوشش اور خواہش کے باوجود نہ مل سکا۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

اس کے ساتھ ساتھ اہل مدینہ کو "انصار" کا لقب ملا۔ یعنی مدد کرنے والا۔ اگر تبع حمیری کے اشعار کے جانب توجہ کی جائے تو اس نے ایک ہزار سال قبل کہا تھا۔

"اگر میری عمر ان تک پہنچی تو میں ادنیٰ غلام کی طرح ان کی خدمت کروں گا اور ان کا معین و مددگار بنوں گا۔ ان کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کروں گا اور ان کے دل محزون سے ہر غم کو دور کر دوں گا"۔

تبع حمیری کی یہ دعا قبول و مسعود ٹھہری اور اس کے آباد کئے ہوئے چار سو علماء و حکماء کی اولاد آگے چل کر نبی امی کی معین و مددگار بنی۔

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محفل میلاد کی مخالفت میں دو پمفلٹ "حقیقت میلاد" از قاضی محمد یونس انور اور انجینئر عبدالقدوس سلفی کا مکالمہ "یہ تیسری عید" نظر سے گزرے جن میں محفل میلاد کے بارے میں غلط فہمی پیدا کرنے کیلئے درج ذیل باتیں کہی گئی ہیں۔

۱) محفل میلاد کا کتاب وسنت اور قرون اولی میں کوئی ثبوت نہیں۔

۲) محفل میلاد کا بانی ایک بے دین حاکم ہے۔

۳) محفل میلاد پر سب سے پہلی کتاب لکھنے والا شخص جھوٹا اور کذاب تھا۔

۴) آپ ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ثابت ہی نہیں۔

۵) ۱۲ ربیع الاول قطعی طور پر آپ کی وفات کا دن ہے لہٰذا اس موقع پر جشن منانا تعجب ہے۔

۶) اسے عید کے نام سے تعبیر کرنا حرام ہے' اگر عید ہے تو نماز کیوں نہیں؟

الجواب

ابتداً یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مسلمانوں کے ہاں محفل میلاد یا جشن میلاد سے مراد فقط یہ ہے کہ حضور ﷺ کے ذکر پاک کیلئے اجتماع منعقد کرنا۔ اس میں آپ ﷺ کے کمالات ودرجات کا بیان آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ' ولادت کے موقع پر عجائبات کا تذکرہ' خوشی میں جلوس نکالنا' لوگوں کو شریعت مطہرہ کی تعلیمات سے آگاہ کرنا اور نعت خوانی کرنا' صدقہ وخیرات کرنا۔

اہم نوٹ:۔ بھنگڑا ڈالنا' رقص کرنا' ڈانس کرنا بلکہ ہر وہ عمل جو خلاف شرع ہو' اس

marfat.com

تم پر نازل شدہ چیز کی تصدیق کریں تو تمہیں ان پر ضرور ایمان لانا ہوگا اور ان کا معاون بننا ہوگا فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو سب نے اس کا اقرار کیا"۔ فرمایا ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ میں میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ

قرآن مجید نے انسان پر کی گئی مختلف نعمتوں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور انہیں بے حد وشمار کہتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوهاO

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے"۔

مگر اللہ نے کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا' صرف اس عظیم نعمت پر احسان جتلایا جو اپنے حبیب کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی' باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولاO

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بھیج کر مومنوں پر احسان کیا ہے"۔

کیا اس احسان کا ذکر وشکر امت مسلمہ پر لازم نہیں ہے؟ یقیناً لازم ہے اس کی صورت ایک یہ بھی ہے کہ مسلمان اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت پر اس کی حمد وثنا کریں اور بھیجے گئے رسول کے درجات وکمالات سے آگاہ ہوں' جیسے جیسے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومقامات عالیہ سے آگاہ ہوں گے ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر شکر کے جذبات اجاگر ہوں گے کہ ہمیں اس نے اتنا عظیم رسول عطا فرمایا۔

اس پر صحابہ کرام کا عمل ملاحظہ ہو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ انور سے باہر تشریف لائے صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا:

marfat.com

حضور علیہ السلام کے دو اعمال مبارکہ

ہم اس جگہ میلاد کی خوشی میں حضور ﷺ کے دو اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جن سے ہمارے اسلاف نے محفل میلاد کے انعقاد پر استدلال کیا ہے۔

پیر کے دن روزہ

حضور ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس روزہ کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذاك يوم فيه ولدت وفيه انزل (المسلم)

فرمایا: ''یہ دن میری ولادت کا دن ہے اور اس دن اللہ تعالیٰ کا کلام مجھ پر نازل ہوا''۔

آپ ﷺ کا مدینہ طیبہ میں اظہار شکر کے طور پر جانور ذبح کرنا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل احادیث میں آپ ﷺ کا یہ عمل ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔ بعض لوگوں نے حضور ﷺ کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا' لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کر چکے تھے۔

العقيقه لاتعاد مرة ثانية فيحمل ذالك على ان الذى فعله النبى اظهاراً بشكر على ايجاد الله اياه رحمة للعالمين وتشريع لامة

''اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے آپ ﷺ کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور ﷺ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کیا کہ اس نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور اپنی امت کیلئے اسے مشروع

marfat.com

گویا یہ فرمایا جارہا ہے کہ اتنی شانوں والا پیغمبر تمہیں عطا کر کے اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا بڑا فضل فرمایا ہے۔

۲) دوسرے مقام پر سورہ الانبیاء میں مختلف پیغمبروں کا ذکر کرنے کے بعد آپ ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين○

''ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مقدسہ کے ذریعے اپنے پیارے حبیب کو سراپا رحمت قرار دیا ہے۔

۳) تیسرے مقام پر قرآن پاک نے آپ ﷺ کے درجات علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وعلمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما○

''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ سکھایا جو نہیں جانتے تھے اور اللہ کا آپ ﷺ پر سب سے بڑا فضل ہے''۔

غور کیجئے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل کیوں نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کی رائے

اس آیت مبارکہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''بلا اختلاف حضورِ اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور اس کا کامل ترین فضل ہیں اس لئے اس آیت مبارکہ سے بدلالۃ النص یہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے کہ یہاں رحمت اور فضل سے مراد حضور ﷺ ہیں جن کی ولادت پر اللہ تعالیٰ خوشی منانے کا حکم دے رہے ہیں''۔

marfat.com

لما حضرت ولادت رسول اللہ ایت البیت حین وقع قد امتلا نور اورایت النجوم تدلوا حتی ظننت انھا ستقع علی○ (رواہ البیھقی والطبرانی)

''آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر میں موجود تھی آپ کا گھر نور سے معمور ہوگیا۔ ستارے گھر کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ مجھ پر گر جائیں گے''۔

کیا ولادت کے موقع پر فرشتوں نے مشرق و مغرب اور کعبہ کی چھت پر جھنڈے نہیں گاڑے تھے؟ کیا جلوس کی صورت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں فرشتے' انبیاء اور حوران بہشت مبارک باد دینے نہیں آئے تھے؟ اگر ان چیزوں کو پڑھنا دشوار ہو تو کم از کم کتب سیرت میں وہ منظر ہی پڑھ لیں جو مدینہ طیبہ میں آپ کی آمد کے موقع پر اہل مدینہ نے استقبال کرتے ہوئے پیش کیا تھا۔ کیا وہ خوشی کا اظہار نہیں تھا؟ کیا وہ جلوس نہیں تھا؟ کیا اس میں نعت خوانی نہیں ہوئی؟ کیا اس میں جھنڈے نہیں تھے؟ کیا اس میں اجتماعی طور پر خوشی کے ترانے نہیں پڑھے گئے؟ کیا اس میں آپ کی نبوت و رسالت کے نعرے نہیں لگے؟ کیا ''یا محمد'' ''یارسول اللہ'' کی آوازوں سے شہر مدینہ کے در و دیوار گونج نہیں اٹھے تھے؟ اگر ان تمام چیزوں کا ثبوت موجود ہے اور یقیناً ہے تو پھر آج یہ چیزیں بدعت اور خلاف شرع کیوں ہوگئیں جبکہ بانی شریعت کے سامنے یہ ادا کی گئیں اس کے بعد بھی قرون اولیٰ سے ثبوت کی ضرورت ہے تو اس پر سوائے افسوس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اب آیئے دوسرے اور تیسرے سوال کی طرف کہ وہ حاکم وقت اور عالم دین ظالم اور کذاب تھے...... اس سلسلے میں اولین گذارش تو یہ ہے کہ جب محفل میلاد قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو اس کے بعد کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں...... دوسری بات یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے بارے میں جو کچھ معترضین

marfat.com

كان يستفك من الفرنج في كل سنة اسارى بمائتي الف دينار و كان يصرف على الحرمين واعياه بدرب الحجاز في كل سنة ثلاثين الف دينار هذا كله سرى صدقات السرو حكمت زوجة ربيعه خاتون بنت ايوب احنت الملك الناصر صلاح الدين ان فيمهه كان من كرباس غليظ لايساول خمسة دارهم قالت فما تبة في ذلك فتال لبسي ثم باطمنة واتصدق بالباقي خير من ان البس ثوبا تمعا وادع الفقير والمسلين۔ (اطاوی للفتاویٰ ا۔۱۹۰)

اسی طرح ہر سال دو لاکھ دینار دے کر فرنگیوں سے اپنے مسلمان قیدی رہا کرانا جن کی کل تعداد ساٹھ ہزار ہے حرمین کی نگہداشت اور حجاج کیلئے پانی مہیا کرنے کیلئے تیس ہزار دینار سالانہ یہ ان صدقات کے علاوہ ہے جو وہ مخفی طور پر خرچ کیا کرتا اس کی اہلیہ ربیعہ خاتون بنت ایوب (جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی) بیان کرتی ہے کہ میرے خاوند کی قمیض موٹے کھدر کی ہوتی تھی جس کی قیمت پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی ایک بار میں نے اس سلسلہ میں ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میرے لئے پانچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ و خیرات کر دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے اور لباس پہنا کروں اور کسی فقیر و مسکین کو خیر باد کہہ دوں۔

اس شخص نے فوت ہوتے وقت وصیت کی کہ مجھے حرمین شریفین میں دفن کیا جائے۔ اگر چہ ایسا نہ ہوسکا اس کے بعد اگر کوئی شخص ایسے حاکم کو عیاش اور ظالم کہتا تو اسے اپنی قبر یاد رکھنی چاہیے اور اس دن کا انتظار کرنا چاہیے جب تمام حقائق سامنے آجائیں گے رہا معاملہ شیخ الحافظ ابوالخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ کا تو وہ بھی مسلم فاضل ہے ان کے بارے میں ابن خلکان لکھتے ہیں۔

كان من اعيان العلما ومشاهير الفضله○ (اطاوی للفتاوی ا۔۱۹۰)

''وہ نہایت ہی جید عالم اور مشاہیر فضلہ میں سے تھے''۔

marfat.com

ذیل حوالہ جات ہیں۔ پڑھ لیجئے۔

۱) شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی مذکورہ واقعہ کے بعد امام ابن جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

فاذا کان هذا ابولهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی بفرحته لیلة مولد النبی بد فما حال المسلم الموحدین الله بشر مولده؟

(مختصر سیرہ الرسول '۱۳' مطبوعہ مکتبہ علمیہ لاہور)

"جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن پاک میں مذمت نازل ہوئی اس کو حضور ﷺ کی ولادت کی رات خوشی کرنے پر یہ جزا دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا درجہ ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد کی خوشی منائے"؟

۲) مفتی رشید احمد لدھیانوی استدلال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"جب ابولہب جیسے کافر کیلئے میلاد النبی کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور جسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کریگا"۔ (احسن الفتاوی ا' ۳۷)

اللہ تعالیٰ کا عذاب میں رعایت دینا ایک ہزار دینار کے برابر ہے یا زائد' ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے انعام کے ساتھ اس کی کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ اگر یہی حاکم نے سنت الٰہیہ کی پیروی میں یہ عمل کیا ہے تو اس پر ظلم کا فتویٰ کیوں؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ کیا محفل میلاد منعقد کرنے والے اور اس پر مواد مہیا کرنے والے صرف یہی حضرات ہیں؟ اگر اس موضوع پر کام کرنے والوں کے اسماء لکھے جائیں تو اس کیلئے دفتر چاہیے۔ کچھ ائمہ امت اور ان کی اس موضوع پر کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) احسن المقصد فی عمل المولد — امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

ہے کیونکہ وہ اسی بارہ کی رات کو جائے ولادت نبی ﷺ کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں"۔

جمہور علماء کی مذکورہ رائے کے باوجود کہنا کہ بارہ کو ولادت ثابت ہی نہیں کہاں تک درست ہے اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

۵) اب پانچویں سوال پر غور کرتے ہیں، قاضی صاحب حقیقت میلاد کے ص ۸ پر لکھتے ہیں کہ "لیکن ۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت تحقیقی بات نہیں البتہ اس روز وفات ہونی سب کے نزدیک مسلم جو تاریخ قطعی طور پر تاریخ وفات ہے اس پر جشن منانا تعجب ہے"۔

اس کے جواب میں اتنی بات ہی کہنا کافی ہے کہ اگر تاریخ ولادت میں اختلاف ہے تو تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے ہم انہیں علامہ شبلی کا حوالہ ذکر کر دیتے ہیں جن کے حوالے سے آپ نے تاریخ ولادت پر استدلال کیا ہے علامہ شبلی نے اس مسئلہ پر تین صفحات لکھے اور آخر میں لکھا۔

"اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے"۔

(حاشیہ سیرت النبی جلد ۲۔ ۱۷۲)

ہمیں تو آپ کے مطالعہ پر تعجب ہے کہ مختلف فیہ مسئلہ کو متفق علیہ اور قطعی کیسے قرار دے دیا اور اگر یہ آپ کا وفات کا دن ہے جب کہ جمہور کی رائے ہے تو تب بھی محفل میلاد پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ کتاب و سنت نے واضح کر دیا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت اور وصال دونوں امت کے حق میں باعث خیر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آپ کا ارشاد مروی ہے۔

حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم ○ (الشفاء ۱، ۱۹)

"میری ظاہری حیات اور میرا وصال دونوں ہی تمہارے لئے بہتر ہیں"۔

marfat.com

نعمت کون سی ہے؟ تو واضح وظاہر ہے کہ آپ کی ولادت مبارکہ اور تشریف آوری ہی عظیم ہے کیونکہ دوسری نعمت تو اس کے صدقہ میں حاصل ہوئی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی خوب بات کہی کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنے کیلئے عقیقہ وغیرہ کا حکم دیا ہے۔ مگر وفات کے موقع پر کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وفزع سے منع کیا ہے۔

فدلت قواعد الشریع علی انه یحسن هذا الشهر اظهار الفرح بولادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دون اظهار الحزن فیه بوفاته ۝ (الحاوی للفتاوی ا' ۱۹۳)

''شریعت کا مذکورہ اصول راہنمائی کر رہا ہے کہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت پر خوشی ہی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال پر غم''۔

مفتی عنایت احمد کاکوروی حرمین شریفین کے لوگوں کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات نہ چاہیے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جانکاہ اس محفل میں نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔ (تواریخ حبیب الہ' ۱۵)

پھر ہم اتنا ہی سوچ لیں کہ سوگ ہم تب منائیں کہ آپ کا فیضان ختم ہو گیا ہو وہ تو الحمدللہ تا قیامت اور بعد از قیامت جاری وساری ہے آج بھی آپ ہی کی نبوت کا دور ہے' یہ تمام امت آج بھی آپ کی رحمت وشفقت پر قائم ہے۔ یعنی آپ کا وصال ایسا نہیں کہ امت سے تعلق ختم ہو جائے بلکہ آپ کا فیضان تا قیامت جاری ہے اور آپ برزخی زندگی میں دنیاوی زندگی سے بڑھ کر حیات کے مالک ہیں۔ قصور اور کوتاہی ہماری ہے۔ آپ تو آج بھی اس طرح سنتے دیکھتے ہیں جس طرح ظاہری

marfat.com

فرمانے والا ہے"۔

اس آیت بار کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دن کو اپنی تمام قوم کیلئے عید قرار دے رہے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت خوان کی صورت میں نازل ہوگی۔ آپ تصور کیجئے اس دن کے بارے میں جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب رحمۃ للعلمین اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے وہ دن اگر عید کا نہیں تو کون سا دن عید ہوگا؟ حالانکہ باقی عیدیں اس دن کے صدقے نصیب ہوئی ہیں۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اگر کوئی یہ کہتے ہوئے بات ٹالنے کی کوشش کرے کہ یہ سابقہ امت کی بات ہے جو ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ اگرچہ یہ بات بھی جہالت پر مبنی ہوگی مگر ہم یہاں ایک اور حدیث صحیح بیان کر دیتے ہیں تاکہ کسی حیلے کی گنجائش نہ رہے۔

ہر جمعہ عید کا دن ہوتا ہے

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ تو پاس بیٹھے ہوئے ایک یہودی نے کہا۔

لو انزلت ھذہ الایۃ علینا لا تخذنا یومھا عیدا ○ (الترمذی، تفسیر سورہ المائدہ)

"ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوئی تو اس دن ہماری دو عیدوں کا اجتماع تھا ایک جمعہ کا دن اور دوسرا عرفہ کا دن"۔

امام خازن نے اسی مقام پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی نقل کیا ہے

marfat.com

جب ہر جمعہ عید ہے تو ایک ماہ میں چار یا پانچ عیدیں آتی ہیں، جن میں مسلمان خوشی کا اظہار کرتے ہیں اس کے باوجود آپ کا تیسری عید کے انکار پر اصرار ہے تو آپ کو کون مجبور کر سکتا ہے۔ مگر یہ سوال تو کیا جا سکتا ہے کہ ایک آیت نازل ہو تو وہاں دو یا پانچ عیدیں جمع ہو جائیں تو شرک اور بدعت نہیں اور صاحب قرآن تشریف لائیں تو فی الفور ذہن شرک و بدعت کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس پر دعوت فکر ضرور دی جاتی ہے اور باقی اس دن کو عید (خوشی کا دن) کہنا پاکستانیوں نے ہی شروع نہیں کیا بلکہ اسلاف میں بھی یہ اصطلاح موجود تھی۔ امام جلال الدین سیوطی مالکی بزرگ شیخ ابوالطیب محمد بن ابراہیم السبتی المتوفی ۳۹۵ کے حوالے سے لکھتے ہیں وہ بارہ ربیع الاول کو ایک مدرسہ کے پاس سے گزرے تو وہاں کے انچارج کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

یافقیہ ھذا الیوم سرورا صرف الصبیان ○ (الحاوی للفتاوی ا، ۱۹۷)

"اے فقیہ آج خوشی کا دن (عید) ہے لہٰذا بچوں کو چھٹی دے دو"۔

امام قسطلانی شارح بخاری المتوفی ۹۹۱ھ ربیع الاول میں امت مسلمہ کی معمولات، محافل میلاد کا انعقاد، صدقہ و خیرات کرنا، تذکرہ ولادت نبوی اور اس کی برکات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

فصحم الله اصرا اتخذلیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا فیکون اشد علة علی من فی قلبلہ مرض ○ (المواہب اللدنیہ ا، ۲۷)

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو سلامت رکھے جس نے آپ کی میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید منا کر ہر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں (مخالفت کا) مرض ہے"۔

باقی رہا اس دن میں اضافی عبادت کا لازم نہ ہونا اس پر محبت و ادب رسول میں ڈوب کر غور کیا جاتا تو یہ معاملہ از خود حل ہو جاتا آیئے ہم ایک عاشق رسول کے حوالے سے اس کا جواب تحریر کرتے ہیں، مکہ شریف کے عظیم محدث و محقق شیخ محمد بن

marfat.com

نبی بھیجے خدا نے جو ، ہدایت کیلئے سارے
امامت کیلئے ان کی ، وہ شاہ خوش خصال آیا
مکان ولامکاں میں دھوم اس نور مجسم کی
مبارکباد ہر جانب ، حبیب ذوالجلال ﷺ آیا
نہیں ان کا کوئی ہمسر ، رسولوں میں ، نبیوں میں
نہ کوئی ان سا ہوا پیدا ، نہ کوئی ان کی مثال آیا
یہی اک ذات جامع ہے ، سبھی اوصاف عالی کی
یہی کامل تو ہے لے کر سبھی اکمل کمال آیا
ادب سے دست بستہ ہوں خوشی سے جان دے دوں گا
مرے ارماں مچلتے ہیں ، ہے جب سے یہ خیال آیا
وہ مجھ کو گور میں آ کر ، زیارت سے نوازیں گے
ہزاروں عید سے بڑھ کر ، یہ ہے یوم وصال آیا
نکیر آئیں میں گھبراؤں ، مرے آقا بھی آجائیں
وہ فرمائیں مٹانے کو ، ترے رنج وملال آیا
نکیر اٹھ جائیں یہ کہ کر ، تجھے شاہد مبارک ہو
ترا آقا ، ترا مولا ترا پرسان حال آیا

ﷺ

شاہد القادری

marfat.com

عید ربیع الاول شریف ایک اسلامی تہوار ہے۔ جس کی خوشیوں کا احساس و ادراک نگر نگر، شہر شہر اور دیس دیس میں کیا جاتا ہے۔ یہ جان والوں اور ایمان والوں کی عید ہے اسے جاننے، ماننے اور منانے والوں کے طبقات و درجات اور انواع و اجناس بیشمار اور انجمنیں اور تنظیمیں لامحدود ہیں۔ جن کی محبت بھری سرگرمیاں کائنات میں ہر طرف پھیل جاتی ہیں یہاں تک کہ سمندروں کی گہرائیوں میں بھی جاری رہتی ہیں اور آسمانوں کی رفعتوں میں بھی انعقاد پذیر ہوتی ہیں۔

اور بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

گذشتہ سال ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء اسی ماہ رحمت و نور میں ''متحدہ عرب امارات'' کے شیدایان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اخلاص پر راقم امارات پہنچا۔ دوبئی شارجہ اور ابوظہبی میں ارباب ذوق کے اجتماعات میں شرکت کا موقع ملا۔

دوبئی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سرکاری سطح پہ منائی جاتی ہے۔ میری نظر سے وزارت اوقاف کا لیٹر گذرا جو ۳ صفر ۱۴۲۰ھ ۱۸ امئی ۱۹۹۹ء کو مدیر اوقاف کی طرف سے ائمہ و خطبا اور مختلف شعبہ جات میں خدمات دینیہ میں مصروف علماء کرام کی طرف بھیجا گیا۔ اس میں ہجرت، میلاد شریف، معراج شریف، غزوہ بدر اور لیلۃ القدر کی تقاریب کا بطور خاص ذکر تھا اور علماء کرام سے کہا گیا تھا کہ ان مواقع پر وزارت اوقاف جو پروگرام مرتب کرتی ہے ان میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی جائے۔

پھر دوبئی اوقاف کی طرف سے مدیر اوقاف شیخ عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری نے مختلف اداروں، مدارس، کالجز اور عامۃ الناس کی طرف ۲ صفر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۷ مئی ۱۹۹۹ء ایک لیٹر جاری کیا جس کا عنوان تھا المسابقۃ الدینیۃ فی ذکری

marfat.com

عمرے کے ٹکٹ اور وہاں رہائش اور طعام کا بندوبست کیا گیا جبکہ دسویں نمبر تک آنے والوں کیلئے مختلف انعامات رکھے گئے تھے۔

اوقاف کی طرف سے مختلف مساجد اور مدارس میں ''عید میلاد النبی ﷺ'' کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ سب سے بڑی ''محفل میلاد'' جس کا انعقاد وزارت اوقاف کرتی ہے وہ مسجد الراشدیہ الکبیر میں ۱۱ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتی ہے۔ بڑے خوبصورت اور دلکش پوسٹرز سے اس کی دعوت کو عام کیا جاتا ہے۔ جن پر جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے الاحتفال بالمولد النبوی شریف اس اجتماع کی کاروائی براہ راست دوبئ ٹیلیویژن سے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔ شب ولادت جب یہ اجتماع ختم ہوتا ہے تو شیخ عیسیٰ مانع وزیر اوقاف اور دوسرے شیوخ رات کو اسی وقت مدینہ شریف حاضری کیلئے چلے جاتے ہیں۔

شیخ عیسیٰ مانع کے استاذ شیخ عبدالعزیز میں بہت بڑی محفل میلاد کا بندوبست کرتے ہیں۔ جس کے اختتام پر انواع و اقسام کے کھانوں سے شرکاء کی تواضع کی جاتی ہے۔

دوبئ میں مقیم مصری باشندگان مسجد ابوعبیدہ میں اپنی طرف سے ''میلاد کانفرنس'' کا اہتمام کرتے ہیں۔

جبکہ یہاں مقیم مدراسی مسلمان مسجد الکویتی میں ''بارہ روزہ محافل عید میلاد النبی ﷺ'' کا انعقاد کرتے ہیں۔

بنگالی مسلمان عید میلاد کی خوشیوں کے اظہار کیلئے تقاریب کا علیحدہ بندوبست کرتے' جبکہ پاکستانیوں کا انداز ہی نرالا ہے۔

دوبئ اوقاف کے وزیر شیخ عیسیٰ مانع زید مجدہ' نے میلاد شریف سے متعلق ایک نہایت عمدہ اور جامع کتاب تصنیف کی ہے۔ جسے وزارت اوقاف کی طرف سے

marfat.com

حضرت شیخ عیسیٰ مانع کا قلم عرب ممالک میں گھسے ہوئے ایک مخصوص مکتبہ فکر کے بے لگام لکھاریوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ آپ نے کشف الغمہ میں ''بدعت'' کے مفہوم میں تجاوز کرنے والے لوگوں کا شدت سے رد کیا اور مسلم امہ کے جمہور کو بدعتی قرار دینے والوں کی خوب خبر لی۔

جب عرب شریف کے نجدی عالم ابن عثیمین نے حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول عام ''قصیدہ بردہ شریف'' کے چند اشعار پر اعتراض کیا تو حضرت شیخ عیسیٰ نے اس کے رد میں ''القول المبین فی بیان علو مقام خاتم النبیین'' لکھی اور دندان شکن جواب دیا۔

گذشتہ سال ربیع الاول کے موقع پر متحدہ عرب امارات کے اخبارات کو بھی میں نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں شریک پایا۔

امارات کے کثیر الاشاعتی ''اخبار البیان'' میں ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابوظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا۔ انہوں نے لکھا:

''کان الاحتفال بذکری مولد الرسول الاعظم والسید المصطفیٰ المکرم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمات اھل الفضل والخیر والفلاح وقد حرص اھل العلم من اصلح اللہ بواطنھم قبل ظواھرھم اشد الحرص علی اظھار مشاعر الود والتقدیر والاحترام لذکری مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تظافر السلف الصالح وما زال الخلف الذین استقاموا علی الطریقۃ یتسابقون لاحیاء ھذہ الذکری ذلک لان مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ایذان بالقضاء علی لیل الشرک والجھالۃ وبمولدہ آن او ان بزوغ فجر العلم والخیر والھدایۃ۔

marfat.com

كما تطلع الشمس بانوارها فتفجر ينبوع الضوء المسمى النهار يولد النبى صلى الله عليه وسلم فيوجد فى الانسانية ينبوع النور المسمى الدين حين اذان الله تعالىٰ باكرام البشرية بعد مسيرتها الطويلة المشحونة بالمتاعب اذن سبحانه تعالىٰ بميلاد النبى الجليل صلى الله عليه وسلم وجعله خاتما للنبوات

''جیسے سورج اپنے انوار سے طلوع ہوتا ہے تو روشنی کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے جسے دن کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ پیدا ہوتے ہیں تو انسانیت میں ایک نور کا سرچشمہ پھوٹتا ہے جسے دین کہا جاتا ہے۔

بشریت اپنے طویل سفر میں تھکاوٹوں سے چکنا چور ہو چکی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اسے نواز دے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم رسول ﷺ کے میلاد شریف کا اذن دیا اور آپ کو تمام نبوتوں کا خاتم بنایا۔

دوبئی میں حضرت علامہ قاری غلام رسول ایک بڑی متحرک مذہبی شخصیت ہیں۔ آپ لاہور کے علاقہ مغل پورہ کے محلے ''ساہوواڑی'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں آپ نے ''جامعہ تعلیمات اسلامیہ'' قائم کیا ہے۔ آپ نے حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔

ڈیرہ دوبئی کی جامع مسجد العظیم میں آپ خطابت اور امامت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اس مسجد کو دینی پروگراموں کے لحاظ سے پورے متحدہ عرب امارات میں مرکزیت حاصل ہے۔ پاکستان، انڈیا اور دیگر ممالک سے اہم علماء و مشائخ یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر قاری صاحب دیگر احباب اہلسنت کے تعاون سے بڑی بڑی محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔ گذشتہ

marfat.com

بعد بندۂ ناچیز نے ''حضرت محمد ﷺ برہان خدا'' کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد میں مرکز کی کیسٹ لائبریری اور دیگر شعبہ جات کا دورہ کیا۔ یہاں محترم عبدالمجید جلالی سے بھی ملاقات ہوئی جو محبت رسول ﷺ سے سرشار اور پیکر اخلاص ہیں۔ عمرہ شریف کے ویزہ سے متعلق ان سے بات چیت ہوئی۔

ابوظہبی میں ''بزم حمد و نعت'' کی طرف سے ۲۱ روزہ محافل میلاد شریف کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ ۱۳ جون سے ۱۱ جولائی تک جاری رہیں۔

پروگرام سے فراغت کے بعد ہم ابوظہبی سے شارجہ پہنچے تو رات کے دو بج چکے تھے۔ حاجی محمد اسماعیل کی رہائش پہ قیام ہوا۔ ابوظہبی میں رات کو بھی بلا کی گرمی تھی اور لو چل رہی تھی۔ چند لمحات بھی باہر کھڑا ہونا مشکل تھا۔ وہاں ایئر کنڈیشن ہی میں کاروبار زندگی چل رہا ہے۔

خطبہ جمعہ میں نے ''سوناپور'' کی جامع مسجد فیض مدینہ شریف میں دینا تھا۔ شارجہ سے ہم یہاں پہنچے شدت کی گرمی تھی وضو کیلئے جو پانی تھا وہ بھی نہایت گرم تھا۔ بہر حال جمعۃ المبارک کے خطبہ میں ''حسن مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ یہاں ہی مولانا محمد اکرم جلالی سیالکوٹی سے ملاقات ہوئی جو شارجہ میں دین متین کی خدمت کر رہے ہیں۔ فیض مدینہ کا مرکز صوفی محمد نذیر کے زیر نگرانی چل رہا ہے۔

رات کو شارجہ میں ''نبا عبدالرحمٰن'' کی وسیع چھت پر محفل میلاد منعقد ہونی تھی۔ فقیر زینت القراء قاری غلام رسول کے ہمراہ مقررہ وقت پر پہنچ گیا۔ اس محفل کا انعقاد پیر محمد سیف اللہ گیلانی نے کیا تھا۔ راقم نے ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' پر گفتگو کی۔

۲۰ جون بروز اتوار وزیر اوقاف حضرت شیخ عیسیٰ مانع سے ملاقات ہوئی اور کئی امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ ۲۱ جون کو بردبی الکرامہ کی جامع الکبیر میں ''درود و سلام''

marfat.com

محترم صوفی عبدالمجید جلالی کی مخلص کوششوں سے عمرہ شریف کا ویزہ لگ گیا۔ چنانچہ ناچیز یکم جولائی سے ۱۲ جولائی تک حرمین شریفین کی حاضری سے بہرہ ور ہوا۔ اس کا ذکر علیحدہ کروں گا۔ (انشاء اللہ) عمرہ شریف سے واپس دوبئ پہنچنے پر ۱۴ جولائی کو حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی صدارت میں ''شارع نائف'' پر خطاب کیا۔

۱۵ جولائی کو نماز عصر کے بعد حضرت میاں جمیل احمد کے زیر صدارت ایک اور اجتماع میں خطاب کیا۔ بعد از نماز عشاء شارجہ میں محمد رفیق نورانی کے ہاں منعقدہ حلقہ میں ''تقویٰ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔

۱۶ جولائی کو پھر مسجد العظیم میں خطبہ جمعہ دیا۔ اسی رات کو بعد از نماز عشاء شارجہ میں غیر مقلد علماء سے مناظرہ کرنا تھا۔ چنانچہ راقم حاجی عبدالعزیز، قاری محمد ریاست اور محترم محمد سعید کے ہمراہ وقت مقررہ پر شارجہ پہنچا اور افریقہ ہال کے قریب جامع مسجد حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میں مولوی یوسف بستوی، مولوی عبدالرؤف سلفی اور مولوی گلاب خان کے ساتھ وہابی عقائد و نظریات کے بطلان پر تاریخی گفتگو ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور حدیث شریف سے جو دلائل راقم نے پیش کیئے آخری وقت پر غیر مقلد علماء سے ان کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ اس پوری گفتگو کی تفاصیل انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ رقم کی جائیں گی۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم

قارئین: حکومت دوبئ کی وزارت اوقات و مذہبی امور کی جانب سے تمام مساجد میں ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۴۲۵ھ ۳۰ اپریل ۲۰۰۴ء کو جمعۃ المبارک کو پڑھے جانے والے عربی خطبہ (خطبہ ۱۰) کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کرتا ہوں جو اس کی نعمتوں کے مساوی اور فضل کے برابر ہو۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے جس طرح کہ

marfat.com

ہاں! برادران اسلام وہ دن جس میں آج سے چودہ صدیوں سے زائد عرصہ قبل آپ ﷺ پیدا ہوئے وہی دن مستحق ہے کہ اس میں انسانیت اعتزاز اور بلاغت و اختصار سے یہ نعرہ لگائے۔

ولد الھدیٰ فالکائنات ضیاءٌ

وفم الزمان تبسم وثناءٌ

''ہدایت کی ولادت ہوئی، پس کائنات روشن ہوگئی اور زمانے کے لب پر تبسم اور تعریف ہے ایسا کیوں نہ ہو۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے انسانیت کے تمام بوجھ اتارے''۔

قرآن مجید میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (پارہ ۹، سورۃ الاعراف الآیۃ ۱۵۷)

''وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کیلئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوئے''۔

آپ ﷺ کی ولادت پر ہر زمانے کو خوشی کیوں نہ ہو، آپ وہ رحمت ہیں جو

marfat.com

انسانیت کی آنکھ کی ٹھنڈک' اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کے قائد حضرت محمد ﷺ کو جنم دیا۔

تجلت مولد الهادی وعمت بشائره البوادی والقصابا

''ہادی کا میلاد جلوہ فگن ہوا اور اس میلاد کی خوشخبریاں دیہاتوں اور قصبوں میں عام ہوئیں''۔

واسدت للبرية بنت وهب يداً بيضاء طوقت الرقابا

''اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے مخلوق کو سفید ہاتھ عطا کیا کہ جس نے غلاموں کو سہارا دیا''۔

لقد ولدته وهاجا منيرا كما تلد السموات الشهابا

''حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس حال میں جنم دیا کہ آپ روشنیوں کا منبع تھے جیسا کہ آسمان شہاب ثاقب کو جنم دیتے ہیں''۔

ہاں! رسول اللہ ﷺ کا میلاد غلاموں کی آزادی کا اعلان تھا' جس وقت آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے اسے آپ ﷺ کی ولادت کی خبر دی تو اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت پر اس خوشی کی وجہ سے اس پر ہر پیر کو عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابولہب مرگیا میں نے اسے اس کے مرنے کے ایک سال بعد خواب میں برے حال میں دیکھا۔ اس نے کہا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی مگر یہ ہے کہ مجھ سے ہر پیر کے دن عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

امام سہیلی نے کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے

marfat.com

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو بنی کنانہ میں سے قریش کو قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا''۔

رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شاعر پہ جس نے یہ کہا:

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي   وَاَكْرَمُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءِ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ عزت والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں''۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ   كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءِ

''آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا کہ آپ کو یوں پیدا کیا گیا جیسے آپ نے چاہا''

برادران اسلام! یہ یاد کتنی بڑی یاد ہے اس سے حاصل ہونیوالے سبق کتنے بڑے ہیں اور ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ان اسباق کو عملی جامہ پہنائیں۔

سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کتنی ضرورت ہے کہ ہم نظریے پر ثابت قدمی میں آپ کی ثابت قدمی کی پیروی کریں جب آپ فرمارہے تھے۔

واللّٰہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترک هذا الامر ما ترکته حتی یظهره او اهلك فیه (تاریخ طبری ۱'۵۴۵' سیرت ابن ہشام ۲'۱۰۱)

اللہ کی قسم اگر وہ (مشرکین) سورج میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں اور چاند میرے بائیں ہاتھ پر کہ میں اس اسلام کو چھوڑ دوں' میں نہ چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کرے یا میں اس کیلئے شہید ہو جاؤں گا''۔

سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کتنا لازم ہے کہ ایذا رسانی کرنے والے

marfat.com

دعا کریں کہ وہ ہمیں اس میلاد سے فائدہ دے اور صاحب میلاد ﷺ کو ہمارے لئے جانوں، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب بنائے۔ ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ ہمارے لئے اپنے فضل اور رحمت کے دروازے کھول دے۔ ہمارے لئے ہر غم سے رہائی کے اسباب پیدا فرما دے، ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا کرے اور ہمارے لئے عزت اور غلبہ لکھ دے۔ آمین

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی — ہے زیارت گاہ مسلم گو جہاں آباد بھی
لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیب حجاز — یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کیلئے سامان ناز
جس نے دیکھے جانشینان پیمبر کے قدم — خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوش ارم

جس کے غنچے تھے چمن ساں وگلشن ہے یہی
کانپتا تھا جن سے روما ان کا مدفن ہے یہی

(اقبال' بانگ درا)

عراق تاریخ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ عراق ہی میں مدینہ منورہ کے بعد عالم اسلام کا پہلا دارالحکومت قائم ہوا۔ حرمین شریفین کے بعد دینی علوم کا یہی سب سے بڑا گہوارہ اور دانش کدہ قرار پایا ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جس کی طرف عقیدتوں کے جلوس محبتوں کے وفود اور حسرتوں کے کارواں ہمیشہ گامزن رہے ہیں۔ یہ خطہ پاک عقل العرب' مہدالاولیاء' روضۃ الصالحین' مفتاح العرب' وادیٔ رافدین اور فجر تمدن ایسے القاب سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔

وادی دجلہ وفرات کا جغرافیائی پہلو

عراق جزیرۂ عرب کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں ترکی' مشرق میں ایران' مغرب میں شام واردن اور جنوب میں سعودی عرب' کویت اور خلیج ہے۔ عراق جغرافیائی لحاظ سے دوحصوں شمالی عراق اور جنوبی عراق پر مشتمل ہے۔ جنوبی حصہ میدانی علاقوں' بیسیوں بحیروں اور چھوٹی نہروں پر مشتمل ہے۔ جبکہ شمالی عراق میدانی علاقہ جات کے علاوہ برف سے ڈھکی ہوئی بلند وبالا پہاڑیوں پر مبنی ہے'

marfat.com

ارتقا کے مراحل طے کرتی رہی، نوع انسان کی یہ پہلی گود اور تہذیب انسانی کی یہ پہلی درس گاہ ہے۔

عراق جدید کے محکمہ آثار قدیمہ نے اس سلسلے میں اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لا کر یہ ثابت کر دکھایا کہ آثار قدیمہ کی دریافت اور حفاظت کے لحاظ سے عراق دنیا میں سر فہرست ہے۔ آثار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ۸ ہزار سال کے زائد عرصہ پہلے یہاں کے باشندگان میں زراعت، جانور پالنے، کپڑے بننے، مٹی کے برتن بنانے اور آرٹ کا شعور موجود تھا۔ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ تامیم میں جمجال کا گاؤں ''جرمو'' اہمیت کا حامل ہے۔ اسے ملک کے قدیم ترین دیہاتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے آثار عراق کے عجائب گھروں کے علاوہ دنیا کے کئی دوسرے بڑے عجائب گھروں میں رکھے گئے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ''حضر'' شہر کے قریب ایک گاؤں ''ام الدباغیہ'' ہے جس کے رہائشی مکانات کی تختیاں ان مکینوں کی آرٹ میں دلچسپی پر دلالت کناں ہیں۔ اس سرزمین کا انسان پچاس ہزار سال پہلے جو ڈسٹرکٹ اربیل کی غار ''شانیدار'' میں رہتا تھا۔ ارتقاء تمدن کا ایک مستقل معمار سمجھا جاتا ہے۔ جنوبی عراق میں ہی آج سے تقریباً ۵۲۰۰ سال پہلے ''ورکاء'' کے دور کے وسط میں دنیا کی تاریخ میں اہم ایجاد معرض وجود میں آئی اور وہ خاص شکل وصورت کے لحاظ سے لکھنے کا شعور تھا۔

تاریخ عالم کی پہلی شہنشاہیت

عراق ہی میں دنیا کی پہلی شہنشاہیت معرض وجود میں آئی اور وہ آکدی شہنشاہیت ہے۔ آکدی دور حکومت ۲۳۷۱ قبل مسیح علیہ السلام سے شروع ہو کر ۲۱۴۳ قبل مسیح علیہ السلام میں اپنے انجام کو پہنچا، ان کی حکومت شام اور ایران تک پھیلی ہوئی تھی۔

marfat.com

اپنی سرزمین کو محفوظ رکھا۔ چنانچہ عراق حاضر کا قومی ترانہ جس کا منظوری انقلابی کمان کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ جولائی ۱۹۸۱ء میں دی تھی میں جہاں انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہونے، سید عالم نور مجسم ﷺ کی غلامی اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے نیزوں پر فخر کیا گیا ہے۔ وہاں بابل و آشور کا بھی ذکر ہے۔ ترانے کا آخری شعر یہ ہے۔

دمت للعرب ملا ذایا عراق وشموسا تجعل اللیل صباحا

''اے عراق تو ہمیشہ عرب کیلئے جائے پناہ بنا رہے اور تو ایسے آفتابوں کی مانند رہے جو رات کو دن میں تبدیل کرتے ہیں''۔

بابلیوں کے دوسرے دور کے بعد یونانی اور فارسی عراق پر حکومت کرتے رہے یہاں تک عراق میں اسلام کی روشنی پہنچی۔ اہل یورپ نے عراق کے علمی ورثہ سے استفادہ کرتے ہوئے ریاضیات، طب، ہندسہ اور بہت کچھ سیکھ لیا۔

عراق میں نور اسلام

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۱۳، ۱۴ ہجری میں عراق فتح ہوا۔ سرزمین عراق کو فارسی مجوسیوں کی غلامی سے نجات ملی اور نور اسلام نے یہاں کے باشندگان کے قلب ونظر میں گھر کرلیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور ہی میں عراق میں کوفہ اور بصرہ ایسے اہم شہر معرض وجود میں آئے۔ تسخیر عراق کے دوران معرکہ جسر، معرکہ بویب، جنگ قادسیہ اور جنگ جلولا ایسی عظیم الشان جنگیں لڑی گئیں، ان شاندار فتوحات میں حضرت سعد بن ابی وقاص ایک مرکزی کردار تھے۔

خلافت راشدہ کے بعد عراق ۴۱ ہجری سے لے کر ۱۳۲ ہجری تک (۶۶۱ء سے ۷۵۰ء تک) اموی حکمرانوں کے زیر نگیں رہا اور ۱۳۲ ہجری سے لے کر ۶۵۶ھ تک (۷۵۰ء سے ۱۲۵۸ء تک) یہاں پر عباسیوں نے حکومت کی۔

marfat.com

العرق الخ۔ (رواہ مسلم) کہ عراقیوں کا میقات "ذات عرق" ہے ذات عرق مکہ شریف سے ۴۲ میل پہلے ایک مقام ہے۔

حدیث شریف میں عراق کا محض ذکر ہی موجود نہیں بلکہ مناقب بھی موجود ہیں۔ چنانچہ ابن عدی' ابن شاہین اور حافظ ابو محمد الخلال نے کتاب الکرامات میں مرفوعاً روایت کیا ہے جسے امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالے "الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال" میں بھی ذکر کیا ہے۔

عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: البدلاء اربعون رجلا اثنان وعشرون بالشام وثمانیۃ عشر بالعراق کلمامات منھم واحد ابدل اللہ مکانہ آخر فاذا جاء الامر قبضوا کلھم فعند ذلک تقوم الساعۃ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابدال چالیس ہیں جن میں سے بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور ابدال پیدا فرما دیتا ہے جب خالق کائنات جل جلالہ' کا فیصلہ آ پہنچے گا تو ان تمام کا وصال ہو جائے گا پس تب قیامت قائم ہوگی۔

امام احمد' ابن ابی دنیا' ابونعیم' بیہقی اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ کے ایک ہم نشیں سے روایت کیا ہے۔

قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقلت یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) این بدلاء امتک؟ فاومأ بیدہ نحو الشام قلت (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اما بالعراق منھم احد؟ قال: بلی محمد ابن واسع' حسان بن ابی سنان و مالک بن دینار الذی یمشی فی الناس بمثل زھد ربی ذر فی زمانہ

marfat.com

کے مزارات ہیں۔

۲) یہ وہ دھرتی ہے جسے سید عالم ﷺ کے ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم نے بطور مسکن اختیار کیا۔ شیخ یونس سامرائی کی کتاب ''تذہیب الاوراق فیمن مات من الصحابہ بالعراق'' کے مطابق ۵۰۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وصال عراق میں ہوا۔ یہ تعداد انہیں بہت سے تراجم اور کتب سیر کے مطالعہ سے موصول ہوئی۔ جبکہ ایک اندازے کے مطابق ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم اصحاب تراجم و تاریخ کی نگاہ سے مخفی اس سرزمین میں آرام فرما ہیں۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے مزارات اسی سرزمین پر مرجع خاص وعام بنے ہوئے ہیں۔ جن سے یہ زمین ہمالہ فخر پر اتراتی محسوس ہوتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو۔

سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار
نظم عالم کا رہا جن کی حکومت پے مدار

۳) ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی نسبت سے بھی یہ سرزمین، ہمدوش ثریا ہے۔ نواسۂ رسول علیہ السلام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت غازی عباس رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام علی ہادی رضی اللہ عنہ کے مراقد مبارکہ اسی دھرتی کے آنگن میں محور برکات نظر آتے ہیں۔

۴) یہ سرزمین شہداء اسلام کی عظیم شہادت گاہ ہے۔ اس کی جبین حناء شہادت سے سرخ ہے۔ یہاں ایک طرف قادسیہ، جلولاء، جسر اور بویب کے شہداء کا کعبۃ اللہ سے مقدس خون اپنی خوشبوئیں بسائے ہوا ہے تو دوسری طرف شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کی

marfat.com

عراق ارض الآثار

عراق کی پوری سرزمین پر تاریخ کے اوراق بکھرے پڑے ہیں اور ہر طرف آثار قدیمہ کا جہان آباد ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ عراق میں دس ہزار مناطق آثار ہیں۔ کئی صفحات صحراؤں کی ویرانیوں میں ہیں اور کچھ شہروں کی رونق و ہجوم میں۔ کچھ اثری ورثے سطح خاک کے ظاہر پر ہیں اور کچھ باطن میں۔ کچھ اقوام و ملل کی صبح طلوع کے ہیں اور کچھ شام غروب کے۔ کہیں بہار کی شادمانیوں کے نقوش اور کہیں خزاں کی چیرہ دستیوں کے بدنما داغ۔ کہیں نشان عظمت اور کہیں درس عبرت۔ کہیں تاجپوشی کے مظاہر کہیں کفن پوشی کے آلام' کہیں داستان محبت کے زمزمے کہیں لشکر عداوت کے ہمہمے' کہیں فتح کے جشن کی شہنائیاں کہیں شکست کے زخموں کی ہائے ہائے' کچھ دستاویزات بابل کے درو دیوار پر کچھ نینویٰ کے کھنڈرات میں' کچھ اثری وثائق حضر کی بلند و بالا محرابوں پر کچھ ''اُذر'' کی بکھری ہوئی اینٹوں پر' کچھ تحریریں کربلا کے صحن ابتلا پر اور کچھ دجلہ و فرات کی موجوں پر رقم ہیں۔

یہ سرزمین جیسے غیر مسلم مورخین اور سیاحوں کیلئے دلچسپی پیدا کرتی ہے ایسے ہی فرزندان اسلام میں دلچسپی بھی تحریک رواں کرتی ہے۔ اس سرزمین میں بصرہ کے قریب ''قرنہ'' کے مقام پر شجر آدم علیہ السلام ہے تو حلہ کے نواح میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت گاہ۔

مٹی کے ڈھیر میں تبدیل شدہ نمرود کا محل بھی ہے اور نار نمرود کے نشان بھی۔ چاہ بابل بھی اور بتو خذ نصر کا معبد بھی۔ مدائن میں کسریٰ کا گنگرے گرا محل بھی ہے اور حیرہ کے کھنڈرات بھی' میدان قادسیہ بھی ہے اور میدان جمل بھی' میدان کربلا بھی ہے اور کوفے کے قصر الامارہ کی پانی بھری بنیادیں بھی' جامع کوفہ بھی ہے اور اس کے عقب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا گھر بھی' موصل میں حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ

marfat.com

کا سراغ پانا مشکل تھا۔

ایسے میں ایک علم کی ضرورت محسوس کی جانے لگی جو مذکورہ ضرورت کو پورا کرے اور قرآن وحدیث سے مسائل کے استنباط کے ایسے اصول وضع کئے جائیں جن کی روشنی میں ہر دور کے مسائل کو قرآن وسنت سے معلوم کیا جا سکے۔

چنانچہ امت کی اس اشد ضرورت کو پورا کرتے ہوئے عراق کی سرزمین ہی پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ متوفی ۱۵۰ھ نے فقہ اور اس کے اصول وضع کئے اور انہوں نے یہ نازک وحساس ذمہ داری حزم واحتیاط کی اس کڑی نگرانی میں پوری کی جس کی یہ مستحق تھی۔ چنانچہ آپ نے (۱۰۰۰) علماء عصر پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ اور (۴۰) مجتہدین پر مشتمل ایک ریسرچ بورڈ تشکیل دیا۔ ہر مسئلہ کے تمام موافق ومخالف دلائل کی چھان بین کی جاتی۔ کئی مسائل پر بحث مہینوں تک جاری رہتی۔ اسی طرح تحقیق وتدقین کی ہمرکابی میں (۵۰۰۰) اصولی فقہی مسائل مرتب کر کے فقہ حنفی کی تدوین کی گئی۔

یہ وہ اساسی کارنامہ تھا جس نے حضرت امام مالک' حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے سامنے راہنمایانہ کردار ادا کیا۔

اور یہ وہ عراق کی جامع کوفہ ہی تھی جہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن وسنت کی ایک صحت مند تعبیر امت کے سامنے پیش کی۔ جب تصوف نے اصطلاحی روپ دھارا تو اس کو بھی بحیثیت علم سرزمین عراق پے ہی وضع کیا گیا اور تزکیہ نفس کا نصاب مرتب کیا گیا۔

تمام علوم اسلامیہ کی جان صرف ونحو کے تار وپود یہیں سنوارے گئے۔ اسی سرزمین پر ابوالاسود نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حکم پر یہ علم وضع کیا اور یہیں اس علم نے نشوونما پائی اور کوفی بصری نحویوں کے اختلاف پر ہی اس علم کی پوری عمارت

marfat.com

ابن خلدون اور ابن خلکان نے بڑی اہمیت سے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس دارالعلوم میں بیک وقت چھ ہزار طلبہ کی تعلیم کا بندوبست تھا۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں بغداد کی مشرقی جانب عمارات' مساجد اور مدارس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''بغداد کی اس جہت میں بہت سے اچھی ترتیب کے بازار ہیں۔ سب سے بڑے بازار کا نام سوق الثلاثاء ہے اس بازار کے وسط میں جامعہ نظامیہ ہے۔ یہ ایسا عجیب ہے کہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ضرب المثل بن گیا ہے''۔

جب ۴۵۹ھ میں جامعہ نظامیہ کی عمارت مکمل ہوئی تو شیخ ابواسحاق شیرازی صدر مدرس منتخب ہوئے۔ اس جامعہ کا عملہ آٹھ قسم کے عہدیداران پر مشتمل ہوتا تھا۔

(۱) متولی (۲) شیوخ (اساتذہ) (۳) نائبین (۴) خازن (۵) معید (۶) مفتی (۷) وعظ (۸) ناظر اوقاف

ابن بطوطہ نے اس عہد کا بغدادی طریق تدریس بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''مدرس جو ایک لکڑی کے قبے میں باوقار طریقے سے بیٹھا ہوتا ہے اس کے داہنے اور بائیں دو شخص ہوتے ہیں جو مدرس کے بیان کئے ہوئے مضمون کا طلباء کیلئے اعادہ اور تکرار کرتے ہیں' انہیں ہی ''معید'' کہا جاتا ہے''۔

جامعہ نظامیہ بغداد کے علاوہ جامعہ نظامیہ موصل اور جامعہ نظامیہ بصرہ بھی اچھی درگاہیں تھیں۔ بغداد شریف میں ''مستنصریہ'' بھی ایک تاریخی دارالعلوم تھا۔ اس کی عمارت اب تک قائم ہے۔ ان کے علاوہ زیادہ تر تدریس و تعلیم کا محور علماء و مشائخ کے حلقے رہے ہیں جو ان کی رہائش گاہوں یا مساجد میں قائم ہوتے تھے۔

عراق میں عید میلاد النبی ﷺ

عید میلاد النبی ﷺ ہر سال نئی خوشیوں کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

marfat.com

ہر سال ۱۲ ربیع الاول کی رات امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار انور کے زیر سایہ منعقد ہوتی ہے۔ نیز حکومت کی طرف سے ہر مسجد میں ''محفل میلاد'' منانے کا آرڈر جاری کر دیا گیا' ۱۱' ۱۲ ربیع الاول کی درمیانی رات کو چراغاں کرنے اور تعظیم ماہ مقدس کے طور پر مساجد میں حفظ القرآن کے دوروں کو لازمی قرار دے دیا گیا۔

انہیں بیانات سے ایک بیان ملاحظہ ہو۔ اس کی ہیڈنگ یہ تھی۔

من ذکریٰ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نستلھم العزم۔

اپنے آقا ﷺ کی یاد منانے سے ہم عزم و ہمت حاصل کرتے ہیں۔

یحتفل العالمان العربی والاسلامی فی الثانی عشر من ربیع الاول کل عام بذکریٰ حبیبة وعزیزة علی النفوس والقلوب۔ انه العید الکبیر الذی اشرقت فیه شمس النبوة بولادة فخر الکائنات' رسول الانسانیة' نبی الرحمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

تمام عربی اور اسلامی دنیا ۱۲ ربیع الاول شریف کو دل و جان کی محبوب ترین یاد منانے کیلئے محافل کا انعقاد کرتی ہے۔ یہ دن وہ ''عظیم عید'' ہے کہ جس میں مفخر کائنات' رسول انسانیت' نبی رحمت' حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت سے آفتاب نبوت درخشاں ہوا۔

فقد بعثه اللہ تعالیٰ ھدی و رحمة للعالمین فی زمن ضربت فیه الفوضیٰ اطنابھا ومن خلال رسالته الخالدة التی وعت الی العدل والمحبة والخیر لقد کان میلاد ھذا الرجل العظیم الذی بعثه اللہ تعالیٰ لیتمم مکارم الاخلاق ثورة کبریٰ علی التخلف والفوضیٰ التی عاشھا الناس قبل ابتلاج نور الرسالة المحمدیة (علی صاحبھا الصلوٰة والسلام) وحسین

marfat.com

طرف بڑھ رہا تھا۔ رات کے لشکری اپنی سرحد پر بڑے ناز سے جمع ہو رہے تھے۔ مجھے اس رات کئی محافل میں شریک ہونا تھا۔ مغرب کے بعد "حی الجامعہ" جانا تھا۔ جہاں شیخ عبدالہادی کی طرف سے جامع ذی النورین میں "سالانہ محفل میلاد" میں شرکت کی دعوت تھی۔ راقم اور میرے عراقی دوست شیخ علی رفاعی نے نماز عصر کے بعد حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ سے حی الجامعہ کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا۔ اس رات تقریباً تمام مساجد میں سرکاری طور پر "محفل میلاد شریف" کا اہتمام تھا۔ چنانچہ عصر تک "الحضرۃ القادریہ" کا وسیع وعریض احاطہ عوام سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ جب میں اپنے حجرہ سے نکلا جو کہ دربار عالیہ کے زمنی فلور میں ہے شیخ علی کے حجرہ واقع پہلے فلور تک پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا۔

بہر حال ہم دربار شریف سے باہر سڑک پر آئے ٹیکسی کرائے پر لی اور حی الجامعہ کا رخ کیا۔ جب ہم جانب رصافہ سے کرخ جانے کیلئے دجلہ کے عالیشان پل جسر سنک سے گزرے تو سورج کی زردی مائل کرنوں نے دجلہ کی موجوں کا سر چوم کے اپنی خوشیوں کا اظہار کیا۔ میں تو ہمیشہ کی طرح دجلہ کی لہروں اور ان کے بہاؤ کے انداز میں گم چودہ سو سال پہلے کے دجلہ کی تلاش میں تھا جب میلاد رسول ﷺ کی خوشخبری لئے ہواؤں نے آ کر دجلہ سے سرگوشی کی ہوگی، مگر کار نے جلد ہی دجلہ کے پل کو ناپ ڈالا اور ہم رصافہ سے کرخ پہنچ چکے تھے لیکن دجلہ کی خاموشیوں نے مجھے دیر تک متوجہ رکھا جن میں کئی انقلابات کی ہنگامہ آرائیاں محوخواب تھیں لیکن ایک انقلاب جس کے یوم تاسیس پر آج دجلہ کی موجیں بھی "محبت مارچ" کر رہی تھیں وہ "میلاد رسول ﷺ" کا انقلاب ہے۔ ہماری کار کئی بلند و بالا عمارات کو پیچھے چھوڑے جا رہی تھی اور حی الجامعہ کی تلاش میں کبھی بڑی شاہراہوں اور کبھی بغلی سڑکوں پر، کبھی حفاظتی سرنگوں اور کبھی ہوا میں بلند پلوں سے گزر رہی تھی۔

marfat.com

پیارے آقا کے مہمانو! ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔

ہم نے جلد ہی واپس کی اجازت مانگی کیونکہ جامع گیلانیہ میں منعقد محفل میلاد میں بھی ہمیں شرکت کرنا تھی۔ ہم کار پے سوار ہو کر جب واپس چلے تو اب رُت بدل چکی تھی۔ رات کو دیکھ کر روشنیاں شوخ ہو گئی تھیں۔ صرف بڑی شاہراہیں ہی نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے محلات پر بھی لائٹنگ قبضہ جما چکی تھی۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد روشنیوں کے سیلاب میں ڈوب چکا تھا۔ امانۃ بغداد (بلدیہ بغداد) نے بڑی عقیدت سے الف لیلوی بغداد کو عروس البلاد بنا دیا تھا۔ بڑی شاہراہوں پر برقی رو کے فوارے فضا میں نصب کر دیئے گئے تھے۔ طویل القامت کھجوریں جنہیں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کی نشانی قرار دیتے ہیں۔ آج کے جشن میلاد کی سرگرمیوں سے کیسے غائب ہو سکتی تھیں۔ وہ سڑک کے دونوں طرف لمبے سلسلے میں دور تک چلی گئی تھیں۔ ان کی ٹہنیوں میں پھیلا ہوا رنگ برنگے قمقموں کا جال ''کھجور ونگ'' کا ایک بہت بڑا شمع بردار جلوس محسوس ہو رہا تھا۔ بعض مرکزی چوکوں میں تو کھجوروں کے چاروں طرف بلبوں کی لڑیاں ایسے لٹکا دی گئیں تھیں جیسے ''قائدین'' کو ہار پہنا دیئے گئے ہوں یا شرکاء نے ہاتھوں میں تسبیحائے ذکر کو لٹکا رکھا ہو۔ اس پے مستزاد یہ کہ بعض شرکاء نے خوبصورت بینر بھی اٹھا رکھے تھے۔ جو اگرچہ وزارت اوقاف والوں نے ہی لٹکائے تھے لیکن اب وہ شاخ نخیل کی سرگرمیوں کا حصہ تھے۔ بڑے بڑے بینروں پر قرآنی آیات رقم تھیں۔ خصوصاً وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین کے جھنڈے فضاء میں لہرا رہے تھے۔ کئی چوراہوں میں جو بینر آویزاں تھے ان پر یہ تاریخی حقائق نعرہ زن تھے۔

بمولد الرسول صلى الله عليه وسلم انشق
ايوان كسرىٰ و خمدت نارُ المجوس

marfat.com

کئے گئے۔ دربار شریف کے احاطے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مختلف مشائخ کے اپنے اپنے حلقے بنے ہوئے تھے۔ جن میں وہ دفوف کے ساتھ متبرک قصائد پڑھ رہے تھے۔ ان کے مخصوص انداز اتنے وجد آفرین تھے کہ لوگ غش کھا کھا کر گر رہے تھے۔ بعض حلقوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ سپیکر بھی لگائے ہوئے تھے۔

استقبال شہ کونین ﷺ

درگاہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کونے سے اچانک ایک ٹولی نے وہی صدا بلند کی جو کبھی اہل مدینہ نے سید عالم ﷺ کے مدینہ شریف پہنچنے پر استقبال میں بلند کی تھی۔ یہ آواز کانوں میں گونجنے لگی۔

طلع البدر علینا　　　من ثنیۃ الوداع

ہم پر وداع کی گھاٹی سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔

وجب الشکر علینا　　　ما دعا للہ داع

جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ حق کی طرف دعوت دے ہم پر شکر واجب ہے۔

ایھا المبعوث فینا　　　جئت بالأمر المطاع

اے ہم میں مبعوث کئے گئے' آپ اطاعت کیا گیا امر لے کر آئے ہیں۔

جئت شرفت المدینہ　　　جئت بخیر البقاع

آپ تشریف لائے تو آپ نے مدینہ منورہ کو شرافت بخشی ہے آپ روئے زمین کی بہترین جگہ پر تشریف لائے ہیں۔

ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ پر کیف آواز خون میں منحل ہو گئی ہے اور پورے جسم میں گردش کرنے لگی ہے۔ بارش تسکین دل کھول کر برسی' سحاب سرور کی آنکھیں کافی دیر تک گریاں رہیں اور حدائق ایمان مسلسل مسکراتے رہے۔ حاضرین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے دربار عالیہ میں عرب اپنے رسول ﷺ پر فخر کرتے ہوئے جھوم

marfat.com

حکومت سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ اس رات کو ''میلاد النبی ﷺ'' کی سب سے بڑی محفل دجلہ کی جسر الائمہ کے ساتھ امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کے سائے میں جامع ابی حنیفہ میں ہوا کرتی ہے۔ اب تو مخصوص حالات کی وجہ سے دوسرے شہروں کے جلوس بغداد شریف نہیں پہنچتے۔ پہلے تو بغداد شریف کے قریبی شہروں فلوجہ، رمادی، دیالی وغیرہ سے جلوس اعظمیہ (بغداد) میں پہنچتے تھے۔ ہر شہر کے مفتی اعظم جلوس کی قیادت اور مرکزی کانفرنس میں اپنے شہر کی نمائندگی کرتے تھے۔ گذشتہ سالوں کی عید میلاد کی رپورٹس جو رسائل کی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں یہ تمام مناظر پیش کئے گئے ہیں۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کے تمام اہم فیصلے بھی اسی رات کو اعظمیہ میں بارگاہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں کئے جاتے تھے جن میں حاکم وقت اور اس کے وزراء شریک ہوتے تھے۔ میلاد شریف کی مبارک روایت اور مستحسن عمل کو آج تک زندہ رکھا گیا ہے۔ ''مرکزی سرکاری میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس'' اسی جگہ منعقد ہوتی ہے خصوصاً موجودہ عراقی صدر صدام حسین نے اس مرکزی محفل کے مزید اہتمام کیلئے جامع حضرت ابی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک وسیع پنڈال کی تعمیر اور آرائش و زیبائش کا کام مکمل کروایا ہے۔ حضرۃ اعظمیہ کے مرکزی گیٹ کے ساتھ پیتل کی بڑی تختی پر کندہ ہے کہ ''یہ پنڈال عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کیلئے صدر صدام حسین کے حکم پر وزارت اوقاف نے تعمیر کروایا ہے''۔

رات تقریباً گیارہ بجے کے قریب راقم اور حافظ عبدالخالق نے اعظمیہ کا رخ کیا۔ ہماری کار ''ساحۃ عنتر'' سے آگے نہ جاسکی اس لئے کہ ہجوم کی وجہ سے جامع ابی حنفیہ سے تقریباً ایک میل دور ہی روڈ بلاک کر دیئے گئے تھے۔ ہم پھر پیدل چلنے لگے۔ سامنے عاشقان رسول ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ وہ قوم جس نے آٹھ سالہ ایران، عراق جنگ کی گرمیوں اور امریکہ اور اس کے حواریوں کے چالیس دن

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ پر فخر انبیاء ورسل حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ یہ مبارک عمل تقاریب میلاد شریف کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ موئے مبارک جامع ابی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خاص حصے میں وزارت اوقاف کی نگرانی میں محفوظ کیا گیا ہے۔ سال میں صرف ایک بار اس کی زیارت کروائی جاتی ہے اور عہد قدیم سے اس کیلئے یہی رات مختص کی گئی ہے۔ ہم نے بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کیلئے مصمم ارادہ کیا ہوا تھا۔ عوام کا جم غفیر تھا زائرین کو جامع ابی حنفیہ کے مرکزی ہال کے بائیں جانب واقع دروازے سے جو قبلہ کی سمت میں ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پرانوار کی طرف کھلتا ہے داخل کیا جا رہا تھا۔ زائرین پہلے مرقد انور کے پاس کھڑے ہوکر فاتحہ شریف پڑھتے یہاں تک کہ قطار میں سرکتے سرکتے وہ اس دروازے تک پہنچتے جو دربار عالیہ کا معمول کے مطابق آمدورفت کا دروازہ ہے اور چھوٹے سے کمرے کی وساطت سے مسجد کے بغلی ہال میں کھل جاتا ہے۔ مزار شریف اور مسجد کے دوسرے ہال کے درمیان نہایت خوبصورت چھوٹے سے کمرے میں جامع اعظمیہ کے خطیب موئے مبارک کو اٹھائے زائرین کو زیارت کروا رہے تھے۔ موئے مبارک نہایت اعلیٰ قسم کے شیشے کے ایک باکس میں رکھا گیا تھا۔ میں اور میرے دوست حافظ عبدالخالق جلد ہی مرکزی ہال سے مزار پرانوار کے دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ تصور بار بار روح کو تسکین بخش رہا تھا کہ ہم ایک ایسی ڈالی کو دیکھنے والے ہیں جس نے گلبن رحمت سے کئی سالوں تک رگ جاں کو سیراب کیا ہوگا۔ یہ یا تو اس لیلۃ القدر کا ایک حصہ ہوگا جس کے بارے میں امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

یا پھر یہ اس نہر کے کنارے اگا ہے جس کی تصویر فاضل بریلی نے یوں کھینچی

marfat.com

ہر سال اٹھائیسویں رمضان المبارک کو زیارت کروائی جاتی ہے۔ بندہ کو مذکورہ رات میں انیس مرتبہ موہائے مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ عشاق رسول ﷺ شیشے کے اس گلوب کو چوم کر آنکھوں سے لگا رہے تھے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوئے عشاق آنکھیں بند کر کے موہائے مبارک کی طرف رخ کئے ہوئے سادہ عربی لہجے میں پڑھ رہے تھے۔

''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ''

اور دور دور سے یہ نعرے سنائی دے رہے تھے ''صلوا علی نور عرش اللہ محمد'' اور ﷺ پڑھ کر حاضرین جواب دے رہے تھے۔ اشکوں کی نہ تھمنے والی برسات میں رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر جب آئندہ رمضان المبارک تک موہائے مبارک کی زیارت بند کی جانے لگی تو درگاہ قادریہ کے ہال چیخوں سے گونج اٹھے اور کئی لوگ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

عراق میں مخصوص تبرکات کی زیارت مقررہ ایام میں کرائی جاتی ہے۔ سرور کائنات روح عالم ﷺ کا مصلیٰ جو آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہجرت حبشہ کے بعد مدینہ شریف پہنچنے پر بطور تحفہ دیا تھا۔ شمالی عراق کے مشہور شہر ''کرکوک'' میں محفوظ ہے جس کی زیارت اب صرف ایام عید کو ہی کرائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ محدث ابن جوزی نے مصلیٰ کی پوری سند بھی تحریر کی ہے۔ آج بھی یہ مبارک مصلیٰ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہی بعض حضرات کے پاس محفوظ ہے۔

ہم رات کے آخری حصے میں اعظمیہ سے باب الشیخ دربار غوثیہ میں پہنچے کیونکہ ہمیں ہنگام سحر ایک محفل میلاد کا انعقاد کرنا تھا۔

marfat.com

ایسا ذیشاں بچہ کہ اس کے یتیم ہونے کے باوجود اس کی ہیبت سے بادشاہوں کے تخت کانپنے لگے حالانکہ وہ ابھی پنگھوڑے میں شیر خوار ہے کہ مدت رضاعت بھی پوری نہیں ہوئی۔

چند مرکزی مقامات پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنیہ آویزاں کی گئی تھیں اور بعثت نبوی کے متعلق مشہور احادیث بھی آویزاں کی گئی تھیں۔

قصیدہ بردہ کے اشعار بھی نہایت حسین رسم الخط میں نظر آ رہے تھے۔ خط رقاع میں لکھے یہ دونوں شعر اور ان کا منظر اب تک پیش نظر ہے۔

محمد تاج رسل الله قاطبة

محمد صادق الاقوال والكلم

حضرت محمد ﷺ تمام رسولوں کے تاج ہیں' آپ سچے اقوال اور سچی گفتگو والے ہیں۔

محمد سيد طابت مناقبه　　　　محمد صاغه الرحمن بالنعم

حضرت محمد ﷺ ایسے سردار ہیں جن کے مناقب نے حسن و جمال پایا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

حضور ﷺ کے حسن و جمال کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ بینر آویزاں تھا۔

انت الذى من نوره اكبر اكتسىٰ

والشمس مشرقة بنوربهاكا

اے محبوب ﷺ آپ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جن کے نور سے چودھویں کے چاند نے لباس پہنا ہے اور سورج آپ کے نور حسن کی جھلک سے روشنی بکھیرتا ہے۔

مقررہ وقت پر سحر ہوتے ہی مقدس تقریب کا آغاز ہوا۔ حافظ عبدالخالق (گولڈ میڈلسٹ) تقریب کی نقابت کر رہے تھے۔ راقم اعظمیہ سے واپس آنے کے

marfat.com

جا رہے تھے اب وہ میرے ساتھ ربط تفہیم میں منسلک ہو گئے اور انہوں نے اپنے ساکن سروں میں تحریک پیدا کر دی۔ میں نے جب مختصر خطبے کے بعد یہ چند اشعار پڑھے تو عرب سامعین کی طبیعتیں مسکرا اٹھیں۔ وہ اشعار کچھ یوں تھے۔

ولد الهدى فالكائنات ضياء وفم الزمان تبسم وثناء

رشد و ہدایت کی جلوہ گری ہوئی پس کائنات روشنی ہوگئی' اور زمانے کے لبوں پہ مسکراہٹ اور تعریف ہے۔

يوم يتيه على الزمان صباحه ومساده بمحمد وصناء

یہ وہ دن ہے جس کی صبح زمانے پر فخر کناں ہے' اور اس کی شام محمد ﷺ کی وجہ سے حسین ہے۔

ذعرت عروش الظالمين فزلزلت وعلت على تيجانهم اصداء

ظالموں کے تخت خوفزدہ ہو کر ڈگمگا پڑے اور ان کے تاج زنگ آلودہ ہو گئے محبتوں سے مہکتی ہوئی اس محفل سے جامع گیلانیہ کے در و دیوار ذکر میلاد کی صداؤں سے گونج رہے تھے۔ اجتماع میں کافی عرب مشائخ بھی تھے۔

اجتماع میں Arabic Institute کے اساتذہ بھی تھے۔ مجھے تفصیلاً گفتگو کیلئے کہا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے موضوع کے حوالے سے گفتگو مکمل کی۔ زماں و مکاں کی خصوصیت نے محفل کو Inspire کیا تھا۔ پھر کچھ عرب احباب نے نغمہ سرائی کی اور آخر میں شرکاء محفل کھڑے ہو گئے۔ پہلے ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پڑھا گیا اور بعد میں ''یا نبی سلام علیک'' پیش کیا گیا اور میلاد ابن عربی کے وہ اشعار پڑھے گئے جو کبھی کبھی قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی زید مجدہ پڑھتے ہیں۔

اشرق البدر علينا فاختفت منه البدور

مثل حسنك ما راينا قط ياوجه السرور

marfat.com

کے اطراف واکناف سے مختلف بڑے بڑے وفود مقدس دن کی مناسبت سے دربار حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دینے کیلئے آتے رہے۔

جامع خطاب میں محفل میلاد

اعظمیہ سیکٹر میں واقع ''جامع خطاب'' میں مجھے خطاب کیلئے جامع کے خطیب شیخ عمر الدباغی نے دعوت دی تھی۔ شیخ عمر کے قول کے مطابق یہ مسجد حضرت امام جلال الدین سیوطی کی رہائش گاہ کی جگہ بنائی گئی ہے۔ چنانچہ معیّنہ دن شیخ عمار محمود جاسم مجھے جامع خطاب لے گئے۔ وہاں محفل کے عریف نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ اعظمیہ کے معہد الائمہ کے فارغ التحصیل تھے۔نوجوان عرب مقررین کے تیز اور گونج دار انداز میں میلاد شریف کے اثبات پر انہوں نے واقعہ ابولہب بیان کرتے ہوئے حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کے یہ اشعار پڑھے۔

اذا کان ھذا کافر جاء ذمہ　　　یتبت یداہ فی الجحیم مخلدا

جب ابولہب کافر ہے قرآن مجید میں تبت یدا ابی لھب سے اس کی مذمت آئی ہے اس کو ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

اتی انہ فی لیلۃ الاثنین دائما　　　یخفف عنہ للسرور باحمدا

اس کے بارے میں یہ آیا ہے کہ ہر پیر کے دن اس سے سید عالم ﷺ کے میلاد پر خوشی منانے کی وجہ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

فما الظن بالعبد الذی طول دھرہ　　　باحمد مسرورا ومات موحدا

پس تمہارا کیا گمان ہے اس بندۂ خدا کے بارے میں جو پوری زندگی سید عالم ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا رہا اور حالت ایمان میں دنیا سے گیا۔

میلاد شریف کی اس روحانی محفل میں جب ایک صاحب سامعین سے حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی اپیل کرنے لگے تو یوں گویا ہوئے۔

marfat.com

''سالانہ جشن میلاد'' میں خطاب کیلئے مدعو کیا۔ چنانچہ ۱۵ ربیع الاول بروز بدھ بمطابق ۲۴ اگست بعد از نماز عشاء مذکورہ مسجد میں عظیم الشان اجتماع کا انعقاد ہوا۔ تقریب میں تلاوت کے فوراً بعد خطابات شروع ہو گئے اور نعتیہ قصائد آخر میں پڑھے گئے۔ مجھ سے قبل اور بعد میں بھی عرب مشائخ کے خطابات ہوئے' وہ اپنے اپنے مقالات لکھ کر لائے ہوئے تھے اور نہایت حسین انداز میں انہوں نے اپنے محسن عظیم کے حضور خراج تحسین پیش کیا۔ راقم نے ذہنی طور پر تو اپنی تقریر کی مضمون بندی کی ہوئی تھی مگر لکھ کر نہیں لایا تھا۔

چنانچہ جب مجھے دعوت سخن دی گئی تو سامعین ایک پاکستانی کے عربی بولنے کے اشتیاق میں متوجہ ہوئے اور نسبتاً پہلے سے زیادہ پر جوش نظر آرہے تھے۔ نقیب محفل خود شیخ حکمت صبیح القادری تھے۔ انہوں نے چند روایتی تعارفی کلمات کے بعد مجھے اور شرکاء جلسہ کو آمنے سامنے کر دیا۔ راقم نے مختصر سا خطبہ ابتدائیہ پڑھا اور موضوع کی مناسبت سے چند اشعار بھی ان کی نذر کیے جو کہ کسی عرب شاعر کا حسین وجمیل گلدستہ عقیدت تھے۔ ملاحظہ ہوں۔

ماذا يقول الشعر في عليائه   من خاطب الرحمن فوق سمائه

شعر ان کی رفعت شان کو کہاں بیان کر سکے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے آسمان سے وریٰ ہم کلام ہوئے۔

الناس في الدنيا ببعثته اهتدوا   والناس يوم البعث تحت لوائه

لوگوں نے دنیا میں آپ کی بعثت سے ہدایت پائی اور قیامت کے دن لوگ آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

سل بطن مكة هل رأى كمحمد   فيمس ترابها متعبداً بحرابه

وادی مکہ سے پوچھئے کیا اس نے حضرت محمد ﷺ جیسا کوئی دیکھا ہے جس انداز

marfat.com

اظہار کرنا ایک فطری امر ہے اور محبت رسول ﷺ محبت ایزدی کیلئے سبب بنتی ہے۔ بالفاظ دیگر دنیائے ایمان کی ابتداء اسی محبت سے ہوتی ہے اور اس کا کمال اور نقطہ عروج بھی اسی میں مضمر ہے کیونکہ بمقتضائے حدیث جب تک روح کائنات ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، تمام لوگوں سے اور اپنے آپ سے بھی محبوب ترین نہ رکھا جائے اس وقت تک ایمان کو کمال حاصل نہیں ہوتا۔ یہی محبت محبوب حقیقی جل جلالہٗ کی منازل طے کراتی ہے۔

اجتماع کے آخر میں مخصوص انداز میں قصائد میلاد پڑھے گئے کچھ اشعار بڑی محبت سے بار بار پڑھے جا رہے تھے۔ مثلاً

هذا الحبيب مثله لا يولد　　　والنور موقد

جبريل نابي في منصه حسنه　　　هذا مليح الكون هذا احمد

یہ ایسے محبوب ہیں کہ ان کی مثل نہ کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔ ان کے رخساروں سے نور کی شعائیں نکلتی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے حسن کی جلوہ گری کے بارے میں صدا دی کہ یہ کائنات میں حسن کی ملاحتوں کے امین ہیں اور یہ احمد ہیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی عراق کے نائب صدر عزت ابراہیم کے بیٹے تھے۔ انہوں نے تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے میلاد شریف منانے کے بارے میں راقم کی دلیل کو بہت واضح دلیل قرار دیا۔ تقریب میں دورہ تحفیظ القرآن کے شرکاء کو انعامات بھی دیئے گئے۔ آخر میں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی اور بعد میں شیخ حکمت صبیح قادری کی رہائش گاہ پر مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

ایک ناقابل تردید حوالہ

مذکورہ بات پر سامعین کی دلچسپی نے مجھ سے کسی دلیل کا مطالبہ کیا تو میں نے تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے یہ حدیث شریف پیش کر دی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

marfat.com

نے پاکستانی علماء مدارس اور پاکستان میں علم دین کی اہمیت کو قابل رشک قرار دیا۔ تقریب کے آخر میں دورہ تحفیظ القرآن کے شرکاء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ دوسرے چند حضرات کی طرح بعض انعامات کی تقسیم میرے ذمہ لگائی گئی۔ آخر میں نعتیہ قصیدے پر محفل کا اختتام ہوا۔ تبرک تقسیم ہوا اور ہم کوسٹر پر رات کے پچھلے حصے میں بغداد شریف پہنچ گئے اور بھی کئی تقاریب میلاد شریف میں شرکت کی لیکن طوالت کے خوف سے ان کا ذکر نہیں کر رہا ان میں سے جمعیۃ شبان المسلمین کی تقریب اور بغداد جدیدہ میں شیخ محمد ہاشم کی تقریب بڑی پر کیف تھی۔

سرزمین عراق کا تقاریب میلاد سے گہرا رشتہ

مختلف ادوار و عہد میں اسلامیان عراق عید میلاد النبی ﷺ کی تقاریب بڑے جوش وخروش سے مناتے رہے ہیں۔ اگر چہ روح کائنات ﷺ کے یوم میلاد پر خوشی کا اظہار کرنا تو بہت ہی قدیم دور سے ہے اور ہمیشہ مسلمان اپنے اپنے انداز میں اس خوشی کا اظہار کرتے رہے لیکن اس مسرت کے اظہار کیلئے بڑی بڑی محافل کا انعقاد اور ایک خاص انداز میں تعبیر سرور کا مربوط سلسلہ سرزمین عراق سے شروع ہوا جیسا کہ استاذ محترم مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس کی تصنیف ''نور اسلام'' میں صراحت ہے۔ نیز ''دنیات الاعیان'' میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شمالی عراق کے علاقے اردبیل میں جسے آج کل اربیل کہا جاتا ہے (سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی) سلطان مظفر الدین ابوسعید (سلطان اربل) متوفی ۶۳۰ھ نے میلاد شریف کی تقاریب کا سرکاری سطح پر انعقاد کیا پھر ان تقاریب کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور اربیل کے ہر گھر میں ان محافل کا انعقاد ہونے لگا۔ اوراق تاریخ پر گردوں کے عہد قدیم سے ان محافل کا ذکر بڑے حسین انداز میں ملتا ہے۔

میلاد شریف کی محافل کے ساتھ خصوصی تعلق کی وجہ سے عراقی مسلمان صرف

marfat.com

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ کی

دُعا

اے اللہ

میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائقِ التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلسِ میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلادِ پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے اَرحَم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔ اور جو کوئی دُرود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔"

(اخبار الاخیار:۶۲۴، مطبوعہ کراچی)

marfat.com

الحمدلله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آله واصحابه اجمعین○

چند دن پہلے محفل میلاد کی مخالفت میں ایک اشتہار نما پمفلٹ ''عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت'' نظر سے گزرا جو ادارہ اصلاح معاشرہ متصل مسجد میاں وارث اندرون بھاٹی گیٹ لاہور نے شائع کیا اس میں محفل میلاد کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کیلئے درج ذیل باتیں کہی گئی ہیں۔

۱) عہد رسالت میں میلاد کا کوئی ثبوت نہیں۔
۲) کسی صحابی کسی تابعی کسی امام اور کسی محدث سے محفل میلاد کا ثبوت نہیں ملتا۔
۳) ڈھول بجانا اور ڈانس وغیرہ کرنا ہی محفل میلاد کا مقصد ہے۔
۴) عید میلاد النبی کی ابتداء کرنے والا حاکم بے دین ہے۔
۵) عید میلاد النبی پر پہلی کتاب ایک کذاب اور دنیا پرست شخص نے لکھی۔
۶) ۱۲ ربیع الاول وفات النبی ہے نہ کہ میلاد النبی۔
۷) مسلمانوں اور عیسائیوں کا موازنہ۔

حقیقت میلاد

مسلمانوں کے ہاں محفل میلاد یا جشن میلاد سے مراد حضور ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرنا ولادت کے موقع پر عجائبات کا ذکر کرنا حضور کی ثناء خوانی کرنا مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول کا جذبہ پیدا کرنا اور سرکار کی سیرت کا تذکرہ کرنا اور لوگوں کو شریعت مطہرہ سے آگاہ کرنا ہے۔

میلاد النبی ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام

marfat.com

''مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں وہ سدا تیری حمد کریں گے وہ بکہ سے گزرتے ہوئے ایک کنواں بناتے ہوئے[1]''۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذکر مصطفیٰ ﷺ

حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تو انہوں نے بھی اپنے سے قبل انبیاء کی طرح حضور علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی اور اشاروں کنایوں کے بجائے صراحتاً آپ کا اسم گرامی بتایا۔

''وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں وہ میرے محبوب ہیں میری جان ہیں[2]''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ذکر نبی معظم ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے آخری نبی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے پیش رو انبیاء کی طرح حضور کا تذکرہ فرمایا۔

''میری اور بہت سی باتیں کہ میں تم سے کہوں تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ فارقلیط (احمد) آئے گا تو سچائی کی راہیں بتا دے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا[3]''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا

---

1. زبور، باب ۸۴۔ ۶،۵
2. تسبیحات سلیمان، پ ۵، ۱۲
3. یوحنا، باب ۱۶۔ ۱۲، ۱۳

marfat.com

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً

دعائے ابراہیمی میں جس رسول کا ذکر بعثت ہے۔ اس سے مراد فقط رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

اما ان الرسول هو محمد صلى الله عليه وسلم فيدل عليه وجوه احدهما اجماع المفسرين وهو حجته[1]

یعنی اس مقام پر رسول سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس پر کئی وجوہ دلالت کرتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس امر پر تمام مفسرین کا اجماع ہے اور یہ بڑی حجت ہے۔

امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ولم يبعث من ذريتهما غير محمد صلوات الله عليه[2]

اور نہیں مبعوث کیا گیا ان دونوں کی اولاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

الدر المنثور میں ابن جریر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

قال هو محمد صلى الله عليه وسلم [3]

فرمایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

امام قرطبی نے بھی اسی مفہوم کی تائید کی ہے یعنی اس آیت سے مراد صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی ہے۔

---

[1] تفسیر کبیر، جلد ۴، صفحہ ۷۳

[2] تفسیر بیضاوی، جلد ا صفحہ ۱۱۱

[3] الدر المنثور جلد ا صفحہ ۳۰۴

marfat.com

روح البیان تفسیر بغوی اور روح المعانی میں بھی اسی مفہوم کو اپنایا گیا ہے۔
اگر اب بھی یہی اصرار کیا جائے کہ حضور کی ولادت کا تذکرہ "خلق" یا "ولد" جیسے مشہور الفاظ سے ہی ثابت کیا جائے تو اس کی شہادتیں بھی قرآن پاک میں موجود ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الرحمن علم القرآن خلق الانسان[1]

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا یہ ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے کیا ہے جو مفسرین کی توجیہات کے عین مطابق ہے۔

امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی

اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں۔

ای الجنس او آدم او محمد ﷺ[2]

انسان سے مراد یا جنس انسان ہے یا حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

علامہ حسین بغوی

تفسیر بغوی میں اس آیت کا مفہوم یوں بتاتے ہیں۔

خلق الانسان یعنی محمد ﷺ قال ابن کسیان[3]

خلق الانسان کی تفسیر میں ابن کسیان نے کہا کہ اس سے مراد حضور ﷺ ہیں۔

صاحب تفسیر سمرقندی

---

[1] سورۃ رحمٰن، آیت ۳

[2] تفسیر نسفی، جلد ۶، صفحہ ۲۰۷

[3] تفسیر بغوی، جلد ۶، صفحہ ۲۴۳

marfat.com

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

نے اس آیت کریمہ کی یہ تفسیر فرمائی۔

ان الوالد ابراھیم واسماعیل وما ولد محمد وذلك لانه اقسم بمكة ابراھیم بانیھا واسماعیل ومحمد علیه السلام سکھانھا[1]

بیشک والد سے مراد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ہیں وما ولد سے مراد حضور ﷺ اس لئے کہ قسم مکہ کی ارشاد فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ کے بانی اور حضرت اسماعیل اور حضور علیہ السلام مکہ کے رہنے والے ہیں۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

اس آیت کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہوئے۔

والمراد به ابراھیم علیه السلام وما ولد وھو اسماعیل فانه ولده بلا واسطة ومحمد علیه السلام فانه ولده بواسطة اسماعیل[2]

والد سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ولد سے مراد حضرت اسماعیل ہیں کیونکہ وہ آپ کے بیٹے ہیں بغیر واسطہ کے اور حضور ﷺ آپ کے بیٹے ہیں حضرت اسماعیل کے واسطہ سے۔

اتنے عظیم مفسرین کی آراء سامنے آنے کے بعد تو انکار کی مجال نہیں کہ کوئی شخص یہ کہے کہ سرکار کا ذکر ولادت قرآن پاک میں موجود نہیں بلکہ قرآن کریم میں تو آپ کی عمر کے تمام مراحل لڑکپن جوانی وغیرہ سب کا بیان موجود ہے بلکہ آپ نے کفار مکہ کے سامنے اللہ کی توحید اور اپنی رسالت پر سب سے پہلے دلیل ہی اپنی عمر مبارک کو بنایا قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

---

1. تفسیر کبیر، جلد ۳۱، صفحہ ۱۸۱
2. تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، صفحہ ۴۳۴

marfat.com

سے بہتر (یعنی عرب میں کیا) پھر ان کے چند قبیلے بنائے مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں کیا پھر اس قبیلے کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں بہتر خاندان (یعنی قریش) میں سے بنایا پس میں ان میں ذات اور خاندان کے لحاظ سے بہتر ہوں۔

پیر کے دن روزہ

عن ابی قتادة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی[1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ سے پیر والے دن روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ میری ولادت کا دن ہے اور اسی دن اللہ تعالیٰ کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔

اس حدیث پاک میں واضح طور پر سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ پیر کے دن کا روزہ یوم میلاد کے سبب سے ہے۔

دعائے ابراہیم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

دعوة ابراھیم وبشارة عیسیٰ ورویا امی التی رأت حین و ضعتنی وقد خرج لھا نور اضاء لھا منه قصور الشام[2]

میں دعائے ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا ان سے ایک نور نکلا جس سے انہوں نے شام کے محلات کو دیکھا۔

جہاں اس حدیث میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے وہاں یہ تفسیر

1۔ مسلم شریف، جلد ا، صفحہ ۳۶۸

2۔ مشکوۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۳

marfat.com

ہوسکتا تو آیئے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کا میلاد النبی ﷺ کے بارے میں کیا عمل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور محفل میلاد

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک دن اپنے گھر میں ایک محفل میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے واقعات بیان کر رہے تھے صحابہ کرام محظوظ ہوکر حمد الٰہی اور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

حضرت عامر انصاری اور تعلیم میلاد

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مررت مع النبی ﷺ الی بیت عامر الانصاری و کان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ھذا الیوم وھذا الیوم فقال علیہ السلام ان اللہ فتح لک ابواب الرحمۃ وملائتہ کلھم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک [2]

میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادت مصطفیٰ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام

---

1. الدر المنظم، صفحہ ۹۵
2. الدر المنظم، صفحہ ۹۵

marfat.com

صحابہ کرام اور ذکر انبیاء علیہم السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ صحابہ بیٹھ کر مختلف انبیاء کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے۔

قال بعضهم ان الله اتخذ ابراهيم خليلا وقال آخر موسى كلمه تكليما وقال آخر فعيسىٰ كلمة الله وروحه وقال آخر آدم اصطفاه الله

ان میں سے ایک نے کہا ابراہیم خلیل اللہ ہیں دوسرے نے کہا حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں ایک اور نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں ایک نے کہا حضرت آدم صفی اللہ ہیں۔

اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا اس کو میں نے سنا ہے اور یہ تمام حق ہے اور سنو۔

انا حبيب الله ولا فخر[1]

میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔

حضرت حسان بن ثابت کا ذکر ولادت مصطفیٰ ﷺ

حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں۔

واحسن منك لم ترقط عيني واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراء من كل عيب كانك قد خلقت كما تشاء

آپ سا حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپ جیسا جمیل کسی ماں نے نہیں جنا آپ تمام عیوب سے منزہ پیدا کئے گئے گویا کہ آپ کو پیدا کیا گیا جیسا آپ نے چاہا۔

---

[1] مشکوۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۳

marfat.com

ترمذی کے اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی میلاد النبی کا موضوع لوگوں میں عام تھا اور وہ اسے جائز جانتے تھے[1]۔

امام قسطلانی

مواہب اللدنیہ میں محفل میلاد النبی کے متعلق رقمطراز ہیں۔

لازال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده ﷺ ويعملون الولائم ويتصدقون فى ليالیه انواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فى المبرات ويعتنون بقراة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عظيم ومما جرب من خواصه انه امان فى ذالك العام وبشرى عاجله بنيل المرام البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالى شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من فى قبله مرض واعيى داء[2]

اہل اسلام ہمیشہ سے ربیع الاول میں محفل میلاد کرتے ہیں کیونکہ یہ حضور ﷺ کی ولادت کا مہینہ ہے اور اس کی راتوں میں صدقات اور اچھے اعمال کی کثرت کرتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے میلاد شریف کا تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کو حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد کے مجرب خواص میں سے ہے کہ وہ سال امن سے گزرتا ہے اور اپنے مطلب و مقصد کے جلدی حصول کیلئے یہ ایک بشارت ہے پس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس شخص پر جس نے میلاد النبی ﷺ کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عید بنایا تا کہ شدت ہو ایسے شخص پر جس کے دل میں بغض و عناد ہے۔

امام جلال الدین سیوطی

1۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۲

2۔ زرقانی علی المواہب، جلد ۱، صفحہ ۲۶۱

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محافل کا اہتمام کرتے ہیں جو فرحت وسرور سے بھرپور ہوتی ہے اس کی راتوں میں مختلف قسم کے صدقات کر کے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں اور ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ کر کے اللہ کی رحمت اور اس کا فضل حاصل کرتے ہیں۔[1]

حافظ شمس الدین دمشقی

اپنی کتاب مورد الصادی فی مولد الهادی میں فرماتے ہیں۔

اذا کان هذا کافر جاء ذمه وتبت يداه في الجحيم مخلدا

اتى انه في يوم الاثنين دائما يخفف عنه للسرور باحمد

وما الظن بالعبد الذي كان عمره[2] باحمد مسروراً ومات موحدا

ایک کافر جس کی مذمت میں سورۃ تبت یداہ نازل ہوئی اور وہ تا ابد جہنم میں رہے گا اس کے متعلق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر مسرت کی برکت سے ہر پیر والے دن اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا خیال ہے اس شخص کے متعلق جو ساری عمر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتا رہا اور حالت ایمان میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔

سید احمد زینی دحلان مکی

ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب کے تحت فرماتے ہیں۔

ومن تعظيمه صلى الله عليه وسلم الفرح بليلة ولادته وقراة المولد والقيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم واطعام الطعام وغير ذلك مما يعتاد الناس فعله من انواع البرفان ذلك كله من تعظيمه صلى الله عليه وآله وسلم وقد

[1] المورد الروی صفحہ ۲۶

[2] الحاوی للفتاوی جلد ۱، صفحہ ۱۹۷

marfat.com

ذریعہ ہے۔[1]

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر کی نامور شخصیت عارف باللہ سیدنا شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں۔

درنفس قرآن خواندن بصوت حسن ودر قصائد نعت ومنقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف وتغییر حروف قران است والتزام رعایت مقامات نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان باتصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر برنہج خوانند کہ تحریف در کلمات قرآنی واقع نشود ودر قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد وآنرا ہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع [2]

اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت ومنقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف میں تبدیلی وتحریف کی جائے اور الحان کے طریق پر آواز پھیرنا اور ان کے ساتھ تالیاں بجانا جو شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے طریقے سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو صحیح غرض سے تجویز کریں تو کون سا امر مانع ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ محقق مدارج النبوت میں ابولہب کے متعلق لونڈی آزاد کرنے کا واقعہ نقل فرما کر لکھتے ہیں۔

اس میں میلاد کرنے والوں کیلئے سند ہے جو کہ مال بھی خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا اور اس کی مذمت میں قرآن پاک میں ایک سورۃ نازل ہوئی اسے میلاد حضورﷺ پر خوشی کرنے اور ثویبہ کا دودھ خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ

---

[1] بحوالہ شرح صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۸۳

[2] مکتوبات شریف جلد ۳

marfat.com

کا ذکر بذات خود دنیا و آخرت کی خیر و برکت کا باعث ہے [1]۔

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں [2]۔

ابن تیمیہ کا نظریہ

غیر مقلدین کے پیشوا لکھتے ہیں۔ وکذالك ما یحدثه بعض الناس اما مضاهاة النصاری فی میلاد عیسیٰ علیه السلام واما محبته للنبی صلی الله علیه وآله وسلم قد یثیبهم علی هذه المحبة والاجتهاد [3]

بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میلاد میں یا حضور پاک ﷺ کی محبت و تعظیم مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ حضور کی محبت پر اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ بلاد اسلامیہ میں یوم میلاد منانے کا مقصد سوائے محبت رسول ﷺ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

غیر مقلدین کے نامور عالم دین کی رائے ملاحظہ کیجئے۔

اس میں کیا برائی ہے اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و سمت دل و ہدی و آنحضرت ﷺ کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات و اخبار و آثار کو پڑھیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں [1]۔

---

[1] فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۵

[2] ایضاً صفحہ ۱۰

[3] اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۴۹

marfat.com

کہ عید میلاد النبی کے جلوس اور محافل میں ڈھول بجانا یا دھمال ڈالنا ضروری ہے بلکہ شیخ محقق میلاد شریف کی فضیلت کے بعد لکھتے ہیں۔

چاہیے کہ اس مولود شریف کے انعقاد میں وہ بدعات نہ ہوں جو لوگوں نے وضع کرلی ہیں۔ مثلاً گانا بجانا ممنوع آلات موسیقی اور وہ امور جن کی ممانعت ہے۔[1]

علامہ اسماعیل حقی

فرماتے ہیں۔ میلاد شریف کا انعقاد کرنا تعظیم رسول سے جبکہ بری باتوں سے خالی ہو[2]۔ اس کے علاوہ امام زرقانی نے بھی ایسے منکرات سے منع کیا ہے۔

اگر کوئی شخص ہوائے نفس یا جہالت کی وجہ سے ایسے ممنوعہ افعال کرتا بھی ہے تو اسے ان باتوں سے منع کیا جائے گا نہ کہ اس کے اس فعل کی وجہ سے میلاد شریف پر بدعت کا فتویٰ لگایا جائے گا آج تک ایسا نہیں ہوا کہ جو لوگ نماز میں تغیر و تبدل کرتے ہیں ان کی وجہ سے کسی مفتی نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ نماز پڑھنا ہی ناجائز ہے۔

کھانا کھلانا

پہلے صفحات میں امام جلال الدین سیوطی کے حوالے سے نقل کیا جا چکا ہے کہ خود رسول کائنات نے اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کیلئے جانور ذبح کئے اور آئمہ کے اقوال سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہل اسلام کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے مقدس مہینے میں صدقات کرکے نیکیاں حاصل کرتے ہیں اور قرآن و حدیث میں صدقہ کی بہت فضیلت وارد ہوئی۔

1۔ مدارج النبوت اُردو جلد۲ صفحہ ۲۵

2۔ روح البیان جلد۹ صفحہ ۵۶

marfat.com

لما حضرت ولادة رسول الله ﷺ رأيت البيت حين وقع قد امتلاء نوراً و رأيت النجوم تدنو حتى ظننت انها ستقع علی[1]

میں آپ کی ولادت کے وقت موجود تھی میں نے دیکھا کہ آپ کا گھرانہ انوار سے معمور ہو گیا اور میں نے ستارے گھر کے اتنے قریب دیکھے مجھے گمان ہوا کہ عنقریب مجھ پر گر جائیں گے۔

آمد مصطفیٰ ﷺ پر جلوس اور اظہار مسرت

سرکار دو عالم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا اس اظہار محبت کو امام مسلم کی زبانی سنیے۔

فصعد الرجال والنساء فوق البيوت وتفرق الغلمان والخدام فی الطرق ينادون يامحمد يارسول الله يا محمد يارسول الله[2]

مرد اور عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور ہر طرف یا محمد یارسول اللہ ﷺ یا محمد یارسول اللہ ﷺ کے نعروں کی گونج سنائی دینے لگی۔

امام بخاری کے الفاظ میں بھی لوگوں کی فرحت و مسرت کا اندازہ کیجئے۔ فرماتے ہیں۔

ثم قدم النبی ﷺ اهل المدينة فرحو بشی فرحهم برسول الله صلى الله عليه وسلم[1]

پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ اتنے خوش تھے کہ

---

1. زرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۱۱۴
2. مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹

marfat.com

شعار سے خوب واقف تھے اسلامی اندلس کے اکثر شہروں میں طلب حدیث میں مشغول رہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے بھی ابن خلکان کے حوالے سے ابن دحیہ کا بھی تعارف نقل فرمایا کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء

مظفر ابوسعید اور محفل میلاد

مظفر ابوسعید وہ پہلا حکمران ہے جس نے سرکاری سطح پر عید میلاد النبی ﷺ کو منایا اس بادشاہ کے متعلق امام جلال الدین سیوطی رقمطراز ہیں۔

صاحب اربل الملك المظفر ابوسعید کوکبری بن زین الدین احد الملوك الامجاد والکبراء الاجواد و کان له آثار حسنة[1]

اربل کا بادشاہ مظفر ابوسعید کوکبری بن زین صاحب شرافت اور انتہائی سخی بادشاہوں میں سے ایک ہے اور اس کیلئے بہت اچھے آثار ہیں۔

مظفر ابوسعید کے متعلق ابن خلکان کا بیان

واما احتفاله بمولد النبی ﷺ وهو ان اهل البلاد کانوا قد سمعوا بحسن اعتقاده فيه فکان فی کل سنة يصل اليه من البلاد القريبة من اربل مثل بغداد والموصل والجزيرة وسنجار و نصيبين وبلاد العجم وتلك النواحی خلق کثير من الاعلام والصوفية والوعاظ والقراء والشعراء[2]

مظفر ابوسعید ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اور لوگ نہایت حسن واعتقاد کے ساتھ اس محفل میں شامل ہوتے اور ہر سال لوگ قریبی شہروں سے اربل آتے مثلاً بغداد موصل جزیرۃ سنجار نصیبین اور بلاد عجم وغیرہ سے لوگ شرکت کرتے اور

---

1. الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۸۹
2. جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۲۹۲

marfat.com

فعاتبته فی ذلك فقال لبسی ثوبا بخمسة واتصدق بالباقی خیر من أن البس ثوبا مثمنا وأدع الفقیر والمسکین[1]

اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب جو سلطان صلاح الدین کی بہن ہے بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند کی قمیص موٹے کھدر کی ہوتی تھی جس کی قیمت پانچ درہم سے کم تھی میں نے ان سے بات کی تو اس نے کہا میرا پانچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ کر دینا اس سے زیادہ اچھا ہے کہ میں قیمتی لبس پہنوں اور فقراء مساکین کو چھوڑ دوں۔

یہ عبارات ملاحظہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ حافظ ابن دحیہ ایک جید عالم دین تھے اور مظفر ابو سعید ایک نہایت متقی اور رحم دل بادشاہ تھے لیکن کیا کیا جائے اس متعصب شخص کا جو صرف اور صرف ہٹ دھرمی کی بنیاد پر ان کو ظالم عیاش دنیا پرست اور کذاب جیسے القاب سے پکارے ان کا جرم صرف اتنا ہے کہ ایک عالم دین نے حضور سید دو عالم ﷺ کے فضائل و شمائل پر کتاب لکھی اور ایک نیک دل بادشاہ نے ان کو ہزار دینار نذرانہ پیش کیا تو متعصب لوگوں نے صرف عید میلاد النبی ﷺ کی دشمنی میں ان کو اتنے برے الفاظ کے ساتھ پکارا اور تاریخ کا انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خون کیا اور انتہائی بددیانتی پر اتر آئے ایسے شخص کو انتظار کرنا چاہیے اس وقت کا جب حقائق سامنے آجائیں گے۔

سید المرسلین ﷺ کا یوم ولادت

معترض لکھتا ہے امام الانبیاء کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے کسی نے ۸ کسی نے ۱۲۔۱۱۔۹ ربیع الاول لکھا ۱۲ ربیع الاول آپ کی وفات کا دن ہے سرکار مدینہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں جس طرح اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح تاریخ

[1] الحاوی للفتاوی جلد ا صفحہ ۱۹۰

marfat.com

ابن سید الناس کا قول

ولد سیدنا ونبینا محمد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشر لیلة مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل[1]

ہمارے نبی اور سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش بروز پیر بارہ ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

حضور کی ولادت باسعادت کے متعلق رقمطراز ہیں۔

بارہ ربیع الاول والاقول اشہر و اکثر ہے اور اہل مکہ کا جائے ولادت شریفہ کی زیارت اور مولود پڑھنے میں اور جو کچھ اس کے آداب و اضاع ہیں ادا کرنے میں اسی قول یعنی بارہویں رات اور پیر کے دن پر عمل ہے[2]۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

غیر مقلدین کے عالم دین بھی بارہ ربیع الاول والے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

(ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ۔ شب دوازدہم ربیع الاول عام فیل کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے)[3]

مفتی محمد شفیع دیوبندی

سیرت خاتم الانبیاء میں رقمطراز ہیں۔

---

1. عیون الاثر جلد اصفحہ ۳۹
2. مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۱۹
3. الشمامۃ العنبریۃ صفحہ ۷

marfat.com

بن عبید اللہ متروک ہے روایت نمبر ۳۔۴ کی سند نا معلوم ہے۔

البتہ اجل تابعین ابن شہاب زہری سلیمان بن طرخان اور سعد بن ابراہیم زہری وغیرھم سے سندوں کے ساتھ یکم دوم ربیع الاول کو تاریخ وفات منقول ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کی رائے

مشہور دیوبندی مورخ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کے حاشیے میں لکھتے ہیں۔

یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسی بن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے امام سہیلی نے روض الانف میں اسی کو اقرب الی الحق لکھا ہے اور سب سے پہلے امام مذکور نے ہی دلیہ اس نکتہ کو دریافت کیا کہ ۱۲ ربیع الاول کی روایت قطعاً نا قابل قبول ہے کیونکہ دو باتیں یقینی طور پر ثابت ہیں روز وفات دوشنبہ کا دن تھا اور اس سے تقریباً تین مہینے پہلے ذی الحجہ دس ہجری کی نویں تاریخ کو جمعہ تھا ۱۰ھ ذی الحجہ روز جمعہ سے ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاول تک حساب لگاؤ تو کسی بھی صورت ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ قطعاً غلط ہے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں۔

اس لئے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول ہے ابونعیم نے دلائل میں بسند یکم ربیع الاول تک تاریخ وفات نقل کیا ہے[1]۔

اس مذکورہ گفتگو کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن جمہور علماء کا یہی موقف ہے کہ آپکی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی اور اہل مکہ کے معمولات بھی اس بات پر شاہد ہیں لیکن اس کے

---

[1] سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۴۔۱۰۳

marfat.com

ہے کیونکہ دوسری رحمت تو اس کے صدقے سے حاصل ہوئی اور پھر وصال کے بعد حزن کی وضاحت سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء نے خود فرمادی۔

حضرت ام حبیبہ

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول علی المنبر لایحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الآخر تحد علی میت فوق ثلث الاعلی زوج اربعۃ اشھر وعشرا

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

اب اگر بارہ ربیع الاول کو سوگ منائیں کہ یہ سرکار کے وصال کا دن ہے تو فرمان خدا اور فرمان رسول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے کیونکہ ولادت کی خوشی نہ منا کر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہ کیا اور غم کی صورت میں حدیث رسول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے۔ پھر ہم اتنا سوچیں کہ انبیاء کے وصال کی کیفیت کیا ہوتی ہے حضور ﷺ کی نبوت تو تا قیامت جاری ہے آپ کا فیضان اپنی امت پر اسی طرح برقرار ہے شفقت و رحمت بھی اسی طرح قائم ہے بس اتنا ہے کہ آپ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہو گئے ورنہ وہاں نہ تو وصال ہے نہ وفات خود

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق[1]

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسم کو حرام فرمادیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں۔

---

[1] مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۸۶

marfat.com

اپنے نبی کا میلاد مناتے ہیں تو اعتراض کرنیوالوں کو روزے رکھنے سے کھانا کھانے سے اور لباس پہننے سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ ان تمام باتوں میں بھی مشابہت موجود ہے اگر یہ سب کام جائز ہیں تو عید میلاد النبی ﷺ میں ایسی کون سی بات ہے کہ وہ ناجائز ہے۔

حضور ﷺ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے

بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

قدم النبی ﷺ المدینة فرأى اليهود تصوم يوم عاشورآء فقال ما هذا قالو هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بنى اسرائيل من عدوهم فصامه موسیٰ قال فانا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه[1]

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کس لئے ہے انہوں نے کہا یہ اچھا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس کے دشمنوں سے نجات دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا آپ نے فرمایا ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ حق دار ہیں پس آپ نے روزہ رکھا اور روزے کا حکم فرمایا۔

حضرت زید بن ثابت

مشکوٰۃ شریف میں حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

امرنی رسول الله ﷺ ان اتعلم السريانية وفى رواية انه امرنى رسول ﷺ ان اتعلم كتاب يهود[1]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت

---

[1] بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۶۸

marfat.com

لگاتے ہیں اوران ایام میں خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہونقد و جنس وغیرہ سے خوب دل کھول کر خرچ کرتے ہیں میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سننے اور پڑھنے کا بے شوق سے اہتمام کرتے ہیں اوراس پر اظہار مسرت کی بدولت بہت اجر وثواب اور خیر وبرکت حاصل کرتے ہیں محفل میلاد شریف کے مجربات سے یہ بات بھی ہے جہاں یہ محفل منعقد ہوتی ہے وہاں خوب خیر و برکت سلامتی عافیت مال و دولت اور رزق میں کشادگی ہوتی ہے اولاد پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے آبادی اور شہروں میں امن وامان اور گھروں میں محفل کی برکت سے سکون وقرار رہتا ہے۔

حکایت

ابن جوزی یہ بیان کرنے کے بعد ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت رہتی تھی جو سخت متعصب تھی ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہوگیا ہے جو ہمیشہ اس مہینے میں اپنی بہت بڑی دولت اور مال وزر فقراء اور مساکین پر خرچ کردیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کرکے کھلاتا ہے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان گمان کرتا ہے کہ اس کے نبی ﷺ اس ماہ میں پیدا ہوئے اور یہ خوشی ان کی ولادت باسعادت کی وجہ سے کرتا ہے اس کا خیال کہ نبی اکرم ﷺ اس خوشی ومسرت سے خوش ہوتے ہیں لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور جب رات ہوئی تو وہ سوگئی اس نے خواب دیکھا کہ ایک بہت نورانی شخصیت تشریف فرما ہیں اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب کی ایک بہت بڑی جماعت ہے عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہوئی اور خواب میں ہی ایک صحابی سے پوچھا یہ شخصیت کون ہے جنہیں میں تم سب لوگوں میں سے زیادہ معزز

marfat.com

واقعہ ابولہب

ابولہب کی ایک لونڈی ثویبہ نے جب ابولہب کو سرکار مدینہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اپنے بھتیجے کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اجر سے نوازا امام بخاری اپنی کتاب بخاری شریف میں اس واقعہ کو یوں نقل فرماتے ہیں۔

فلما مات ابولهب أريه بعض اهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال ابولهب لم الق بعد كم غير اني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة[2]

جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل کو خواب میں اسے بدترین حالت میں دکھایا گیا انہوں نے ابولہب سے پوچھا کیا ملا تو ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کوئی بھلائی نہیں ملی سوائے اس کے کہ اس (انگلی) کے ذریعے مجھے پلایا جاتا ہے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے

جب ابولہب جیسے بدترین کافر کو حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اجر ملا تو اس مومن کے اجر کا اندازہ کون کرسکتا ہے جو صدق نیت سے حضور کے میلاد کی خوشی کرے رہا یہ سوال کہ کسی کافر کو اس کے کسی عمل خیر پر کوئی اجر نہیں ملے گا۔ کیونکہ قرآن پاک میں ہے۔

قَدِمۡنَاۤ اِلٰی مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰہُ ہَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا

جو کچھ کام انہوں نے کئے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات حضور کے خصائص میں سے ہے جس طرح

---

1. الدرالمنظم صفحہ ۱۰۰
2. بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۶۴

marfat.com

اتبعو السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

تم سواد اعظم کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

شروع سے لے کر آج تک مسلمان اپنے حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کو عمل حسن تصور کرتے ہیں اور اسی میں آخرت کی کامیابی ہے جو مسلمانوں سے علیحدہ ہوا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

آخری گزارش

مخالفین میلاد سے یہ ہے کہ امت پہلے ہی افتراق وانتشار کا شکار ہے اگر آپ کے ہاں خلفائے راشدین کے دن منانا ان پر چھٹی کرنا اور اپنے مدارس کی تمام تقریبات وغیرہ جائز ہیں تو حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنے میں کونسی قباحت ہے اور اگر اس بدامنی اور بے چینی کے دور میں کوئی اپنے آقا کی پاکیزہ یادوں کو سہارا بناتا ہے تو آپ اس پر ناراض کیوں ہوتے ہیں اور محافل میلاد منعقد کرنے والے بھی یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ایسی محافل کو غیر شرعی حرکات سے محفوظ رکھیں تقریبات میں بدنظمی کے بجائے وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں ایسی محافل میں باوضو شریک ہوں بھنگڑا رقص اور گانے باجے سے اجتناب کر کے محفل کے تقدس کو بحال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کی اتباع میں زندگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبین

marfat.com

تقریظ جمیل

مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء مفتی جمیل احمد نعیمی (کراچی)

دنیائے ادب وصحافت کے مہر درخشاں عزیزم صلاح الدین سعیدی آپ جیسے باادب اور عاشق رسول قلم کار، عظیم سرمایہ ہیں۔ مولائے کریم آپ کو نظر بد سے بچاتے ہوئے دین متیں کی مزید خدمت سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ ''بزرگان دین کا نعتیہ کلام''

۱) حصہ اوّل

۲) حصہ دوم

کے بعد اس کام کو مزید بڑھاتے ہوئے حصہ سوم اور حصہ چہارم بھی لا رہے ہیں۔

مولائے کریم اپنے اور اپنے محبوب کے صدقے آپ کو بزرگان دین کا نعتیہ کلام مشتہر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے نیز ہمیں نعت خوانی کے ادب و تقدس کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے پیشہ ور نعت خوانوں سے بچائے۔

احقر

جمیل احمد نعیمی

25 محرم الحرام 1429ء 4 فروری 2008ء

استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نعیمیہ

بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

marfat.com

امت کے کلیجے کی خلش تم نے مٹائی
ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگ جاں سے نکالا

ان ہاتھوں کے قربان کہ ان ہاتھوں سے تم نے
خار رہ غم پائے غریباں سے نکالا

ارمان زدوں کی ہیں تمنائیں بھی پیاری
ارمان نکالا تو کس ارماں سے نکالا

یہ گردن پرنور کا پھیلا ہے اجالا
یا صبح نے سر ان کے گریباں سے نکالا

گلزار براہیم کیا نار کو جس نے
اس نے ہی ہمیں آتش سوزاں سے نکالا

دینی تھی جو عالم کے حسینوں کو ملاحت
تھوڑا سا نمک ان کے نمکداں سے نکالا

قرآں کے حواشی پہ ''جلالین'' لکھی ہے
مضموں یہ خط عارض جاناں سے نکالا

قربان ہوا بندگی پر لطف رہائی
یوں بندہ بنا کر ہمیں زنداں سے نکالا

اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بجھتی
کیوں تو نے دھواں سینۂ سوزاں سے نکالا

مدفن نہیں پھینک آئیں گے احباب گڑھے میں
تابوت اگر کوچۂ جاناں سے نکالا

marfat.com

گل ہے چراغ صر صر گل سے چمن معطر
آیا کچھ ایسا جھونکا صبح شب ولادت

قطرہ میں لاکھ دریا گل میں ہزار گلشن
نشوونما ہے کیا کیا صبح شب ولادت

جنت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبح شب ولادت

دل جگمگا رہے ہیں، قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اجالا صبح شب ولادت

چمکے ہوئے دلوں کے مدت کے میل چھوٹے
ابر کرم وہ برسا صبح شب ولادت

بلبل کا آشیانہ چھایا گیا گلوں سے
قسمت نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

ارض و سما سے منگتے دوڑے ہیں بھیک لینے
بانٹے گا کون باڑا صبح شب ولادت

انوار کی ضائیں پھیلی ہیں شام ہی سے
رکھتی ہے مہر کیسا صبح شب ولادت

مکہ میں شام کے گھر روشن ہیں ہر نگہ پر
چمکا ہے وہ اجالا صبح شب ولادت

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکان کسریٰ صبح شب ولادت

marfat.com

نوابیاں سدھاریں جاری ہیں شاہی آئیں
کچا ہوا علاقہ صبح شب ولادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبح شب ولادت

قربان اے دو شنبے تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبح شب ولادت

پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبہ صبح شب ولادت

وہ مہر مہر فرما وہ ماہ عالم آرا
تاروں کی چھاؤں آیا صبح شب ولادت

نوشہ بناؤ ان کو دولہا بناؤ ان کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبح شب ولادت

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دولہا بنا وہ دولہا صبح شب ولادت

محروم رہ نہ جائیں دن رات برکتوں سے
اس واسطے وہ آیا صبح شب ولادت

عرش عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبح شب ولادت

ہشیار ہوں بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبح شب ولادت

marfat.com

سوکھی زبانو آؤ اے جلتی جانو آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبح شب ولادت

مرجھائی کلیو آؤ کھلائے پھولو آؤ
برسا کرم کا جھالا صبح شب ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبح شب ولادت

تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی
صدقہ تجلیوں کا صبح شب ولادت

لایا ہے شیر تیرا نور خدا کا جلوہ
دل کر دے دودھ دھویا صبح شب ولادت

سحاب رحمت باری ہے بارھویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارھویں تاریخ

ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارھویں تاریخ

اسی نے موسم گل کو کیا ہے موسم گل
بہار فصل بہاری ہے بارھویں تاریخ

بنی ہے سرمۂ چشم بصیرت و ایماں
اٹھی جو گرد سواری ہے بارھویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک · ایک لحظ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارھویں تاریخ

marfat.com

حسنؔ ولادت سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارھویں تاریخ

مولانا حسن رضا بریلوی ۱۹۰۸ء بریلی شریف

نبی الانبیاء ہیں رحمت و فضل خدا یارو
ہمیں فلیفرحوا فرماتا ہے رب العلی یارو

ہے مطلب عید کا' یوم مسرت کے سوا کیا ہے؟
ہے میلاد النبی کی عید' تو عید علیٰ یارو

مناؤ عید میلاد النبی شان و تجمل سے
کہ خوشیوں کا کوئی موقع نہیں اس سے بڑا یارو

نہ در آئے کوئی مذموم بدعت جشن مولد میں
کہ بدعات سیئہ کا ہے جہنم ہی صلہ یارو

ہم ایام صحابہ بھی عقیدت سے مناتے ہیں
ہم اچھے کام کو ہرگز نہیں کہتے برا یارو

انہیں نفرت ہے میلاد النبی کے جشن سے اتنی
کہ شیطان کی طرح کرتے ہیں واویلا بڑا یارو

بڑا دکھ شیخ نجدی کو ہے اس روشن حقیقت سے
کہ چمکا ہے زمانے بھر میں اسم مصطفیٰ یارو

جو جلتے ہیں میلاد مصطفیٰ کا دیکھ کر چرچا
ہمیں کیا' چاہے ہو جائیں وہ جل جل کر فنا یارو

خدا آباد رکھے مصطفیٰ کے نعت خوانوں کو
بڑے خوش بخت ہیں سرکار کے مدحت سرا یارو

marfat.com

قلبی تاریکیوں کا ازالہ کرو
دل میں عشق نبی سے اجالا کرو

اہل ایمان میں دین داری بڑھے
ان کو سرکار کا چاہنے والا کرو

منت کبریا ہے ہمارا نبی
مومنو! شکر باری تعالیٰ کرو

دھوم ڈالو محمد کے میلاد کی
اس کا چرچا جہاں میں دوبالا کرو

جس کو دکھ پہنچا تھا جشن میلاد سے
اس کا ہر سال بھر کس نکالا کرو

یہ بڑی شان والا ہے یوم النبی
اہتمام اس کا اعلیٰ سے اعلیٰ کرو

درس دیتا ہے اچھے عمل کا یہ دن
اپنے جرم و خطا کا ازالہ کرو

جشن مولد شریعت کی حد میں رہے
اس میں کوئی کام نہ عیب والا کرو

سوگ چاہتے ہیں مولد کے دن جو شقی
ان کی باتوں کو نفرت سے ٹالا کرو

جشن مولد سے بیزار لوگوں کو تم
جشن دیوبند کا پیش حوالہ کرو

marfat.com

بجا لاؤ تعظیم و توقیر اس کی
یہ فرمان ہم کو ہے رب العلی کا

وہ معبود ہرگز نہیں، عبدہ ہے
وہ قائدِ اعظم ہے راہ خدا کا

خدا نے جسے اپنی منت کہا ہے
مناتے ہیں میلاد اسی دلربا کا

وہ عالمِ شہ دین کا بے وفا ہے
جو منکر ہے تعظیم خیرالوری کا

تعلق انہی علماء سے رکھو تم
ادب کرتے ہیں جو حبیب خدا کا

خدارا بنا اپنا مرشد اسی کو
جو شیدا ہے مخلوق کے حق نما کا

نہ جا ایسے پیروں کے نزدیک ہرگز
جو کرتے نہیں پاس شرع ھدیٰ کا

ہے ایماں کا مرکز بریلی نہ دیوبند
مگر ہے مدینہ مرے مصطفیٰ کا

خدارا یہ چھوڑو اکابر پرستی
فقط تھامو دامن حبیب خدا کا

خدارا بچو ان جماعتوں سے، جن کو
بھاتا نہیں چرچا صل علی کا

marfat.com

عید میلاد ہے شاہ کونین کی' شادیانے خوشی کے بجاتے چلو
کیسی مستی میں ہے آج خلقت سبھی' جھوم کر ان کی نعتیں سناتے چلو

آج نعمت خدا کی ہوئی ہے تمام' لوٹ لو لوٹ لو آج ہے فیض عام
بن کے آیا جو رحمت جہاں کیلئے' جشن میلاد اس کا مناتے چلو

ساز پر دل کے چھیڑو وہ نغمے نئے' وجد میں آئے سارا جہاں بن پیئے
رنگ ایسا جسے نہ کبھی ماند ہو' ذکر ان کا لبوں پہ سجاتے چلو

اک وہی ہیں مرا مقصد و مدعا' کاش آ جائیں وہ سب کرو یہ دعا
شوق دیدار ان کا اگر دل میں ہے' اپنی آنکھوں سے پردہ ہٹاتے چلو

آج خوشیوں میں شامل ہیں جن و ملک' رنگ بکھرا ہے اس کا زمیں تا فلک
کوئی تم بھی مسرت کا ساماں کرو' بام و در آج اپنے سجاتے چلو

تم سدا جب پڑھو گے درود و سلام' مل ہی جائے گا صابرؔ تمہیں بھی دوام
دل پہ لکھ کر نبی جی کی رحمت کا نام' عشق احمد کا جھنڈا اٹھاتے چلو

آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا
ذکر صل علیٰ مرحبا مرحبا

سیدہ آمنہ تیرے انگنا میں ہے
اترا بدر الدجیٰ مرحبا مرحبا

وہ محمد ہے احمد ہے محمود ہے
شان رب علا مرحبا مرحبا

جس پہ قربان ہیں حسن والے سبھی
وہ حسیں دلربا مرحبا مرحبا

marfat.com

عقل انسان سے، فہم سے ہے وراء
وہ شہ دوسرا مرحبا مرحبا

مقصد و مدعا، مصطفیٰ، مرتضیٰ
ہادی و مقتدیٰ مرحبا مرحبا

کھینچ لیتی دلوں کو ہے اپنی طرف
ان کی ہر اک ادا مرحبا مرحبا

تیرے شایانِ شاں نعت کیسے لکھے
صابر بے نوا مرحبا مرحبا

میثاق انبیاء کی ہے، اہل صفا کی ہے
عید میلاد اصل میں سنت خدا کی ہے

مالک نے عرش فرش سجائے خوشی میں تھے
سب قدسیوں کے جسم پہ خلعت عطا کی ہے

جب نور آمنہ کو ملا پھیلی سرخوشی
چوپائے بولے روشنی نور ھدیٰ کی ہے

پہنی تھی عرش و کرسی نے پوشاک نور کی
سدرہ کو روشنی ملی اب کے بلا کی ہے

قدسی تھے گرد عرش کھڑے حلقہ باندھ کر
آراستہ ارم بھی ہوئی انتہا کی ہے

اہل جناں تھے خوشیوں کے نغمات گا رہے
اور مشک سے مہکی ہوئی وسعت فضا کی ہے

marfat.com

احساں حلیمہ سعدیہ پر بھی کمال ہے
سوچو تو بات میرے نبی کی سخا کی ہے

آئی ندا کہ غسل کی حاجت نہیں انہیں
ہر عیب سے یہ پاک ولادت صفا کی ہے

کعبے نے جھک کے ان کی طرف سجدہ کر دیا
عظمت تو دیکھو کیسی حبیب خدا کی ہے

ہیبت سے گر گئے تھے سجدے میں سارے بت
کہنے لگے کہ آمد اس نور الہ کی ہے

سب شرق و غرب ہوگئے روشن تھے اس طرح
کہ قصر شام دیکھے نظر آمنہ کی ہے

آتش کدہ مجوس کا تھا سرد ہوگیا
اہل عجم پکارے نشانی بلا کی ہے

کنگرے تھے قصر کسریٰ کے چودہ وہیں گرے
ابلیس رویا ہار یہ میری انا کی ہے

کہتے ہیں جس کو کشف و ہدایت کا سلسلہ
عشق حضور پاک میں بازی فنا کی ہے

ہوتے ہی پیدا سجدہ کیا رب کی ذات کو
کہنے لگے کہ بات فقط لا الہ کی ہے

محفل میں ان کا آنا قرین قیاس ہے
شفقت یہ خاص صاحب زلف دوتا کی ہے

marfat.com

عید میلاد النبی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام
ہم غریبوں کی خوشی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

جو مناتا ہے خوشی سے عید میلاد النبی
یا خدا اس امتی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

ہر برس جس نے سجایا کوچہ و بازار کو
اس کی پوری زندگی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

جس کے صدقے رب نے بخشی عید میلاد النبی
اس رسول ہاشمی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

جس گھڑی پیدا ہوئے تھے رحمۃ للعالمیں
یا خدا ہوں اس گھڑی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

باعث تسکین جاں ہے باعث چین و سکوں
محفل ذکر نبی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

کاش اگلے سال بھی یونہی سبھی مل کر کہیں
جان و دل کی روشنی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

ان شاء اللہ ایک دن چل کر مدینے بھی عطاؔ
ہم پڑھیں گے اس خوشی پر ہر گھڑی لاکھوں سلام

عاشقو! خوشیاں مناؤ آمد محبوب ہے
راستہ دل کو بناؤ آمد محبوب ہے

آ رہے ہیں باعث تخلیق عالم مومنو!
پلکیں راہوں میں بچھاؤ آمد محبوب ہے

marfat.com

تانوں کی بینوں میں پھر لہرا بجا
گیسوؤں کی ناگنیں لہرا چلیں

باغ دل میں وجد کے جھولے پڑے
آرزوئیں پھر ملاریں گا چلیں

سرخ، سبز، اودی، سنہری بدلیاں
دن ڈھلے کیا چنریاں رنگوا چلیں

پھر نظر میں گدگدی ہونے لگی
دھانی دھانی بوٹیاں پھڑکا چلیں

لہلہاتا، کھلکھلاتا، واہ واہ
پتیاں، کلیاں، قیامت ڈھا چلیں

اُمڈی، گرجیں، چمکیں، کالی بدلیاں
بالوں ناد انوں کا دل دھڑکا چلیں

پھر اٹھا پودوں کے جوبن میں ابھار
ننھی ننھی کونپلیں ہریا چلیں

مور کوکے سینۂ پرداغ کے
یاد گیسو کی گھٹائیں آ چلیں

خوب برسیں، خوب برسیں، کھل گئیں
کھل کے پھر کچھ دیر میں گرما چلیں

ڈیرے، جھیلیں، تال، نہریں، ندیاں
کچھ کمر تک، کچھ گلے تک آ چلیں

marfat.com

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر
مہرباں مہرباں مہرباں ہوگیا

گلشن طیبہ میں طائر سدرہ کا
آشیاں آشیاں آشیاں ہوگیا

یا نبی لو خبر آتش غم سے میں
تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہوگیا

گزرے جس کوچہ سے شاہ گردوں جناب
آسماں آسماں آسماں ہوگیا

عشق ابرو میں میں رمز قوسین کا
نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہوگیا

کس کے روئے منور کی یاد آگئی
دل تپاں دل تپاں دل تپاں ہوگیا

طوطی سدرہ مدح رُخ پاک میں
گل فشاں گل فشاں گل فشاں ہوگیا

طوطی اصفہاں سن کلام رضاؔ
بے زباں بے زباں بے زباں ہوگیا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی ۱۸۵۶ء ۱۹۲۱ء بریلی شریف

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

زمانے بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں انہی کے ہم گیت گا رہے ہیں

marfat.com

پیر کا دن تاریخ ہے بارہ
فرش پہ چمکا عرشی تارہ

آج کی رات برات رچی ہے
آمنہ کے گھر دھوم مچی ہے

گھر میں حوریں در پہ ملک ہیں
جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا
شور مچا اک صل علی کا

لو اب اٹھی گرد سواری
پیدا ہوئے محبوب باری

باغ خلیل کا وہ گل زیبا
کشت صفی کا نخل تمنا

رحمت عالم نور مجسم
صلی اللہ علیہ وسلم

تم بھی اٹھو اب وقت ادب ہے
ذکر ولادت شاہ عرب ہے

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا

جن و ملک ہیں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں ان کی شاہی

marfat.com

کوچہ کوچہ آنگن آنگن عید میلاد النبی
ہے بہار صحن گلشن عید میلاد النبی

سال کے ماتھے کا جھومر ہے یہی روز سعید
ساری عیدوں سے ہے احسن عید میلاد النبی

تیری آمد پر ''دل ما شاد'' اے پاکیزہ دن
اور ''چشم ما ہے روشن'' عید میلاد النبی

کافروں کے واسطے یہ موت کا پیغام ہے
مومنوں کے دل کی دھڑکن عید میلاد النبی

اے سعیدیؔ آج شکر حق بجا لاؤ بہت
مالک و مولا کا ہے ''مــــــــن'' عید میلاد النبی

آئی گھڑی سہانی بارہ ربیع الاول
لائی ہے شادمانی بارہ ربیع الاول

ظلمت کی رات سمٹی غم کی بساط لپٹی
رحمت کی ہے روانی بارہ ربیع الاول

دن تھا نبی کا خواہاں شب تھی نبی کی طالب
دونوں کی رب نے مانی بارہ ربیع الاول

کافر کے واسطے یہ پیغام موت ہے اور
مومن کی زندگانی بارہ ربیع الاول

شکر خدا ادا ہو توصیف مصطفیٰ ہو
ہو خوب نعت خوانی بارہ ربیع الاول

صلاح الدین سعیدی ۱۹۶۵ء (لاہور)

marfat.com

دل ترے نغمے سنائیں عید میلاد النبی
اور روحیں گیت گائیں عید میلاد النبی

گردش ایام کا حاصل ہے یہ پاکیزہ دن
آ سعیدی ہم منائیں عید میلاد النبی

سعادت کے وہ بحر بے کراں تشریف لے آئے
شرافت کے جمال کہکشاں تشریف لے آئے

جنہیں کہتا ہے ایماں تاجور ختم نبوت کا
بالآخر خاتم پیغمبراں تشریف لے آئے

شریعت کے وہ شارع' شارح اسرار قرآنی
حقیقت میں وہ حق کے ترجماں تشریف لے آئے

خطیب الانبیاء مرجع رسولوں کے' اماموں کے
حبیب کبریا' جان جہاں تشریف لے آئے

لواء الحمد کے حامل' وہ شافع روز محشر کے
کرامت کی وہ لے کر کنجیاں تشریف لے آئے

سر محشر جب آئیں گے تو کیسا غل بپا ہوگا
ارے دیکھو شفیع عاصیاں تشریف لے آئے

یہ دنیا ہے' یہاں منکر بھی ہیں' لیکن قیامت میں
سبھی ہوں گے وہ جن کے نعت خواں' تشریف لے آئے

وہ جنت کی طرف ہوں گے جو قائد سب رسولوں کے
وہی ہاں قاسم حور و جناں تشریف لے آئے

marfat.com

مبارک ہو کہ حلم و علم ہے دنیا چمک اٹھی
کہ جان مہر بن کے مہرباں تشریف لے آئے

مبارک ہو کہ تسلیم و رضا کا دور آ پہنچا
کہ اب اخلاص کے روح رواں تشریف لے آئے

وہ آتی دیکھو کیا فرما رہے ہیں نقش لاثانی
خدا کے نورِ رب کے ارمغاں تشریف لے آئے

مکاں میں جب شہ کون و مکاں تشریف لے آئے
لگا کچھ یوں کہ گویا تن میں جاں تشریف لے آئے

عجب انداز تھا ہر سمت بہجت کا' مسرت کا
یہی غل تھا' جو ہیں جان جہاں' تشریف لے آئے

زمین و آسماں اب نغمۂ میلاد پڑھتے تھے
کہ مقصود زمین و آسماں تشریف لے آئے

ادھر نغمہ سرا جانِ حزیں تھی' لو وہ آ پہنچے
ادھر تھا مطمئن قلب تپاں' تشریف لے آئے

ادھر دنیا تھی مستفسر بتاؤ آگئے آقا؟
ادھر فطرت یہ کہتی تھی کہ ہاں! تشریف لے آئے

ادھر دشت و جبل میں گونج تھی اس آمد کی
ادھر غل بحر میں تھا جان جاں تشریف لے آئے

ابھی لو! شیطنت کا زور ٹوٹا' اور ٹوٹے گا
کہ اب خود تاجدار مرسلاں تشریف لے آئے

marfat.com

تعالیٰ اللہ جن کے لطف کے طالب ہیں دنیا میں
حرم ہی کیا' زمین و آسماں' تشریف لے آئے

تعالیٰ اللہ گویا گھومتا ہے طوف میں جن کے
ازل سے تا ابد دورِ زماں تشریف لے آئے

تعالیٰ اللہ جو ہیں فاتح دور نبوت بھی
وہی ہاں خاتم پیغمبراں' تشریف لے آئے

تعالیٰ اللہ جن کے نام سے کونین روشن ہیں
مہ و مہر مکان و لامکاں تشریف لے آئے

یہ سب مرشد کی آتی مہر ہے مجھ ایسے ناقص پر
یہی نغمہ جو ہے ورد زباں ''تشریف لے آئے''

حبیب خالق کون و مکاں تشریف لے آئے
رسول مالک چون و چناں تشریف لے آئے

وہ جن کا نام لیتے ہی سکوں مل جائے بندوں کو
وہ جان ہر سکون و ہر اماں تشریف لے آئے

وہ جن کا ذکر سنتے ہی لبوں کو چومنے آئے
فلک سے سر گروہ قدسیاں' تشریف لے آئے

وہ جن کی یاد سے یادوں کی دنیا جگمگا اٹھے
نکھر جائے محبت کا سماں' تشریف لے آئے

وہ جن کی رحمتوں کے ایک لاہوتی تصور سے
مہک جائے جہان قلب و جاں تشریف لے آئے

marfat.com

اندھیروں سے کہو ہو جاؤ غائب صحن ہستی سے
کہ اب شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ تشریف لے آئے

خدا نے جن کی خاطر محفل ہستی سجائی ہے
وہی سلطان لولاک لما تشریف لے آئے

وہ سب کے حامی سب میں جلوہ گر سب سے بہت اونچے
وہ سب کے سب میں سب سے ماوریٰ تشریف لے آئے

وہ سب کے چارہ گر بھی چارہ ساز و چارہ فرما بھی
وہ سب کے غمگسار و غمزدا تشریف لے آئے

وہی ہیں خازن دولت وہی ہیں قاسم نعمت
کہ بخشیں سب کو سب کا مدعا تشریف لے آئے

وہ اصل آرزو عین طلب نعمت بھی منعم بھی
وہ جان ہر عطا و ہر سخا تشریف لے آئے

سگ دربار مرشد آسی ناچیز کیا جانے
جنہیں پہچانے صرف ان کا خدا تشریف لے آئے

حبیب کبریا سلطان دیں تشریف لے آئے
شہ ہر دوسرا نور مبیں تشریف لے آئے

اٹھی دنیا سے زحمت ہر طرف اب ہن برستا ہے
وہ دیکھو رحمۃ للعلمین تشریف لے آئے

نہ ہوں مایوس جو ڈوبے ہوئے ہیں قعر عصیاں میں
کریں توبہ شفیع المذنبیں تشریف لے آئے

marfat.com

دیوتاؤں کی پرستش ہند میں تھی ہو بہو
گمرہی اور شرک کا سکہ رواں تھا چار سو

ظلم و استبداد جور و جبر اور غارت گری
ایک ادنیٰ فعل تھا ان کیلئے عصمت دری

عورتوں کی عزت و حرمت نہ تھی پیش نظر
بیٹیوں کو دفن کر دیتے تھے زندہ بے خبر

دفعتاً تاریکیوں کے ابر سارے چھٹ گئے
آسماں سے شرک و لادینی کے بادل ہٹ گئے

جب ضیا خورشید عالمتاب جلوہ گر ہوا
مشرق و مغرب کا ہر گوشہ مثال زر ہوا

ساعت راحت فزا آئی زمانے کیلئے
نور کی بارات' ظلمت کو مٹانے کیلئے

دستک لاہوت پر رحمت کے دروازے کھلے
ہادیٔ عالم ہدایت کیلئے بھیجے گئے

غل ہوا کسریٰ کے ایواں زلزلے میں آگئے
قصر قیصر کے درو دیوار سب تھرا گئے

گر گئے سجدے میں کعبے کے بتان آذری
یوں ہوا آغاز دور انحطاط بت گری

نوع انساں غرق ذلت تھی' گرفتار بلا
ڈوبتے لوگوں کو رحمت کا سہارا' مل گیا

marfat.com

السلام اے جان رحمت کعبہ دنیا و دیں
السلام اے صاحب جود و کرم نور مبیں

السلام اے ہادی برحق، حبیب کردگار
آپ مصباح الظلم ہیں ظلمتوں میں نور بار

السلام اے فخر عالم وجہ تخلیق حیات
در حقیقت آپ کے دم سے بجی ہے کائنات

السلام اے شہسوار مرکب رشد و ہدیٰ
پرچم توحید آ کر آپ نے لہرا دیا

آپ ہیں شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، نور الھدیٰ
آپ ہیں کھف الوریٰ اور آپ ہیں صدر العلیٰ

آپ کا ہے نام نامی باعث تسکین جاں
آپ کی عظمت کا سکہ چار جانب ہے رواں

آپ ہیں رافع ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں
آپ ہیں شافع ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں

عشق کے ماروں کا قبلہ آپ ہیں بس آپ ہیں
درد کے ماروں کا ملجا آپ ہیں بس آپ ہیں

ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہیں آپ
جملہ علت ہائے ملت کے شفا ساماں ہیں آپ

آ پڑی دنیا اب آقا آپ کے قدموں میں ہے
اس کے دردوں کا مداوا آپ کے قدموں میں ہے

marfat.com

سارے ایرانی' عراقی مبتلائے حرب و کرب
اور فلسطینی مجاہد منتشر تا شرق و غرب

ان کی جدوجہد آزادی ابھی ناکام ہے
ان غریبوں پر ستم اور جور صبح و شام ہے

گو ہوئی اہل عرب کو تیل کی دولت عطا ہیں
شوکت و قوت سے ہیں محروم اب تک باخدا

ہے جلالت ہے شجاعت سے مبرا ہر کوئی
تیل کی دولت سے بھی بگڑی نہ ان کی بن سکی

چند لاکھوں نے کروڑوں کا کیا جینا حرام
لے نہ پائے آج تک صیہونیوں سے انتقام

اک قیامت سی بپا ہے خطہ لبنان میں
امتی ہیں آپ کے بد حال ہندوستان میں

جرم ان کا صرف یہ ہے آپ کا لیتے ہیں نام
شہر میں' قریہ میں ہر جا ہے انہی کا قتل عام

ان کی عزت' ان کی عصمت برسر نیلام ہے
بے کسوں کا ہر زمانے میں یہی انجام ہے

خطہ کشمیر میں لاکھوں مسلماں زیر دام
کتنی صدیوں سے ہوئے مجبور و محکوم و غلام

آپ کے در پر کھڑے ہیں دست بستہ ہے دعا
مبتلائے درد و غم ملت پہ ہو لطف و عطا

marfat.com

آج مجبوروں کا دن ہے' آج مقہوروں کا دن
آج محکوموں' غلاموں' درد مندوں کی ہے عید

درد و غم سے رستگاری کا زمانہ آگیا
ظلم و جبر و قہر کے ماروں کا ہے روز سعید

آج کے دن قیصر و کسریٰ کے ایواں ہل گئے
آج روز مرگ ہے' بہر شیاطین پلید

آج جلوہ گر ہوئے بیکس یتیموں کے رفیق
بے سہاروں کے سہارے محسن و عاطف وحید

آج رنگ و نسل و خوں کے مٹ گئے سب امتیاز
آج ٹھہرایا گیا' تقویٰ کو معیار سدید

ہوگئے منسوخ سب پہلے صحائف یک بیک
زندگی کا ضابطہ ٹھہرا ہے قرآن مجید

علم و حکمت اور دانش کے خزانے مل گئے
باب رحمت کھل گیا از رحمت رب مجید

آج انساں ہوگیا ہے سرفراز و باوقار
شکر انعام خدائے پاک ہے بہر عبید

جس تجلی کی ہوئی موسیٰ کو رویت طور پر
اس کے پرتو کی ہے اب گھر آمنہ بی بی کے دید

روشنی جس کی شعاعوں سے ہے پھیلی شش جہت
بدر وہ خورشید چمکا واہ کیا روز سعید

marfat.com

یہ کس کی جستجو میں مہر عالم تاب پھرتا تھا
ازل کے روز سے بے تاب تھا بے خواب پھرتا تھا

یہ کس کی آرزو میں چاند نے سختی سہی برسوں
زمیں پر چاندنی برباد و آوارہ رہی برسوں

یہ کس کی شوق میں پتھرا گئیں آنکھیں ستاروں کی
زمین کو تکتے تکتے آگئیں آنکھیں ستاروں کی

کروڑوں رنگتیں کس کیلئے ایام نے بدلیں
پیا پے کروٹیں کس دھن میں صبح و شام نے بدلیں

یہ کس کے واسطے مٹی نے سیکھا گل فشاں ہونا
گوارا کر لیا پھولوں نے پامال خزاں ہونا

یہ سب کچھ ہو رہا تھا ایک ہی امید کی خاطر
یہ ساری کاہشیں تھیں ایک ''صبح عید'' کی خاطر

مشیت تھی کہ یہ سب کچھ تہ افلاک ہونا ہے
یہ سب کچھ ایک دن نذر شہ لولاک ہونا ہے

زندگی مردہ تھی روح زندگی افسردہ تھی
خامی تخلیق اپنے آپ سے آزردہ تھی

جلوے شرمندہ تھے اپنی خامی تکمیل سے
عشق تھا روپوش اب تک حسن کی قندیل سے

ساز فطرت تھا ابھی مضراب سے نا آشنا
نغمہ تھا اک لذت بیتاب سے نا آشنا

marfat.com

سبزۂ خوابیدہ جاگا لہلہانے کیلئے
ہوگئیں بیتاب کلیاں مسکرانے کیلئے

آج زانوئے ازل پر صبح نے انگڑائی لی
مسکرا کر اک کرن نے ہاتھ میں شہنائی لی

غل ہوا دنیا میں ختم المرسلیں پیدا ہوا
مخزن اسرار قدرت کا امیں پیدا ہوا

کشتی ارض و سما کا ناخدا پیدا ہوا
ابتدا و انتہا کا پیشوا پیدا ہوا

عرش پر سے شادیانوں کی صدا آنے لگی
ساز الفت سے ترانوں کی صدا آنے لگی

فرش پر روح الامیں آنے لگے جانے لگے
طائران قدس نغمے نعت کے گانے لگے

دھیمے دھیمے رس بھرے نغمے ہوا میں بس گئے
میٹھے میٹھے گیت حوروں کے فضاء میں بس گئے

بس گیا آ کر فضاء میں لشکر نورانیاں
اور پیش نور مطلق جھک گئیں پیشانیاں

پر فرشتوں کے کھلے انوار لہرانے لگے
نور کے بادل زمیں پر پھول برسانے لگے

کعبۂ توحید پر رکھ کر جبیں سات آسماں
جھک گئے تعظیم کو پیش زمیں سات آسماں

marfat.com

عبث کہتے ہیں بدعت ہے قیام محفل مولد
طریق اہلسنت ہے قیام محفل مولد

کھڑا ہو دست بستہ محفل اقدس میں اے شاغل
ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

ہے اہل علم کی سنت' یہ سنت دیکھ "شامی" میں
اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد

نہ اس میں رفع سنت ہے' نہ شرک و کفر و بدعت ہے
یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد

خدا کا شکر نعمت ہے' نبی کی شان رفعت ہے
یہ دونوں کی اطاعت ہے قیام محفل مولد

سوا چند گمرہوں کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک
مقبولِ امت ہے قیام محفل مولد

حریم کعبہ' میں بیت المقدس اور مدینے میں
یہ کہتے ہیں سعادت ہے قیام محفل مولد

نہ ہوں خوش مفتیان منع گر عشاق قائم ہیں
تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد

حصول فیض رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے
وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد

اٹھے جب صف بصف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بیدلؔ
ادب کی خاص صورت ہے قیام محفل مولد

مولانا عبدالسمیع بیدل رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

خود کھڑا ہو غیر کا دامن نہ تھام
کر قیام اور پڑھ محمد پر سلام

کم نہیں ہے بم سے حق حق کا کلام
جس سے باطل کا گرا قلعہ تمام

مولانا محمد بشیر المعروف حاجی حق حق ۱۹۱۶ء تا ۲۰۰۶ء (کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ)

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج درو دیوار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

بارہ ربیع الاول کو وہ آیا ہے در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

دور بلائیں کرنے والا امت کا غم خوار
حافظ و حامی، شافع و نافع رحمت کر سرکار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

marfat.com

حال مسلم کیا کہوں؟ کس درجہ ہے سنگیں ہوا
مشرق و مغرب ہے اس کے خون سے رنگیں ہوا

ہر کہیں ہیں بجلیاں اور قحط ہیں' آلام ہیں
اہل ایماں ہر جگہ' ناشاد ہیں' ناکام ہیں

ظلم و جور و قہر کا سکہ رواں ہے چار سو
اور مسلماں ہیں ہدف قریہ بہ قریہ کو بہ کو

آج پھر افغانوں پر ہے قیامت سربسر
گر رہی ہیں بجلیاں سی ان کے جسم و جان پر

خانماں برباد پھرتے ہیں بچارے در بدر
پھر بھی باطل کے مقابل ہوگئے سینہ سپر

ندیاں خوں کی رواں آج نورستان میں
لاکھوں آئے ہیں مہاجر بن کے پاکستان میں

حبشہ و فلپین کے سارے مسلماں جاں بلب
لڑ رہے ہیں زندگانی کی لڑائی روز و شب

آپ کے ہیں نام لیوا' آپ کے خدمت گزار
ہو رہے ہیں خوار و رسوا' مبتلائے اضطرار

بصرہ و بغداد میں ہنگامۂ محشر بپا
سر زمین سعدی و خیام ہے ماتم سرا

نام لیوا آپ کے باہم ہیں مصروف جدال
رات دن جاری برابر مومنوں کا ہے قتال

marfat.com

سارے ایرانی' عراقی مبتلائے حرب و کرب
اور فلسطینی مجاہد منتشر تا شرق و غرب

ان کی جدوجہد آزادی ابھی ناکام ہے
ان غریبوں پر ستم اور جور صبح و شام ہے

گو ہوئی اہل عرب کو تیل کی دولت عطا ہیں
شوکت و قوت سے ہیں محروم اب تک باخدا

ہے جلالت ہے شجاعت سے مبرا ہر کوئی
تیل کی دولت سے بھی بگڑی نہ ان کی بن سکی

چند لاکھوں نے کروڑوں کا کیا جینا حرام
لے نہ پائے آج تک صیہونیوں سے انتقام

اک قیامت سی بپا ہے خطہ لبنان میں
امتی ہیں آپ کے بد حال ہندوستان میں

جرم ان کا صرف یہ ہے آپ کا لیتے ہیں نام
شہر میں' قریہ میں ہر جا ہے انہی کا قتل عام

ان کی عزت' ان کی عصمت برسر نیلام ہے
بے کسوں کا ہر زمانے میں یہی انجام ہے

خطہ کشمیر میں لاکھوں مسلماں زیر دام
کتنی صدیوں سے ہوئے مجبور و محکوم و غلام

آپ کے در پر کھڑے ہیں دست بستہ ہے دعا
مبتلائے درد و غم ملت پہ ہو لطف و عطا

marfat.com

آج مجبوروں کا دن ہے' آج مقہوروں کا دن
آج محکوموں' غلاموں' درد مندوں کی ہے عید

درد و غم سے رستگاری کا زمانہ آگیا
ظلم و جبر و قہر کے ماروں کا ہے روز سعید

آج کے دن قیصر و کسریٰ کے ایواں ہل گئے
آج روز مرگ ہے' بہر شیاطین پلید

آج جلوہ گر ہوئے بیکس یتیموں کے رفیق
بے سہاروں کے سہارے محسن و عاطف وحید

آج رنگ و نسل و خوں کے مٹ گئے سب امتیاز
آج ٹھہرایا گیا' تقویٰ کو معیار سدید

ہوگئے منسوخ سب پہلے صحائف یک بیک
زندگی کا ضابطہ ٹھہرا ہے قرآن مجید

علم و حکمت اور دانش کے خزانے مل گئے
باب رحمت کھل گیا از رحمت رب مجید

آج انساں ہوگیا ہے سرفراز و باوقار
شکر انعام خدائے پاک ہے بہر عبید

جس تجلی کی ہوئی موسیٰ کو رویت طور پر
اس کے پرتو کی ہے اب گھر آمنہ بی بی کے دید

روشنی جس کی شعاعوں سے ہے پھیلی شش جہت
بدر وہ خورشید چمکا واہ کیا روز سعید

marfat.com

دیوتاؤں کی پرستش ہند میں تھی ہو بہو
گمرہی اور شرک کا سکہ رواں تھا چار سو

ظلم و استبداد، جور و جبر اور غارت گری
ایک ادنیٰ فعل تھا ان کیلئے عصمت دری

عورتوں کی عزت و حرمت نہ تھی پیش نظر
بیٹیوں کو دفن کر دیتے تھے زندہ بے خبر

دفعۃً تاریکیوں کے ابر سارے چھٹ گئے
آسماں سے شرک و لادینی کے بادل ہٹ گئے

جب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ خورشید عالمتاب جلوہ گر ہوا
مشرق و مغرب کا ہر گوشہ مثال زر ہوا

ساعت راحت فزا آئی زمانے کیلئے
نور کی بارات، ظلمت کو مٹانے کیلئے

دستک لاہوت پر رحمت کے دروازے کھلے
ہادیٔ عالم ہدایت کیلئے بھیجے گئے

غل ہوا کسریٰ کے ایواں زلزلے میں آ گئے
قصر قیصر کے درو دیوار سب تھرا گئے

گر گئے سجدے میں کعبے کے بتان آزری
یوں ہوا آغاز دور انحطاط بت گری

نوع انساں غرق ذلت تھی، گرفتار بلا
ڈوبتے لوگوں کو رحمت کا سہارا مل گیا

marfat.com

السلام اے جان رحمت کعبہ دنیا و دیں
السلام اے صاحب جود و کرم نور مبیں

السلام اے ہادی برحق، حبیب کردگار
آپ مصباح الظلم ہیں ظلمتوں میں نور بار

السلام اے فخر عالم وجہ تخلیق حیات
در حقیقت آپ کے دم سے سجی ہے کائنات

السلام اے شہسوار مرکب رشد و ہدیٰ
پرچم توحید آ کر آپ نے لہرا دیا

آپ ہیں شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، نور الھدی
آپ ہیں کھف الوری اور آپ ہیں صدر العلی

آپ کا ہے نام نامی باعث تسکین جاں
آپ کی عظمت کا سکہ چار جانب ہے رواں

آپ ہیں رافع ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں
آپ ہیں شافع ہمارے آج بھی اور کل بھی ہیں

عشق کے ماروں کا قبلہ آپ ہیں بس آپ ہیں
درد کے ماروں کا ملجا آپ ہیں، بس آپ ہیں

ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہیں آپ
جملہ علت ہائے ملت کے شفا ساماں ہیں آپ

آ پڑی دنیا اب آقا آپ کے قدموں میں ہے
اس کے دردوں کا مداوا آپ کے قدموں میں ہے

marfat.com

عبث کہتے ہیں بدعت ہے قیام محفل مولد
طریق اہلسنت ہے قیام محفل مولد

کھڑا ہو دست بستہ محفل اقدس میں اے شاغل
ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

ہے اہل علم کی سنت' یہ سنت دیکھ "شامی" میں
اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد

نہ اس میں رفع سنت ہے' نہ شرک و کفر و بدعت ہے
یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد

خدا کا شکر نعمت ہے' نبی کی شان رفعت ہے
یہ دونوں کی اطاعت ہے قیام محفل مولد

سوا چند گرھوں کے دیکھ لو مشرق سے مغرب تک
مقبولِ امت ہے قیام محفل مولد

حریم کعبہؑ میں بیت المقدس اور مدینے میں
یہ کہتے ہیں سعادت ہے قیام محفل مولد

نہ ہوں خوش مفتیان منع گر عشاق قائم ہیں
تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد

حصول فیض رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے
وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد

اٹھے جب صف بصف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بیدلؔ
ادب کی خاص صورت ہے قیام محفل مولد

مولانا عبدالسمیع بیدل رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

خود کھڑا ہو غیر کا دامن نہ تھام
کر قیام اور پڑھ محمد پر سلام

کم نہیں ہے بم سے حق حق کا کلام
جس سے باطل کا گرا قلعہ تمام

مولانا محمد بشیر المعروف حاجی حق حق ۱۹۱۶ء-۲۰۰۶ء (کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ)

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج درو دیوار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

بارہ ربیع الاول کو وہ آیا ہے در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

دور بلائیں کرنے والا امت کا غم خوار
حافظ و حامی شافع و نافع رحمت کر سرکار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

marfat.com

یہ کس کی جستجو میں مہر عالم تاب پھرتا تھا
ازل کے روز سے بے تاب تھا بے خواب پھرتا تھا

یہ کس کی آرزو میں چاند نے سختی سہی برسوں
زمیں پر چاندنی برباد و آوارہ رہی برسوں

یہ کس کی شوق میں پتھرا گئیں آنکھیں ستاروں کی
زمین کو تکتے تکتے آ گئیں آنکھیں ستاروں کی

کروڑوں رنگتیں کس کیلئے ایام نے بدلیں
پیا پے کروٹیں کس دھن میں صبح و شام نے بدلیں

یہ کس کے واسطے مٹی نے سیکھا گل فشاں ہونا
گوارا کر لیا پھولوں نے پامال خزاں ہونا

یہ سب کچھ ہو رہا تھا ایک ہی امید کی خاطر
یہ ساری کاہشیں تھیں ایک ''صبح عید'' کی خاطر

مشیت تھی کہ یہ سب کچھ تہ افلاک ہونا ہے
یہ سب کچھ ایک دن نذر شہ لولاک ہونا ہے

زندگی مردہ تھی روح زندگی افسردہ تھی
خامی تخلیق اپنے آپ سے آزردہ تھی

جلوے شرمندہ تھے اپنی خامی تکمیل سے
عشق تھا روپوش اب تک حسن کی قندیل سے

ساز فطرت تھا ابھی مضراب سے نا آشنا
نغمہ تھا اک لذت بیتاب سے نا آشنا

marfat.com

سبزۂ خوابیدہ جاگا لہلہانے کیلئے
ہوگئیں بیتاب کلیاں مسکرانے کیلئے

آج زانوئے ازل پر صبح نے انگڑائی لی
مسکرا کر اک کرن نے ہاتھ میں شہنائی لی

غل ہوا دنیا میں ختم المرسلیں پیدا ہوا
مخزن اسرار قدرت کا امیں پیدا ہوا

کشتی ارض و سما کا ناخدا پیدا ہوا
ابتدا و انتہا کا پیشوا پیدا ہوا

عرش پر سے شادیانوں کی صدا آنے لگی
ساز الفت سے ترانوں کی صدا آنے لگی

فرش پر روح الامیں آنے لگے جانے لگے
طائران قدس نغمے نعت کے گانے لگے

دھیمے دھیمے رس بھرے نغمے ہوا میں بس گئے
میٹھے میٹھے گیت حوروں کے فضاء میں بس گئے

بس گیا آ کر فضاء میں لشکر نورانیاں
اور پیش نور مطلق جھک گئیں پیشانیاں

پر فرشتوں کے کھلے انوار لہرانے لگے
نور کے بادل زمیں پر پھول برسانے لگے

کعبۂ توحید پر رکھ کر جبیں سات آسماں
جھک گئے تعظیم کو پیش زمیں سات آسماں

marfat.com

تیشہ کفر سے امن غارت ہوا
شرک و بدعت کی ہر سو گھٹا چھا گئی

حالات بعد طلوع

یک بیک سینۂ کفر کو چیر کر
نور ایمان کی روشنی آ گئی

مہر غار حرئ جگمگانے لگا
تیرگی ظلم و نفرت کی گھبرا گئی

نور عرفاں سے ہر دل چمکنے لگا
کبر و نخوت کو اک نیند سی آ گئی

پھر اٹھی کوہ فاراں سے نوری گھٹا
ہر طرف امن کے پھول برسا گئی

مصلح انسانیت کا امیں آ گیا
پھر یہ دنیا نئی زندگی پا گئی

مبارک ہو کہ یہ عین سعادت کا زمانہ ہے
حبیب کبریاؐ کا جان رحمت کا زمانہ ہے

مٹی باطل پرستی حق کی نصرت کا زمانہ ہے
کٹی شام الم صبح مسرت کا زمانہ ہے

وہ آئے دہر میں اب دور ظلمت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عید ولادت کا زمانہ ہے

زمانہ جس زمانے کا رہا ہر دم تمنائی
زمانہ وہ ولادت جب شہ کونین نے پائی

marfat.com

جہانِ کفر میں شانِ رسالت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عید ولادت کا زمانہ ہے

مٹی دختر کشی اور بنت حوا کو ملی عظمت
ملی بیواؤں کو حرمت اور یتیموں کو ملی شفقت

غلاموں بیکسوں کو آپ کے در سے ملی ثروت
وہ آئے بن کے عالم کیلئے اک سایۂ رحمت

یقیناً یہ عروج آدمیت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عید ولادت کا زمانہ ہے

دعا کیجے مسلمانوں میں باہم پیار ہو جائے
دعا کیجے کہ بے دینی سے جاں بیزار ہو جائے

دعا کیجے دلوں میں الفت سرکار ہو جائے
دعا کیجے رسول پاک کا دیدار ہو جائے

دعا کا اور اظہار عقیدت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عید ولادت کا زمانہ ہے

وہ ہیں بحر عطا کان سخا اور قاسم نعمت
انہیں کے در سے اے مصلح ملی ایمان کی دولت

ہے ان کی ذات اقدس ہر زمانے کیلئے رحمت
دعا پائے گی ان کے ہی وسیلے سے قبولیت

مرے سرکار کے لطف و عنایت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عید ولادت کا زمانہ ہے

marfat.com

رحمت عالم سراپا نور کا ہے تذکرہ
ہے منور ہر جوارِ عید میلادالنبی

ہے حرم کی سر زمیں سارے جہاں سے خوب تر
ہر گلی ہے مشکبارِ عید میلادالنبی

بولہب معتوب کو بھی تھوڑی راحت مل گئی
تھا جو اک دن خوشگوارِ عید میلادالنبی

مجھ سا بیکس بھی تیرے محبوب کی امت میں ہے
رحم اے پروردگارِ عید میلادالنبی

حضرت عیسیٰ و مہدی مصلح اب آنے کو ہیں
خوب ہوگا اشتہارِ عید میلادالنبی

مل کر منائیں ہم بھی میلاد سرور کی خوشی
ہے جشن میلاد النبیؐ ہے جشن میلاد النبی

دنیا میں ہر طرف تھا شیطانیت کا چرچا
انسان خود ہی اپنا دشمن بنا ہوا تھا

اللہ کی عبادت جو ہے رہ ہدایت
اس سے تھی سب کو غفلت حیوانیت تھی عادت

کیسی درندگی تھی کرتے تھے قتل لڑکی
منحوس و لعنتی تھی بیوہ کی زندگی بھی

تھا ظلم کا اندھیرا تھا کفر ہی کا ڈیرا
خالق کو رحم آیا اک آفتاب بھیجا

marfat.com

بہنوئی اور بہن بھی ایمان لا چکے ہیں
اللہ کی اطاعت میں سر جھکا چکے ہیں

اتنا سنا تو ان کو کچھ اور طیش آیا
جا کر بہن کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا

درس کلام حق کا تھا شغل نیک جاری
گھر میں پڑھا رہے تھے دونوں کو ایک قاری

غصہ میں پھر عمر نے دونوں کو خوب مارا
پہنچائے زخم کاری پیٹا بہت ستایا

تکلیف پائی دونوں نے راہ میں خدا کی
چھوڑا نہ حق کا دامن ہرگز ہوئے نہ شاکی

حق کی طلب میں ان کو ثابت قدم جو پایا
کچھ سوچ کر عمر نے دونوں کو پھر بلایا

بولے دکھاؤ جس کی کرتے تھے تم تلاوت
بولی بہن کہ پہلے کر لیجئے طہارت

جب پاک ہوگئے تو حق کا کلام دیکھا
دیکھا تو خوب دیکھا سمجھا تو خوب سمجھا

حق کا کلام پڑھ کر بے خود ہوئے وہ اتنے
احساس کے اثر سے آنسو لگے تھے گرنے

شمع ھدیٰ کی کرنیں دل میں اتر گئی تھیں
جو کفر کے اندھیرے پامال کر گئی تھیں

marfat.com

کافر ہوئے پریشاں لائے عمر جو ایمان
جو قتل کو چلے تھے وہ ہو گئے مسلماں

بوجہل و عتبہ سارے سردار اہل مکہ
سازش کے واسطے تھے تیار اہل مکہ

مل جل کے بیٹھے دارالندوہ میں سارے افسر
شامل تھا اس میں شیطاں بھی شیخ نجد بن کر

اسلام اور پیمبر کو کس طرح مٹائیں
اور کفر کی ذلالت کو کس طرح بچائیں

تدبیر اس کی ان کو کوئی نہ سوجھتی تھی
یوں لگ رہا تھا جیسے مشکل ہے کامیابی

کوئی یہ کہہ رہا تھا تم ان کو قتل کر دو
تو کوئی کہہ رہا تھا چپکے سے قید کرلو

شیطان نے ہر اک کے ہر مشورہ کو کاٹا
اس میں تھی کیا خرابی ہر ایک کو بتایا

بوجہل بولا لوگو سب ایک ساتھ اٹھو
اور چل کے پھر یکایک بیت نبی کو گھیرو

تلوار سے نبی پر یکبارگی ہو حملہ
الزام قتل پھر تو اک شخص پر نہ ہوگا

ان کا قبیلہ سب سے بدلا نہ لے سکے گا
پھر جائیں گے مسلمان اسلام بھی مٹے گا

marfat.com

وہ میہماں ہمارے ہم ان کے میزباں ہیں
اللہ کے کرم سے وہ ہم پہ مہرباں ہیں

آمد سے ان کی طیبہ میں ہر سمت چھائی تھی خوشی
ہے جشن میلادالنبی ہے جشن میلادالنبی

فتح مبیں کا مژدہ اللہ نے سنایا
آقا نے اس کی کر کے تفسیر یوں بتا دیا

ہم فتح پا کے اک دن مکہ میں ہوں گے داخل
کفار زیر ہوں گے رب کی رضا ہے شامل

پھر وقت ایسا آیا حکم حبیب رب سے
طیبہ سے کوچ کو سب، تیار ہو گئے تھے

رخت سفر جو باندھا اصحاب ساتھ میں تھے
تھا دس ہزاری لشکر اور جھنڈے ہاتھ میں تھے

مرعوب ہوگئے تھے کفار مکہ سارے
خلق نبی سے لیکن سب کے تھے پار بیڑے

پورا کیا خدا نے فتح مبیں کا مژدہ
کعبہ بھی پاک ہو کر شکر خدا میں جھوما

باطل خداؤں والے سب زیر ہوگئے تھے
غلبہ ہوا جو حق کا کفار کانپ اٹھے

اللہ کے نبی نے سب کو امان دے دی
جو لوگ آئے در پر کی ان کی جان بخشی

marfat.com

دشمن سمجھ رہی تھی سرکار دو جہاں کو
دیکھا کبھی نہیں تھا سنتی تھی ہر کسی سے

گٹھڑی اٹھا نہ پائی کمزور اس قدر تھی
طالب تھی کو مدد کی کہتی نہ تھی کسی سے

وہ چاہتی تھی کوئی ساماں اٹھائے اس کا
لے جائے دور اس کو اس شہر کی گلی سے

سرکار بھی ادھر سے گزرے کسی غرض سے
بیکس کا حال پوچھا اور بولے عاجزی سے

اے ماں نہ ہو پریشاں میں ہوں مدد کو حاضر
میں تیرا سارا ساماں پہنچاؤں گا خوشی سے

گٹھڑی اٹھائی سر پر سرکار دو جہاں نے
اس کو نجات دے دی پھر اس کی بے کسی سے

خوش ہو کے وہ ضعیفہ دینے لگی دعائیں
کیوں کر نہ ہو کوئی خوش بے دام نوکری سے

کہنے لگی بتاؤ کیا نام ہے تمہارا
اس سر زمیں پہ مجھ کو لگتے ہو اجنبی سے

دیکھو یہیں پہ آیا اک شخص ہے محمد
کرتا ہے سب پہ جادو ملتا ہے جب کسی سے

جو اس کی بات سن لے ہو جائے بس اس کا
حیران ہوگئی ہوں میں اس کی رہبری سے

marfat.com

تصانیف

صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر
تاریخ اسلام فاؤنڈیشن
لاہور

جشن عید میلاد النبی ﷺ مطبوعہ فیصل آباد جولائی 1996ء

معراج النبی ﷺ مطبوعہ ڈیرہ غازی خاں ستمبر 1996ء

نعت سعیدی (حصہ اول) مطبوعہ کراچی اپریل 1986ء

نعت سعیدی (حصہ دوم) مطبوعہ لاہور جولائی 1998ء

نعت سعیدی (حصہ سوم) مطبوعہ لاہور جولائی 2002ء

بزرگان دین کا اُردو نعتیہ کلام
(حصہ اول) مطبوعہ لاہور مارچ 2007ء

بزرگان دین کا اُردو نعتیہ کلام
(حصہ دوم) مطبوعہ لاہور جولائی 2007ء

بزرگان دین کا اُردو نعتیہ کلام
حصہ سوم المعروف میلاد کے ترانے مطبوعہ قادری رضوی

انتخاب حدائقِ بخشش اُردو
مطبوعہ لاہور مئی 2004ء

انتخاب حدائقِ بخشش اُردو
دوسرا ایڈیشن مع اضافات مطبوعہ لاہور 2005ء
قادری رضوی کتب خانہ

جنوبی پنجاب میں فکر رضا کے پہلے ترجمان
مطبوعہ لاہور ستمبر 2006ء

جنوبی پنجاب میں فکر رضا کے پہلے ترجمان
دوسرا ایڈیشن مطبوعہ لاہور نومبر 2006ء

بچوں کے لیے بنیادی اسلامی معلومات مطبوعہ لاہور دسمبر 2006ء

تاریخ و تحقیق بیبیاں پاک دامن لاہور، مطبوعہ لاہور فروری 2006ء

باتوں سے خوشبو آئے
مطبوعہ لاہور جون 2006ء

رشوت کی مذمت
مطبوعہ لاہور اکتوبر 2006ء

نظام مصطفیٰ میں جہیز کا تصور
اگست 2006ء

اسلام اور اسکے تقاضے مطبوعہ لاہور ستمبر 2002ء

رسائل میلاد النبی فروری 2008 مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ

marfat.com

تحفۃ القادریہ
سیدنا صدیق اکبر
خزینۂ نعت
جہانِ اولیاء
سر الاسرار
بدعت کی حقیقت
افکارِ اولیاء
شاہانِ گوجر
انیس القادرین
انوارِ مدینہ
حدائقِ بخشش
تذکرہ مجددین اسلام
اصحابِ بدر
معجزاتِ رسول کریم ﷺ
فیوض غوثِ یزدانی ترجمہ الفتح الربانی
سیرت خطباتِ غوث اعظم
تذکار میلاد
حیاتِ برزخی کا اثبات
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ
کشف المحجوب
شانِ حبیب المنعم
روایات المسلم
مولانا نورانی کی بارہ تقریریں
ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج
مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں
ختم نبوت زندہ باد
بزرگ
تقویت الایمان
کیا آپ جانتے ہیں؟
فتوح الغیب
جلوۂ دستِ قدرت
رسائل میلاد مصطفیٰ
جہانِ انبیاء
شانِ رسول
خطباتِ جدیدیہ
نورانی حکایات
مسلمان کا عقیدہ
تذکرۃ الاولیاء

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور 042-7213575